

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_228589

UNIVERSAL
LIBRARY

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعلنا من خلقه
وهدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا
هداه

از تالیفات جامع الکلمات جناب لوی عبد اللہ صاحب اخفی قادی

تفہیم الایمان
والتوکل علی اللہ

بحسن سنی خواجہ احمد حسن صاحب لکھی پیشی عمارت کمال اصل

مطبع دارالکتاب
دکن نا واقعہ شہر حیدر آباد

صحیح	غلط	نقص	صحیح	غلط	نقص
نباشندت	نباشت	۳ ۲۶	نشینده	نشیده	۱۲ ۷
مازاریم	ازاریم	۱۹ ۷	جماعه	جماعه	۱۵ ۷
فراگیرد	فراگیرد	۱۷ ۲۸	بود	بو	۲۰ ۷
خبر	خبر	۱۸ ۷	درد	درد	۹ ۸
مباحات	مناجات	۱۹ ۷	مقابلہ	مقابلہ	۱۸ ۷
شود	سود	۶ ۲۹	صوفی	صوفی	۱۰ ۱۰
دیرین	دیرین	۱۱ ۷	خلق	خلق	۱۱ ۷
بدایتی	بدایتی	۸ ۲۰	صاج	صاج	۱۶ ۱۲
عمادتی	عمادتی	۷ ۷	محمود	محمود	۵ ۱۵
میگوید	میگوید	۱۳ ۷	بجوابهم	بجوابهم	۲ ۱۷
بکلی	بکلی	۲۰ ۷	فیلعین	فیلعین	۶ ۷
دورست	دورست	۱۲ ۳۱	در اتخاذ	در اتخاذ	۱۰ ۷
عین	عین	۶ ۳۲	یستحل	یستحل	۸ ۲۰
وہبت	احلت	۱۷ ۷	یکفر	یکفر	۷ ۷
بخروشد	بخروشد	۱۳ ۷	الوہبانیۃ	الوہبانیۃ	۱۲ ۷
آید	آید	۱۲ ۳۳	الاولیاء	الاولیاء	۱۷ ۷
منک	هنگ	۲۱ ۷	حرنی	حرنی	۱۲ ۲۱
شکر	سکر	۷ ۷	فی	فی	۱۷ ۷
با	با	۱۱ ۳۷	استعارہ	استعارہ	۱۹ ۷
بہمہ	سمہ	۱۲ ۲۸	محبت	محبت	۱۱ ۲۲
تانی	تانی	۱۷ ۷	تاریکی	تاریکی	۱۹ ۲۳
بود	بود	۱۸ ۷	حلال	حلال	۲۰ ۷
نگاری	کاری	۷ ۷	ورد	ورد	۷ ۷
بجنبانند	بجنبانند	۹ ۳۹	رود	رود	۱۶ ۲۴
ازین	امین	۱۸ ۷	نہ اشعار	نہ اشعار	۲۰ ۷
مولفات	مولف	۴ ۲۰	یک پنج	یک پنج	۲۰ ۲۵
بیاید	بیاید	۱۲ ۷	پیش	پیش	۱ ۲۶

نیم	غلط	صحیح	نیم	غلط	صحیح
۱	ور واره	۱	۲۱	در وازه	۲۱
۲	حقیقت	۲	۲۲	حقیقت	۲۲
۳	الان	۳	۲۳	الان	۲۳
۴	منجبه	۴	۲۴	منجبه	۲۴
۵	العلیم	۵	۲۵	العلیم	۲۵
۶	آتش	۶	۲۶	آتش	۲۶
۷	بطب	۷	۲۷	بطب	۲۷
۸	یتلطخون	۸	۲۸	یتلطخون	۲۸
۹	الاسلاف	۹	۲۹	الاسلاف	۲۹
۱۰	سفیجان	۱۰	۳۰	سفیجان	۳۰
۱۱	بادی	۱۱	۳۱	بادی	۳۱
۱۲	البحر	۱۲	۳۲	البحر	۳۲
۱۳	انبیایهم	۱۳	۳۳	انبیایهم	۳۳
۱۴	صنادید	۱۴	۳۴	صنادید	۳۴
۱۵	لارواح	۱۵	۳۵	لارواح	۳۵
۱۶	انتم	۱۶	۳۶	انتم	۳۶
۱۷	الو	۱۷	۳۷	الو	۳۷
۱۸	ین	۱۸	۳۸	ین	۳۸
۱۹	راقم	۱۹	۳۹	راقم	۳۹
۲۰	اوده	۲۰	۴۰	اوده	۴۰
۲۱	یگر	۲۱	۴۱	یگر	۴۱
۲۲	یشریعت	۲۲	۴۲	یشریعت	۴۲
۲۳	مزد	۲۳	۴۳	مزد	۴۳
۲۴	ومنین	۲۴	۴۴	ومنین	۴۴
۲۵	گره	۲۵	۴۵	گره	۴۵
۲۶	مده	۲۶	۴۶	مده	۴۶
۲۷	یش	۲۷	۴۷	یش	۴۷
۲۸	۱۰	۲۸	۴۸	۱۰	۴۸
۲۹	۴۵	۲۹	۴۹	۴۵	۴۹
۳۰	۴	۳۰	۵۰	۴	۵۰
۳۱	۴۴	۳۱	۵۱	۴۴	۵۱
۳۲	۲۰	۳۲	۵۲	۲۰	۵۲
۳۳	۱۲	۳۳	۵۳	۱۲	۵۳
۳۴	۳	۳۴	۵۴	۳	۵۴
۳۵	۲	۳۵	۵۵	۲	۵۵
۳۶	۳	۳۶	۵۶	۳	۵۶
۳۷	۴	۳۷	۵۷	۴	۵۷
۳۸	۱۲	۳۸	۵۸	۱۲	۵۸
۳۹	۱۹	۳۹	۵۹	۱۹	۵۹
۴۰	۲۰	۴۰	۶۰	۲۰	۶۰
۴۱	۲۱	۴۱	۶۱	۲۱	۶۱
۴۲	۲۲	۴۲	۶۲	۲۲	۶۲
۴۳	۲۳	۴۳	۶۳	۲۳	۶۳
۴۴	۲۴	۴۴	۶۴	۲۴	۶۴
۴۵	۲۵	۴۵	۶۵	۲۵	۶۵
۴۶	۲۶	۴۶	۶۶	۲۶	۶۶
۴۷	۲۷	۴۷	۶۷	۲۷	۶۷
۴۸	۲۸	۴۸	۶۸	۲۸	۶۸
۴۹	۲۹	۴۹	۶۹	۲۹	۶۹
۵۰	۳۰	۵۰	۷۰	۳۰	۷۰
۵۱	۳۱	۵۱	۷۱	۳۱	۷۱
۵۲	۳۲	۵۲	۷۲	۳۲	۷۲
۵۳	۳۳	۵۳	۷۳	۳۳	۷۳
۵۴	۳۴	۵۴	۷۴	۳۴	۷۴
۵۵	۳۵	۵۵	۷۵	۳۵	۷۵
۵۶	۳۶	۵۶	۷۶	۳۶	۷۶
۵۷	۳۷	۵۷	۷۷	۳۷	۷۷
۵۸	۳۸	۵۸	۷۸	۳۸	۷۸
۵۹	۳۹	۵۹	۷۹	۳۹	۷۹
۶۰	۴۰	۶۰	۸۰	۴۰	۸۰
۶۱	۴۱	۶۱	۸۱	۴۱	۸۱
۶۲	۴۲	۶۲	۸۲	۴۲	۸۲
۶۳	۴۳	۶۳	۸۳	۴۳	۸۳
۶۴	۴۴	۶۴	۸۴	۴۴	۸۴
۶۵	۴۵	۶۵	۸۵	۴۵	۸۵
۶۶	۴۶	۶۶	۸۶	۴۶	۸۶
۶۷	۴۷	۶۷	۸۷	۴۷	۸۷
۶۸	۴۸	۶۸	۸۸	۴۸	۸۸
۶۹	۴۹	۶۹	۸۹	۴۹	۸۹
۷۰	۵۰	۷۰	۹۰	۵۰	۹۰
۷۱	۵۱	۷۱	۹۱	۵۱	۹۱
۷۲	۵۲	۷۲	۹۲	۵۲	۹۲
۷۳	۵۳	۷۳	۹۳	۵۳	۹۳
۷۴	۵۴	۷۴	۹۴	۵۴	۹۴
۷۵	۵۵	۷۵	۹۵	۵۵	۹۵
۷۶	۵۶	۷۶	۹۶	۵۶	۹۶
۷۷	۵۷	۷۷	۹۷	۵۷	۹۷
۷۸	۵۸	۷۸	۹۸	۵۸	۹۸
۷۹	۵۹	۷۹	۹۹	۵۹	۹۹
۸۰	۶۰	۸۰	۱۰۰	۶۰	۱۰۰

فہرست کتابیات الاستمداد والسماع			
صفحہ	البواب وفصول	صفحہ	البواب وفصول
۴	الباب الاول فی اثبات السماع	۴۵	فی انشاء الشعر
	وفیہ فصول	۴۶	فی روایۃ الشعر عنہ صلی اللہ علیہ وسلم
۴	فصل فی فوائد السماع		
۵	فصل فی ذکر اختلاف العلماء فی اباجۃ السماع وکشف الحق فیہ	۴۷	فی بیان شعراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانشاء الشعر
۸	فصل فی بیان دلیل اباجۃ السماع	۴۰	النبأ الثاني فی اثبات الاستمداد من حضرات الاولیاء رضی اللہ عنہم فی الحیات وبعد الممات
۲۲	فصل فی بیان المواضع التي يحرم فيها السماع بعوارض		
۳۸	فی آداب السماع	۶۰	فی استحباب زیارة القبور
۴۵	فصل فی بیان انشاء الشعر وانشاده	۶۱	فی الاستمداد من الاموات
	وذكر شعراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروایۃ الشعر عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام	۷۲	فی بعض حالات الخضر القوثیۃ

صفحہ	البواب وفصول	صفحہ	البواب وفصول
۸۲	فی آداب زیارۃ القبور	۱۱۱	الباب الرابع فی اثبات جوارح
۸۴	الباب الثالث فی جوارح		حضرات الاولیاء رحمہم اللہ عنہم و
	وردیاشیخ عبدالقادر		جواز الفاتحۃ المرسوۃ فی زیارۃ القبور
	شیاء اللہ		ورفع البناء علی القبر وفی فصول
۸۴	فی جوارح نداء الاموات	۱۱۱	الفصل الاول فی العرش فی دعاء
۸۷	فی حقیقۃ کرامات الاولیاء		الاحیاء والاموات صدقتم عنہم
۸۹	فی بیان معنی شیاء اللہ	۱۲۵	الفصل الثانی فی جواز الفاتحۃ المرسوۃ
۹۰	فی تحقیق الغیب المطلق والغیب	۱۲۷	الفصل الثالث فی زیارۃ القبور
	الاضافہ	۱۳۰	الفصل الرابع فی رفع البناء علی القبر
۹۳	فی اثبات وردیاشیخ	۱۳۴	الحاکمۃ فی شجرۃ القادرۃ واثبات
	عبدالقادر شیاء اللہ مروج		تعظیم آثارہ شریف و سر عالم علیہ السلام
	الطریقۃ		علیہ وسلم مع فتوای پنجاب

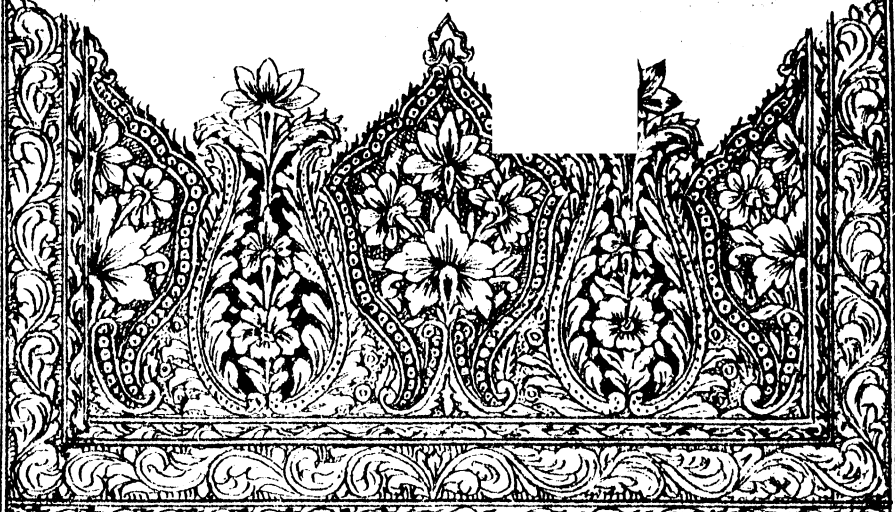
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي جعلنا من آل أبي طالب
أئمةً مهتادين

از تالیفات جامع کمالات جناب لوی عبد اللہ صاحب خفایا

تفاتیل الاستیعاب
مجلد اول

بجس سہی خواجہ احمد حسن صاحب الامنی پیشی عجازی کم نقل کا اصل

مطبع دارالافتاء
دکن نا واقعہ شہر حیدرآباد



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سَمْعُكُمْ يَا مَنْ شَرَحَ صُدُورَ الْوَاهِلِينَ وَنَوَّرَ قُلُوبَ الْعَالَمِينَ فَشَرَحَ شَرْحًا وَنَوَّرَ
 تَنْوِيرًا وَخَلَقَ فِيهِمْ تَأَثُّرًا وَابْتِغَاءً مَتَا كَثُرَ فِي وَجَدٍ دَائِمٍ وَمِنْ مَوْتِدٍ فِي سُكْرِ قَائِمٍ
 فَتَفَرَّدَ رَجْدُهُ فِي التَّحْقِيقِ اضْطِرَابًا وَرَفُوضًا وَتَهْنِيقًا وَحُكْمًا سَكْرَةً مِنْ حَصْرَةِ لَهْلَهٍ
 الْمَيْلِ عَمَّا سَوَى اللَّهِ إِلَى اللَّهِ وَالْوَجْدُ حَالَةٌ هِيَ ثَمَرَةُ السَّمَاعِ وَهُوَ خَيْرُ مَا تَلَذُّ بِهِ
 السَّمَاعُ فِيهِ اسْتِشَارَةٌ خَفَا يَا الْقُلُوبُ مِنْ سِرِّهِ الْمَكْرُومِ وَالْمَحْبُوبِ وَمِنْ هُنَا
 قَدْ كُرِيَ تَادَةً وَأُخْرِى قَدْ أُبْجِحَ وَنَدَبَ بَعْدَ أُخْرِى فُسَبِّحَا أَنَّهُ مَا أَعْظَمَ شَانَهُ
 وَلَصَلَّى عَلَى نَبِيِّهِ أَفْضَلَ الرُّسُلِ الْكَرَامِ صَاحِبِ الْقَالِ وَالْحَالِ وَالْمَقَامِ فَقَالَ
 مَتَّبِعْ لَا تَوَالِ بِأَسْرَهَا وَحَالَهُ مُجْمَعِ الْآخَوَالِ مِنْ آخِرِهَا وَمَقَامُهُ أَرْفَعُ الْكُلِّ
 وَأَعْلَى دَهُو مَقَامُ دُنَى نَدَى وَهُوَ الَّذِي لَهُ مَوْتٌ مَعَ اللَّهِ حَيْثُ قَالَ لِي مَعَ اللَّهِ وَ
 مَوَالِي تَغْنِي بَعَثَاتِ الْأَسْرَارِ فَاسْتَمَعَ لَهَا مِنْ اسْتَعْلَا مِنْ الْأَبْوَارِ فَدَدَ
 قَدْ أَغْلَبَهُمْ وَأَتَرَفَ فِيهِمْ تَأَثُّرًا وَكَمَا قَدَّرُوا اتَّقِدِيرَ أَفْنِهِمْ مِنْ تَحْرُكِ
 وَطَابَ وَمِنْهُمْ مَنْ خَرَّدَ أَبَ وَمِنْهُمْ مَنْ دَامَ سَكْرَةً فَمَا أَفَاقَ وَمِنْهُمْ مَنْ بَرَعَ عَلَى

اَقْرَابِهِ وَفَاقَ دَمِنْ جَمْلَتِهِمْ مَنْ هُوَ تَوْقِي الْكُلِّ وَغِيَاثُ الثَّقَلَيْنِ وَعَوْتُ كُلِّ نَفْسٍ قَدْ نَاقَتْ
لِجَمِيعِ الثَّابِتَاتِ فَصَارَتْ حَالَتُهُ مِنْ اَقَمِّ الْمَوْتَرَاتِ فَهُوَ مُوْتَرٍ اَيُّ مُوْتَرٍ لَمْ يَطْلُقْ دُنَا
تَأْتِيهِمْ مَتَاتِرٌ فَيَأْتِيَانِ تَأْتِيَهُ نَعْتَرُ فِي الْاَمَوَاتِ فَاَحْيَاهُمْ فَاَمْنُوامِنْ الْفَوَاتِ
وَكَانَ دِينَ الْاِسْلَامِ قَدْ خَبَتِ نَارُهُ وَخَبَّتِ اَنَارُهُ وَانْهَلَتْ مَتِّ دَارُهُ مَكَانَهُ
سَبَّتِ فَاَحْيَاهُ بِاَحْيَاءِ اَهْلِهِ فَصَلَّاهُ وَمِنْ ثَمَّ لَقِبَ بِمُجِيِّ الدِّينِ فَاَمْتَقَاتِرُهُ بِالْقَبْرِ
لَتَنَالُوْا بِهِ حَيٰوةً اَبَدِيَّةً وَخَصَلُوا بِقَاءِ سُرْمِيَّةٍ وَعَلَى اِلَهٍ اَسَاطِينِ الدِّينِ
عُمِدُ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاصْحَابِهِ رُغَاةُ الْاِسْلَامِ وَرُدْعَاةُ الْاَكَاثِمِ
وَتَابِعِيهِمْ وَتَبِعِهِمْ بِاِحْسَانٍ اِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ وَسَاعَةِ الْقِيَامِ خُصُوصًا
عَلَى الْمَكَلِّ الْوَلَادِيَةِ وَافْضَلِ احْفَادِهِ وَهُوَ الَّذِي مَا نَادَاكَ مُنَادٍ اِلَّا اَجَابَهُ
وَمَا اسْتَعَاثَ مُسْتَعِيْنٌ اِلَّا اَعَانَهُ وَقَدْ اَقَاصَ بِكُلِّ مَنِ اسْتَيْفَاضَ فَهُوَ اسْتِفَاضَ
مِنْ مُبْدِ الْفَيَاضِ فَشَانَهُ اَرْفَعُ دَاخِلِي مِنْ كُلِّ مَا تَنَشَّأُ وَنَمَلًا شَتَيْنًا عِنَانَ الْكَلَامِ
مِنْ هَذَا الْمَقَامِ اِلَى الْمَوَامِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حَبَّةً وَحَبَّ اَلِهٍ وَحَبَّ مَنْ اَحَبَّ
وَاحَبَّ اِلَهٍ وَاحْبِنَا عَلَى الْاِسْلَامِ وَامْتِنَا عَلَى الْاِيْمَانِ وَارْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِيْبِكَ
بِفَضْلِكَ يَا مَنَّانُ اَمَّا بَعْدُ فَيَقُولُ كَلِيْبٌ مِنْ كَلَالِ بَابِ الْقَادِرِ الْعَالِي عَجِيْلُ اَللّٰهِ
بَنُ مَوْلَا نَاحِيَةِ نَحْشِ الْخَفِيِّ الْقَادِرِ سِي غَفْوَةِ اَللّٰهِ لَوْ اَلَدِيَهْ وَلَمَنْ اَحْبَهُ وَتَوَدَّ اِلَيْهِ
كَدَرِيْنِ طَرَفِ زَمَانِ اَخْتِلَالِ قِرَانِ دَعْوَةِ نَسَادِ اَشْرَهْ كَاهِ فَرَقَةِ اَزَابِنَا زَمَانِ لَعَبْفَةٍ بَعْلَتِ
نَاوِافِقِيَّتِ وَبِرْخِي بَدِ خَلْدِي اَنَا نِيْتِ بِهْ نَسَبْتِ بَعْضِيْ مَسَاكِلِ بَاكَ كَارِ بِيْشِ اَمْدِهْ اَنْدِ وَرَاهِ رُوْدِ
مَنْعِ سِرِّهِ عَلَى الْخُصُوصِ سَلْمَةِ سَمَاعِ وَوَجْدِ اَنْشَا اَشْعَرِ اَنْشَادِ اَنْ اَسْتَمْدَادِ اَنْضَرَاتِ اَوَلِيَا
اَللّٰهُ تَعَالٰى رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَنَدَا بِحَضْرَتِ عَلِيٍّ غَوْثِيَهْ بِلَفْظِ بَا شَيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ شَيْخِ اَللّٰهِ
عَنْ حَضْرَتِ اَوَلِيَا رَضُوْا اَنْ اَللّٰهُ عَلِيْمٌ نَظَرُ بَرِيْنِ حَسْبِ حَكْمِ قَضَائِهِمْ وَفَرْمَانِ وَاجِبِ الْاِيْقَانِ
حَضْرَتِ مَرْشَدِيْ وَبَلِيْغِيْ سَيِّدِيْ وَنَسَبِيْ دَوَاوَالِيْ بَا كُوْرِهِ بَسْتَانِ دَلَايِْتِ نَاطُوْرُهُ دِيْوَانِ غَنَائِ

ستر و جوبار دلربائی تذر کو بهسار رعنائی شاه کل شامسار رب و ولا الاله داغدار عشق حضرت
 مولی سیند اش گنجینه اندلش هم جای نیاز و هم محل ناز بیان متیش شارح المتون کلام
 مبینش کاشف البطون بدری که نورش ترقی پذیر کالامل و سموش آفاق را از و اشتفا
 بر عکس حال ارشد اخلاص حضرت غوث اعظم اشرف اولاد جناب قطب کرم حضرت سید
 شاه علی عبدالقادر شمس القادری عرف مرشد علی القادری الحنفی البغدادی صلیا
 و المبدنی فورے مولد المتخلص بعصا ادام ظل ارشاده علی الطالین افاضه و شفا
 علی العالمین به بیان مسائل مذکورہ در آدم و ہر چند طاقت پابرداشتنی نہ داشتیم از ان
 و آدم زدوم و عجلہ الوقت اولہ و براین بر اے اثبات آن مطالب از کتب موجودہ ایراد
 کردیم و اثبات الاستمداد و السماع بما یستلزمہ الاسماع نادم نہادیم و بہ چهار نام مرتب
 ساختیم و من اللہ التوفیق و ہو بالاعاءہ حقیق و ہو حبسی و نعم الوکیل تمویلا امر العبد لا تکمل
 و الیہ مرجع و المآب ہو اعلم بالصدق و الصواب لباب الاول فی اثبات السماع و فیہ
 فصول بدانکہ درین باب در اکثر مواضع عبارت احیاء العلوم ترجمہ کردہ آورده شد
 و در بعضے مواضع عبارت کیمیاء سعادت و در بعضے مواضع عبارت کتاب دیگر بقید تم
 آن ایراد کردہ شد فصل فی فوائد السماع بدانکہ ایزد تعالی امر نیست در دل آدمی کہ
 آن در ان چنان پوشیدہ است کہ آتش در آہن و سنگ و چنانکہ زخم آہن بر سنگ ان شکر
 آشکارا اگر دو بصرا افتد چنان سماع آواز خوش موزون گوہر دل را بچکاند و در ان چیزی
 پیدا آوردہ لی آکہ آدمی را در ان اختیار بی شائبہ سبب ان مناسبتہ است کہ گوہر را با عالم
 علویست کہ آن با عالم ارواح گویند و عالم علوی عالم حسن و جمال است و اصل حسن و جمال
 تناسب و ہر چہ متناسبست نمود کار نیست از جمال ان عالم کہ بہ جمال حسن متناسب کہ درین
 عالم محسوسست ہمہ تمویلا جمال حسن ان عالم است پس آواز خوش موزون متناسبست
 ہم متناسبستہ دارد از عجائب ان عالم و ان و ان سبب کاہی در دل پیدا و در کثرت و شوق

پدید آید و که باشد که آدمی خود نداند که آن چیست و آیین در دلی بود که آن سادو باشد و از
عشقه و شوقی که راه بآن بر دخی بود آبا چون خالی نبود و چیز مشغول بود و آنچه بدان مشغول
در حرکت آید چون آتش که دم در آن مندا فروخته تر شود و هر که در دل آتش شوق حق تشنه باشد سماع
اورا مهم بود که آن آتش تیز تر گردد و تهر که در دل و کتی باطل بود سماع زهر قاتل بود و هر که در ارم باشد
وَقَدْ قَبِلَ فِي مَعْنَاهُ اَعْلَمَ ان القلوب والسرائر خزائن الاسرار ومعادن الجواهر
وقد طويت فيها جواهرها كما طويت النار في الحديد والحجر واخفيت كما اخفي
الماء تحت التراب والمدرة ولا سبيل الى استشاره خفياها الا بالقدح السماع
ولا منفذ الى القلوب الا من دهلين الاسماع فالنغمات الموزونة المستلذة تخرج
ما فيها وتظهر محاسنها ومساوئها فلا يظهر من القلب عند التحريك الا ما
يحويه كما لا يترشح الا اناء الا بما فيه فاسماء للقلب محك صادق ومعيار
ناطق فلا يصل روح السماع اليه الا وقد تحرك فيه ما هو الغالب عليه انتم
بسترد انکه سماع اول مرست و غمره میدهد حالتی را در قلب که ناسیده شود و وجود و جبر و غیره
تحریک طرف الیس اگر حرکت غیر یوزونه باشند نام او اضطراب بود و اگر حرکت یوزونه بود نام
وے تصفیق و قص انتم فصل فی ذکر اختلاف العلماء فی اباحه السماع و
کشف الحق فیہ بدانکه در سماع اختلاف علماست بعضی تجرید آن مائل شده اند
و بعضی بطرف اباحت رفته و نزد قائلان باباحت محقق اباحت محض است و وقتی اباحت
مع الاستجاب حکایت کرد و قاضی ابو طیب طبری از شافعی رح و مالک رح و ابی حنیفه
و سفیان رح و جماعته از علما الفاسطی را که استدلال کرده می شود بآن برینکه آنها تحمیم
و میرا اعتقاد کرده اند و گفت شافعی ره در کتاب آداب لقضا که غنا لمو کرده است و شباه
باطل و تهر که استکنا رکند از ان پس وی سفید است و مکرده شود و شهادت وے و
مالک نمی فرمود از غنا و این مذہب سائر اهل مدینه است سوای ابراہیم بن سعد و بود

ابو حنیفه رضی الله عنه میفرموده میداشت غمنا را و سماع غمنا را از گنابان می پنداشت و همچنین سایر اهل کوفه
 سفیان ثوری و حماد و ابراهیم و الشبی و غیرهم جمله این را نقل کرد ابو طیب طبری لیکن در
 مدارج النبوة آورده که نقل کرده اند که امام ابو حنیفه رحم الله علیه میفرمود که هر شب بر منجاست
 و قنقی میکرد و امام گوش میداشت به قنقی او و نشنید شبی آواز او را پس پرسید از اهل وی که
 چه شد امشب که شنیده نمیشود آواز او و گفتند که بیرون آمده بود و در امشب پس گرفتند و
 در زندان کردند و او را پس پوشید امام عماره خود را و رفت نزد امیر و شفاعت کرد و او را خلاص
 گردانید و پرسید امیر که نام او چیست گفتند عمر پس برآورد و از زندان هر که را نام عمر بود و گفت
 امام بآن مرد که باز گردانیده میگردی هر شب و چون گوش داشت امام ابو حنیفه بفرموده و نهی
 نکرد او را و دلالت کرد بر اباحت قنقی نزد او و سماع وی هر شب با آن و بر ع و قنقی وی
 که داشت حمل نمی توان کرد مگر بر اباحت پس آنچه وارد شده از وی برخلاف آن حمل کرده شود
 بر غنای مقرر لغزش از هر اسمی میان قول و فعل انتفی و نقل کرد ابو طالب مکی اباحت سماع را
 از جماعتی و گفت سماع کرد از میان صحابه عبد الله بن جعفر و ابن زبیر و مغیره بن شعبه
 و معاویه و غیرهم و گفت تحقیق کرد این را یعنی سماع را اکثران از سلف صالح که عبارت
 است از صحابه و تابعین و گفت همیشه بودند جازیان نزدیک مادر که می شنیدند سماع
 را در فضل ایام سنته و آن ایام معدودات است که امر فرمود خدا می تعالی بندگان
 خود را در آن ایام بذكر خود مثل ایام تشریق و همیشه بودند مثل اهل مدینه مثل اهل مکه سمو اطلبت
 گفتگان بر سماع تا این زمان را و گفت گفته شد ابو الحسن بن سالم را چگونه انکار میکنی سماع
 را و تحقیق بودند جنید و سر سقطی و ذوالنون که استماع میکردند گفت چگونه انکار کنم
 سماع را و حال اینکه جائز داشت و شنید آن را آنکه او خیر است از من پس تحقیق
 بود عبد الله بن جعفر طیار سماع میکرد و جزین نیست که انکار کرد و لمو و لعب را در سماع
 بود ابو الحنفیة العسقلانی الاسود از اولیا سماع میکرد و حزن میکرد و در حیرت می افتاد

وقت سماع و تصنیف کرد در آن کتاب بے راورد کرد و در آن کتاب بزرگترین سماع و بچنین
 جماعتی ان ایشان تصنیف کردند و بزرگترین آن و حکایت کرده شد از بعضی شیوخ
 که گفت دیدم ابو العباس خضر را عزم پس گفتیم ویرا چه میگویی درین سماع که اختلاف کردند
 در وی اصحاب ما گفت آن صفور زلال است که ثابت نمی ماند مگر اقدام علماء و حکایت
 کرده شد از منشاء الدینور سے کہ گفت دیدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم در مقام پس گفتیم
 یا رسول اللہ آیا انکار میفرمائی ازین سماع چیز سے را گفت انکار نمیکنم از ان چیز سے را
 لکن بگو ایشان را کہ شروع نمایند قبل آن بقرآن و ختم کنند بعد آن بقرآن و حکایت کرده شد
 از طاهر بن بلال الهمدانی الوراق و بود از اہل علم کہ گفت بودم من معکف بجامع جدہ و بر یا
 یعنی کہ واقع است بر لب ریال پس دیدم روز سے طائفہ را کہ میگفتند بجا بنی مسجد قوی
 را و استماع می نمودند پس انکار کردم من این را بدل خود و گفتم در خانہ از خانہ ہای خدا
 میگویند شعر اگفت پس دیدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم در آن شب و کہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نشیندہ بود در آن طرف مسجد و بہ پہلو سے آنحضرت ابو بکر صدیق رضی و در آن وقت
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میگفت چیز سے ان قول و نبی صلی اللہ علیہ وسلم استماع می نمود
 و می نهاد دست بہا رک خود و بر سیدہ خود مانند کسی کہ بوجد آید از ان پس گفتیم در نفس خود نظر
 نبود مگر انکار کنیم بر آن جماعت کہ بودند کہ استماع میکردند و ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 استماع میفرماید و ابو بکر رضی اللہ عنہ میگویی پس التفات فرمود بطرف من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و گفت ہذا حق بحق یا کہ گفت حق من حق من شک میکنم در ان و گفت جئین نزول میکنند
 رحمت برین طائفہ در سہ موضع وقت خور و نوش زیرا کہ ایشان نمی خوردند مگر از نافہ
 و وقت مذاکرہ زیرا چہ ایشان تکلم نمی کنند مگر در مقامات صدیقان و وقت سماع
 زیرا کہ سماع میکنند با وجد و حاضر سے آیند حق را و حکایت کرده شد از جبرج کہ بو
 و سے خصصت میداد در سماع پس گفتہ شد ویرا یا آوردہ شود این را روز قیامت

در جمله حسنات تو یاسیات تو گفت نه در حسنات و نه در سیئات زیرا که این بسیماست مانعو
و گفت خدا تعالی لا یؤخذکم الله باللغو فی ایمانکم این آن است که نقل کرده شد
از آقا و ایل و هر که طلب کند حق را در تقلید پس هرگاه استقصا کند متعارض شود نزد
و س این آقا و ایل پس بانی می ماند میجر و مائل بطرف بعضی آقا و ایل بتبشی و تمامه این مقصود
است بلکه منرا و اوست که طلب کند حق را بطریق آن و آن حاصل است از بحث کرد
از مدارک خطر و اباحت چنانچه قریب ذکر میکنم آنرا انتخه فصل فی بیان دلیل
اباحت السماع بدانکه نص و قیاس جمیع ادلالت میکنند بر اباحت سماع لیکن قیاس
پس آن این است که غنا مجتمع شده است در و س معانی با باید که بحث کرده شود
افراد آن سپس از مجموع آن پس بدرستی که در دست سماع صوت طیب مع زون مفهوم
المعنی محرک القلب پس وصف عام این است که وی صوت طیب است بعد از آن طیب
منقسم است بطرف موزون و غیر موزون و موزون منقسم است بسوی مفهوم آفته
مثل اشعار و غیر مفهوم المعنی مثل اصوات جمادات و سایر حیوانات لیکن سماع صوت
طیب باین حیثیت که طیب است نباید که حرام شود بلکه آن حلال است بنص و قیاس
لیکن قیاس پس آن این است که و س راجع است بسوی تلذذ حاسه سمع با و ایل
انچه مخصوص است بآن و مرئسان را عقل و حواس پنجگانه است و هر حاسه را اذنه است
و در درکات آن حاسه چیز نیست که لذت می پندارد آن را پس لذت نظر و دید بصر است
جمیله است مثل خضره و آب جاری و دو جبه حسن و بالجمله سایر الوان جمیله و این در
قابله آن است که مکرده و داند آن را از الوان کرده قیمه و لذت شم در راح
طیبه است و آن در مقابل بد بو های مستکره است و لذت ذوق در طعوم لذت آهسته
مثل سومه و ملاوت و حموضه و آن در مقابل امراره که بهیه الطعم است و لذت لمس در
لین و نعومه و ملاسه است و آن بمقابل خشونه و خراست است لذت عقور و عظم

و معرفت ست و آن بمقابلہ جبل و بلاد است پس همچنین اصوات مدر که بسبع منقسم
ست بسوی مستلذہ مثل صوت عنادل و فرامیر و مستکبره مثل آواز حمیر و غیره پس چنانچه
ترست قیاس این ماسه و لذت آن بر سایر حواس و لذات آنها و لیکن نص پس
دلالت میکند بر اباحت سماع صوت حسن منت نهادن خدا یتعالی بر بندگان خود و آن
زیرا که فرمود خدا یتعالی یزید فی الخلق ما یشاء پس گفته شد آن صوت حسن است و در
حدیث آمده مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا أَحْسَنَ الصَّوْتِ و فرمود صلی الله علیه وسلم
لَلَّهِ أَشَدُّ إِذَا نَالَ الرَّحُلُ الْحَسَنَ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ لَقَيْنَتَهُ
وَالْقَيْنَةُ أَلَمَّةُ الْمَغْنِيَةِ و در حدیث در محل مرع داود علیه السلام آمده أَنَّهُ كَانَ
حَسَنَ الصَّوْتِ فِي النَّبَاةِ عَلَى نَفْسِهِ وَفِي تِلَاوَةِ الزُّبُورِ حَتَّى كَانَ يَجْتَمِعُ لَهُ النَّاسُ
وَالْحَيَّ وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ لِسَمَاعِ صَوْتِهِ وَكَانَ يَجْلُ مِنْ مَجْلِسِهِ أَرْبَعَانَةٌ جَبَتْ أَذَى
وَمَا يَقْرُبُ مِنْهَا فِي الْأَوْقَاتِ و فرمود صلی الله علیه وسلم در مرع ابو موسی اشعری
لَقَدْ أُعْطِيَ مِنْ مَزَامِيرٍ مِثْلَ دَاوُدَ وَقَوْلُ وَ یتعالی إِنَّ أَكْثَرَ الْأَصْوَاتِ
لَصَوْتِ الْحَمِيدِ دلالت میکند بمفهوم آن بر مرع صوت حسن و اگر گفته شود جزین نیست
که مباح کرده شد این را یعنی صوت حسن را بشرط اینکه در قرآن بود و گویم هر آینه لازم می آید از آن
اینکه حرام شود سماع صوت غدلیب زیرا چه آن باز قرآن نیست و هر گاه جائز شد سماع صوت
غفل بی معنی پس چرا جائز نشود سماع صوتی که فصیده می شود از آن حکمت و معنی باری صحیح
وَأَنَّ مِنَ الشَّعْرِ الْحَكْمَةَ پس این نظر است در صوت بحیثیت اینکه طیب و حسن است
و درجه ثانیه است نظر در صوت طیب موزون زیرا که وزن در آن حسن است پس بسا صوت
حسن خارج است از وزن و بسا صوت موزون غیر مستطاب است و اصوات موزونه
باعتبار مخرجهای خود سه قسم است زیرا چه آن اصوات یا خارج شود از جهاد مثل صوت فرامیر
و او تار و ضرب قصب و طبل و غیره و یا خارج شود از حنجره حیوان و آن حیوان یا انسان است

و یا غیر آن مثل صورت لیلها و قمری ها و صاحبان صحیح از طیور پس آن اصوات با وصف
طبیعت آن موزونه و متناسبه المطالع والمقاطع است پس ازین جهت لذیذند داشته
میشود و سماع آن را و اصل در اصوات خارج حیوانات است و جزین نیست که وضع
کرده شد و مزامیر بر صورت خارج و این تشبیه است مرصعت را با خلقت نیست
شع از آن که توصل کردند اهل صناعات بضاعت خود با بسوی تصویر آن مگر اینکه
مراور است مثالی در خلقت که اختیار کرد خدا تعالی اختراع آن را پس سماع
این اصوات مستحیل است که حرام شود بجهت بودن آن طیبه یا موزونه پس نیست
رونده بطرف تحریم سماع صوت عند لیث سائر طیور و فرقی نیست در میان
حیضه و حنجره و نه در میان جماد و حیوان پس باید که قیاس کرده شود بر صوت
عند لیث اصوات خارج بر انسان و اجسام با اختیار آدمی مثل صوتی که خارج میشود
از خلق آدمی یا از قضیب و طبل و دف و غیره و استثنا کرده نشود از آن که ملامهی و ادوات
و مزامیر که وارد شد بشرع منع اندامانه بر اکذت آن زیرا که اگر منع بر اکذت بود که
قیاس کرده می شد بر وی جمله مایله ذبه الانسان را لکن حرام کرده شد خمر با مقتضی
شد حرص او میان بآن مبالغه را و در بازداشتن از آن تا اینکه منتهی شد امر در ابتدا
بشکستن خمر پس حرام کرده شد باو و آنچه از شعار اهل شرب است و آن اوتار و
مزامیر است پس این اشیا حرام کرده شد بتبعیت تحریم خمر بر آنکه علتهای آنکه این
اشیا میخوانند بسبب شرب خمر زیرا که لذتیکه حاصل است از آن عام نمیشود مگر خمر و مثل این
صلت حرام کرده شد قلیل خمر دوم آنکه این اشیا در حق قریب لعن بشرب خمر یا خوردن
مال الناس را بشرب پس این اشیا و سبب ذکر یعنی یاد دها نیدن است و ذکر استغاثه
شوق است ببعث شوق و فیکه قوت یابد پس و سبب قدام است سو آنکه اجتماع بر آن اشیا
هرگاه از عادات اهل فسق بوده پس منع کرده شد از تشبیه با نمازیرا چون تشبیه بقوم و بیان علت و حکم

تبرک سنت و فیکه شعار بود اهل بدعت را بخوف تشبه با آنها پس بخت این معانیها حرام گردید
 منضار عراسته و اوتار جل آن مثل عود و چنگ و رباب و رربط و غیره و اسواک این اشیا
 پس نیست در سنه آن مثل شاہین عاۃ و حجج و شاہین طبالان و مثل طبل و قفصیہ و برآلہ
 کہ استخراج کرده میشود از ان صوت مستطاب موزون سوآک آنچہ عادت کرده اند اما
 اہل شرب یراکہ جائز آن نہ تعلق نمیدار و بخمر و نیا و میدہا ند آن اود نہ تشویق میکند بسوآک
 و نہ واجب میکند تشبہ را با بآل آن پس نگردد در سنه آن پس باقی ماند بر اصل باحت قیاسا
 بر اصوات طیور و غیرہ بل میگویم سماع اوتار از شخصی کہ منبرند آنرا بر غیر وزن مناسب ستند
 نیز حرام است و از اینجا ظاهر شد اینکہ نیست علت و تحریم آن اشیا و بحر دلالت و طبیعت
 قیاس تحلیل طبیات است کل آن گر آنچہ در تحلیل و کس فساد است فرمود اللہ تعالیٰ اقل
 مَنْ حَرَّمَ مَرْئِیۡنَہُ اللّٰہُ اَلَّیۡہِ اَخَذَ بِرِجْلِہَا دَہۡ وَالطَّیۡبَاتِ مِنَ الرِّیۡقِ
 پس این اصوات حرام نگردہ شد بحیثیت اینکہ اصوات موزونہ است و جزین نیست کہ
 حرام کردہ شد بعارض دیگر چنانچہ قریب بی آید بیان عوارض محررہ درجہ ثالثہ موزون مضموم
 و آن شعر است آن خارج نمی شود مگر از فخرہ الانسان پس یقین کردہ میشود با با حہ آن زیرا کہ زیادہ
 نشد مگر بودن او مضموم و کلام مضموم حرام نیست و صوت طیب موزون غیر حرام است پس
 ہر گاہ حرام نشد احاد از کجا حرام شود مجموع ہا بنظر کردہ شود و در آنچہ فہیدہ شد و انان
 پس اگر باشد و ان امر مخطور ممنوع حرام کردہ شود و شر آن و نظم آن و حرام کردہ شود و کیفیت
 بآن برابر است کہ با کان باشد یا نباشد و حق و رین با چیزی است کہ گفت آنرا استغفرہ زیرا کہ گفتہ
 الشَّعْرَ کَلَامٌ فَحَسَنٌ حَسَنٌ قَبِیۡحٌ قَبِیۡحٌ و ہر گاہ جائز شد خواندن شعر بغیر صوت و اکان جائز شد
 خواندن آن با کان زیرا کہ افراد مباح ہر گاہ مجتمع شود میشود آن مجموع مباح و وقتی کہ منضم شود مباح
 با مباح دیگر حرام نمیشود و مگر وقتی کہ متضمن مجموع مخطور کہ متضمن نبود آنرا احاد و نیست هیچ ممنوع
 و اینجا ہکونہ انکار کردہ شود انشا و شعرا و تحقیق افشا کردہ شد پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

و فرمود علیه السلام ان من الشجر حكمة و انشاد کرد عائشه رضی الله عنها + شعور +
 ذهب الذين يعاشون في اكنافهم + و بقيت في خلف كجلد الا جرب و روت
 کرده شد در صحیح بخاری و صحیح مسلم از عائشه رضی الله عنها که گفت كما قد مر رسول الله صلى الله
 عليه وسلم المدينة و معك ابو بكر و بلال و كان بها و باء فقلت يا ابي
 كيف تجدك و يا بلال كيف تجدك فكان ابو بكر رضي الله عنه اذا اخذته
 الحمى يقول شعركل امرئ مصبح في اهله + و الموت اذني من شرائك فعله
 و كان بلال اذا اقلعت عنه الحمى يرفع عقيرته و يقول قطعه الا ليت
 شعري هل ابين ليلة + بواد و حولي اذ خرج جليل + و هل اردن يوما
 مياه مجنة + و هل بيدون شامة و طفيل + گفت عائشه رضی الله عنها خبر ادم از بن رسول
 الله صلى الله عليه وسلم پس فرمود اللهم حبيبنا المدينه كحبيبنا مكة و انشد
 و بتحقيق بود رسول الله صلى الله عليه وسلم نقل میفرمود خشت را با قوم در بنامی مسجد
 در حالیکه وی میگفت هذي الجمال لاجال خير + هذا البر رينا و اظهروا و ايضا
 فرمود صلى الله عليه وسلم تبديك اللهم ان العيش عيش الآخرة فارحم الانصار و المهاجرة
 و این در صحیحین مذکور است و بود بنی صلى الله عليه وسلم می نهاد برای حسان منبری در مسجد
 می ایستاد حسان بران منبر و مفاخرت میکرد از رسول الله صلى الله عليه وسلم با محاممت میکرد
 و میفرمود رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يؤيد حسان بروح القدس ما نأخو و فآخو
 هن رسول الله صلى الله عليه وسلم و تسلم و وقتیکه انشاد کرد و ابغ شعرا و را پیش
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فرمود مرا و را الا يفضض الله فاك و گفت عائشه رضی الله
 عنها بودند اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم با هم میخواندند نزد یک و می اشعار و و
 تبسم میفرمود و روایت کرده شد از عمر بن الشريد از اب وی که گفت انشدت رسول الله
 صلى الله عليه وسلم مائة قافية من قول امية بن ابي الصلت كل لك يقول

هَبْهَبْ هَبْهَبْ ثُمَّ قَالَ وَإِنْ كَانَ فِي شَعْرَةٍ لَيْسَ لَهُ دَرَجَةٌ رَابِعَةٌ فَظَرُّوْهُ بِجَنِّتِ أَتْلُكْ
 أَنْ مَحْرُكٌ قَلْبٌ سَتٌ وَبَرَكِيخْتٌ كُنْزٌ هَاسِتٌ خَيْرٌ لَكَ أَنْ غَالِبٌ سَتٌ بِرَقْلٍ پَسِ
 سَيَكُونُ مَحْرُكٌ تَعَالَى رَاسٌ لَيْسَتْ دَرْمَنَ سَبْتِ نَعْمَاتِ مَوْزُونَةٍ رَاحِیْ كَمَا أَنَّ نَعْمَاتِ
 بِرَآئِنِ تَآثِيرِ سَيَكُونُ دَرِ رَاحِ تَآثِيرِ كَرْدَنِ عَجِیبِ پَسِ اَزْ جَلَّةِ اَصْوَاتِ صَوْتِیْ سَتٌ كَهْ خُوشِ
 مِیْگَرَدَانْدِ وَصَوْتِیْ اَسْتٌ كَهْ عَمَلِیْنِ مِیْسَازْدِ وَصَوْتِیْ اَسْتٌ كَهْ سِخْوَا بَانْدِ وَصَوْتِیْ سَتٌ كَهْ مِیخِزْدَانْدِ
 وَطَبْطَبِیْ آردِ وَصَوْتِیْ سَتٌ كَهْ اَسْتَحْزَاجِ مِیكُنْدِ اَزْ اَعْمَاقِ حَرَكَاتِ رَابِرِ وَزْنِ آن اَزْ دَسْتِ دِیَا وِسَرِ
 وَفَنِ كَرْدَنِ نَبَایْدِ كَهْ آن اَزْ فِهْمِیْدَنِ مَعْنَایِ شَعْرِ سَتٌ بَلَكِهْ آن جَابِرِ لَیْسَتْ دَرِ اَوْتَا حَتَّى كَهْ كُفْتَهْ شَدِ
 مِنْ لَحْرِیْ كَهْ الرِّبْعِ وَاَزْ هَارَةِ وَاَلْعُودِ وَاَوْتَا رَهْ فَهَوُ فَاَسِدُ الْمَزَاجِ لَیْسَ لَهُ عِلَاجُ
 وَچُكُونَهْ بُوْدَنَّ اَزْ فِهْمِ مَعْنَى وَحَالِ اَیْنَكِهْ تَآثِيرِ آن مِشَا هَدِ سَتٌ دَرِ صَبِیْ دَرْمَدِ آن نِیْرُ كَهْ سَتٌ
 مِیْ نَآیدِ اَوْ اَصْوَاتِ طَبِیْبِ اَزْ كَرِیْ اَوْ وِیْگَرِ دَانْدِ نَفْسِ دِیْرِ اَزْ اَنُجَهْ سِیْگَرِ یَا نَدِ اَوْرِ اَلْبَسُوْیْ اَصْفَا
 آن وَحَلِیْ بَا وَصَفِ بِلَادَةِ طَبِیْعِ آن مَتَآثِرِ مِشُودِ اَزْ صَدِیْ چَنَانِ تَآثِرِیْ كَهْ خَفِیْفِ مِیْ پَنْدَارِ وَاَوْتَا
 اَحْمَالِ ثَقِیْلَهْ رَا وَقَصِیْرِ سِیْرَانْدِ بَقُوْتِ نَشَاطِیْ خُودِ دَرِ سَمَاعِ آن سَافَاتِ طَوَلِیْهِ رَا وَنَحْثِ مِیْشُودِ
 دَرِ رَازِ نَشَاطِیْ اَنُجَهْ بَسْكَرِیْ آردِ اَوْرِ اَوْمُولَهْ سِیْگَرِ دَانْدِ پَسِ مِیْیِ وِیْدِ اَوْتِیْكَهْ طَوَلِ شُودِ بِرِ وَاَوْتَا دِیْرِ اَوْتَا
 وِیْرِ اَزْ نَجْشِ دِلَالِیْ زِیْرِ مَحَالِ وَاَحْمَالِ هَرْ گَآهْ بَشْنُودِ سَنَادِیْ حَدِیْ رَا دَرِ اَزْ سِیْكَنْدِ كَرْدَنِ خُودِ رَا وَاصْفَا
 سِیْكَنْدِ بَسُوْیْ مَحْمَدِیْ كُنْزَهْ دَرِ حَالِیْكَهْ بِرِ دَارَنْدَهْ اَسْتِ گُوشَهَایِ خُودِ رَا وَسُرْعَتِ سِیْكَنْدِ بَسِیْرِ خُودِ
 حَتَّى كَهْ سِیْجَنْبِ بَرُوْیِ اَحْمَالِ اَوْ دَرِ مَحَالِ اَوْ وِیْسَا اَوَقَاتِ تَلَفِ مِشُودِ نَفْسِ اَوْ اَزْ شَدْتِ سِیْرِ
 وَاَكْرَانِیْ بَارِ وَحَالِ اَیْنَكِهْ دِیْ شَعُوْزِ نَدَارِ دَبَّانِ بِجَبْتِ نَشَاطِیْ خُودِ وِیْرِ گَآهْ نَظَرِ كَرْدَهْ شَدِ دَرِ سَمَاعِ
 بَاعْتِبَارِ تَآثِيرِ آن دَرِ قَلْبِ بَا جَا نَزِیْسَتْ كَهْ حَكْمِ كَرْدَهْ شُودِ بِرِ مَطْلَقَا بَا بَاحْتِ وَدِهْ تَجْرِیْمِ بَلَكِهْ اَیْنِ
 مُخْتَلَفِ مِشُودِ بَا حَوَالِ دَا شَخْصِ وَاخْتِلَافِ طَرُقِ نَعْمَاتِ پَسِ حَكْمِ آن حَكْمِ فَا نِیْ قَلْبِ سَتٌ
 كُفْتِ اَلْوَسِیْلَمَانِ سَمْعِ نِیَا وِرْدِ دَرِ قَلْبِ اَنُجَهْ نِیْسَتْ دَرِ دِیْ لَكِنْ سِجْنِیَا نَدِ اَزْ كَهْ دَرِ وِسْتِ پَسِ
 تَرْخَمِ بَكَمَاتِ مَسْجَعِ مَوْزُونَهْ عَادَتِ كَرْدَهْ مِشُودِ دَرِ چَنْدِ مَوْضِعِ بِجَبْتِ اَغْوَاضِ مَخْصُوصَهْ كَهْ تَرَا بِلَا مِیْیِ

بآن اثرها و قلب و آن هفت موضع است اول غنا و حایان که ایشان ولاد و میکنند بنظر
 باطل و شاهین و غنا و آن مباح است زیرا چه آن اشعار لیست که نظم کرده شد در وصف
 کعبه و مقام و عظیم و زفرم و سایر مشاعر و وصف بادی و غیره و اثر آن تهج و شوق است بسو
 حج بیت الله و اشتغال بخران آن اگر بود در آنجا شوقی حاصل با استمثاره شوق و اجلاب
 آن اگر نبود شوقی حاصل بهرگاه بوده است حج قریه و شوق بطرف آن محمود است شوق بسو
 آن کل بایشوق محمود است و چنانچه جائز است مرد اعظم لایکه نظم کند کلام را در و غط و نیست بآنرا
 بسج و شوق و داند مردان بلبسوی حج بود صف بیت و مشاعر و وصف ثواب بر آن جائز است
 این مریخ و برابر نظم شعر زیرا که وزن و قفیه مضاف شود و بسوی سجع میشود کلام او وقع و قلب
 پس و قفیه اضافت کرده شود بطرف آن صوت طیب لغات موزونه زیاده شود و وقع او
 پس بهرگاه اضافت کرده شود بسو آن طبل و شاهین و حرکات ایقاع زیاده شود تاثیر جمله
 این جائز است مادامیکه داخل نشود در و فرامیرد و آثار که از اشعار را شاعر است همان اگر قصد
 کند بآن تشویق کسی که جائز نبود و مراد از خروج بطرف حج مثل کسی که ساقط کرد فرض را از نفس خود
 و اذن نداد و بیاید و مراد از خروج پس آن شخص حرام است بر و خروج پس حرام شود تشویق او
 حج بواسطه سماع و بصر کلامی که شوق داند بطرف خروج زیرا که تشویق بطرف حرام حرام است و همچنین اگر
 طریق غیر آن و هلاک غالب بود جائز نبود و تحریک قلوب و محاببت آن تشویق موضع تانی آنچه عادت
 کرده اند غازیان جهت تحریر مردمان بسوی غزوه و این نیز مباح است چنانچه بر آن حاج
 لیکن باید که مخالفت کند اشعار و طرق الحان ایشان اشعار حاج و طرق الحان آنها را زیرا که
 غرض و مقصود این دو فریق با هم مخالف است این مباح است در وقتیکه در آن وقت غزوه
 مباح است و مندوب است در وقتیکه در آن وقت غزوه مستحب است لیکن در حق شخصی
 که جائز است مراد از خروج بطرف غزوه موضع ثالث رجزیات که استعمال کند آنرا شجاعان
 در وقت لغا و غرض از این تشویق نفس و انحصار است و تحریک نشاط در آنها بر آن افعال و

تدح است بنبیعت غلبہ این ہر گاہ کہ بود بلفظ لطیف و صوت طیب وقع شود در نفس
 و این مباح است در ہر قتال مباح و مندوب است در ہر قتال مندوب و منظور است در
 قتال مسلمانان اہل ذمہ و ہر قتال منظور زیر کہ تحریک و داعی لے اسخطو منظور ہست این
 منقول است از شجیان صاحبہ مثل علی و خالد رحمہ وغیرہما موضع رابع اصوات نیاۃ نوحہ
 آن و تاثیر آن در تہج حزن و بکا و ملازمت کاتبہ است حزن و قسم است محمود و مذموم حزن
 مذموم مثل حزن بر چیز نیست کہ فوت شدہ فرمود خدا تبارک و تعالیٰ لکلی ما سوا علی ما فاکم و حزن باموات
 ازین قبیل است زیرا کہ آن نارضا مند است مرفضا خدا تبارک و تعالیٰ و اسف است بر چیز بکا و
 تدارک نیست پس این حزن ہر گاہ مذموم است تحریک آن بنیاتہ ہم مذموم است و ازینجا
 وارد شد نہ صریح در نیاۃ اما حزن محمود و حزن انسان است بر تقصیر و کد و امر دین خود و
 اگر یہ او بخطا یا خود و بکار و تبا کے و حزن و تجارن بر آن محمود است و بر آن محمول است
 اگر یہ آدم غم و تحریک این حزن و تقویت آن محمود است زیرا کہ آن براگنجیہ میکند بر تشہیر بر
 تدارک و ازین جهت بود نیاۃ داوود عم محمود زیرا کہ بود آن نیاۃ مع دوام حزن طول بکا
 بسبب خطایا و ذنوب پس بدستیکہ بود علیہ اسلام حزن میکرد و حزن مے آورد و دستیکہ
 و میکرد یا نیدہست کہ برواشہ میشد جنازہ ہا از مجلس نیاۃ او بود کہ میکرد این باب الفاظ خود
 و امکان خود و این محمود است زیرا کہ مفسد لے الحمود محمود است و بنا برین حرام نشود بر و اعط
 طیب الصوت اینکہ بخواند بر منبر یا مکان خود اشعار را کہ مخزنہ و مرقدہ قلب است و حرام نشو
 اینکہ بکا و تبا کے نماید تا کہ توصل کند بآن بسو تکیہ غیر خود و آثار حزن آن موضع خاص
 سماع در اوقات سرور بر اسے تاکید کرد در تہج آن و آن مباح است اگر آن
 سرور مباح بود مثل غنا در ایام عید و در عرس و وقت قدم ہا و وقت و لمیر و عقیقہ
 و وقت ولادت مولود و وقت ختان آن و وقت حفظ و سے قرآن

قرآن عزیز را در جمله این مباح است جهت اظهار سرور بآن و وجه جواز آن این است
که بعضی الحانات بر انگیزه میکنند فرح و سرور و طرب را پس چرا آنچه جائز است سرور بآن
جائز است اشاره سرور در آن و دلالت میکند برین از نقل انشاء زنان بر سطوح باد
و الحان و قوت قدوم رسول الله صلی الله علیه و سلم نظم **طَلَعَ الْبَدُّ لِنُكْلِنَا مِنْ
ثَنِيَّاتِ الْوُدَاعِ + وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَنَا اللَّهُ دَاعٍ** پس این اظهار سرور است
برای قدوم آن صلی الله علیه و سلم و این سرور محمود است پس اظهار آن بشعر و نعمات
و رقص و حرکات نیز محمود است پس تحقیق نقل کرده شد از جماعتی از صحابه رض که آنها
جمل کردند سروری که رسید ایشان را چنانچه قریب می آید در احکام رقص این جائز
است در قدوم هر قادم که جائز است فرح بآن و در هر سبب مباح از اسباب سرور
دلالت میکند برین آنچه روایت کرده شد در صحیحین از عائشه رض که گفت **لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُرُنِي بِوَدَائِهِ وَإِذَا انْظَرُ إِلَى حَبَشَةٍ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ
حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَسَامُهُ فَأَقْدُرُ قَدْ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةَ السِّنِّ الْحَرِيفَةِ
عَلَى اللَّهْوِ شَادَّةً إِلَى طَوْلِ مُدَّةٍ وَقَوْفَهَا** و روایت کرد بخاری و مسلم نیز در صحیحین
حدیث عقیل از زهری از عروه از عائشه رض **إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا
وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامٍ مِّنِي تَدْفَنَانِ وَفِيهِمَا ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَأَنَا تَهَوَّيْتُ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
وَجْهِهِ وَقَالَ دَعْنِي يَا أَبَا بَكْرٍ فَأَتَيْتُهَا أَيَّامَ عَمِيدٍ وَكَفَتَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُرُنِي بِوَدَائِهِ وَإِنَا انْظَرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ
فِي الْمَسْجِدِ فَرَجَّحَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا
يَا نَبِيَّ أَمْرٌ فَدَلَّ يَعْنِي مِنَ الْآمَنِ وَدَرِ حَدِيثِ عُمَرُ بْنُ حَارِثٍ أَنَّ ابْنَ شَهَابٍ شَرَّ أَنْ
وَدَرِ حَدِيثِ لَفْظِ تَعْنِيَانِ وَتَضَرَّبَانِ وَاقِعٌ اسْتَدْرَجَ وَدَرِ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ**

وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ
بِعُوبِهِمْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْتَرُّ فِي بَرْدَائِهِ بَلَى أَنْظُرْ إِلَى
لَعْبِهِمْ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِ حَتَّى الْوُجْهِ أَنَا الَّذِي أَنْصَرْتُ فِي رَوَايَتِ كَرْدِهِ شَدِيدًا مَا شَهِدْتُ كَرْدَهُ
كُنْتُ الْعَبَّ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ وَكَانَ يَأْتِنِي صَوْتُ
لِي فَكَانَ يَنْقِمُنِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُسَبِّحُهُنَّ إِلَى ثَلَاثِينَ مَرَّةً فِي رَوَايَتِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا
يَوْمًا مَا هَذَا أَتَاكَتِ بَنَاتِي قَالَ فَصَاهُذَ الَّذِي أَرَى فِي وَسْطِهِنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ
مَا هَذَا الَّذِي عَلَيْهِ قَالَتْ جَاهَا حَانَ قَالَ فَرَسٌ لَهُ جَاهَا حَانَ قَالَتْ أَوْ مَا سَمِعْتِ أَنَّهُ كَانَ
لِسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَمِّ خَلٍّ لَهَا ابْنَتُهُ قَالَتْ فَصَحَّحَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى بَدَتْ لَوَاجِلُهُ وَصَدِيقٌ مَحْمُولٌ سِتْرٌ نَزْدًا بِرِغَادَتِ مِصْبَاحٍ وَرَاتِحًا زُصُورٌ زُخْرُفٌ
وَرَقَاعٌ بِغَيْرِ تَكْمِيلٍ صَوْرَتِ أَنْ بَدِيلِ الْخَيْرِ رَوَايَتِ كَرْدِهِ شَدِيدًا فِي بَعْضِ رَوَايَاتِ كَرْدِ الْأَنْفَاسِ كَانَ لَهُ جَاهَا حَانَ
مِنْ رُقِيعٍ وَكَفَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ
جَارِيَتَانِ بَغَاءُ بَغَاثٍ فَاصْطَلَحَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوْلَ وَجْهِهِ فَلَمَّا خَلَّ الْوَلَدُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ فَاسْتَهْرَنِي وَقَالَ مَرَّمَا الشَّيْطَانُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ دَعُوهُمَا فَلَمَّا فَعَلَ عَمَزَتْهُمَا فَخَرَجَا وَكَانَ يَوْمَئِذٍ لَيْلٌ فِيهِ السُّودَارُ بِالْبَنَاتِ
وَالْحَرَابِ فَمَا مَسَّالَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا قَالَ فَشَتَّهِينَ تَنْظُرُ بَيْنَ
فَقُلْتُ نَعَمْ فَا مَنِي وَرَاءَهُ وَخَدَيْ عَلَى خَدَيْهِ وَيَقُولُ دُونَكُمْ يَا بَنِي آدَمَ حَتَّى إِذَا
مَلَّيْتُ قَالَ حَسْبُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِي وَرَدِّ صَاحِبَ سَلَامٍ وَصَدَّقْتُ رَأْسِي عَلَى مَنْكَبِهِ فَجَاءَتْ
أَنْظُرْ إِلَى لَعْبِهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّذِي أَنْصَرْتُ فِي رَوَايَتِ كَرْدِهِ شَدِيدًا مَا شَهِدْتُ كَرْدَهُ
فَإِنَّ نَصْرِي هِيَ اسْتِزْجَارٌ مِنْ كَرْدِهِ شَدِيدًا مَا شَهِدْتُ كَرْدَهُ شَدِيدًا مَا شَهِدْتُ كَرْدَهُ
لَعْبٌ وَبُوشِيدَةٌ هِيَ عَادَتُ حَبَشَةٍ وَرَقِيعٌ لَعْبٌ وَدُومٌ قَوْلٌ أَنْ يَدْرُسَ دُومٌ قَوْلٌ وَدُومٌ

صلی الله علیه وسلم فذکره یاجتی اذ قد وایر امرت بلعین التماس بر آئی پس چگونه ثابت شود حرمت آن چهارم منع زین
 و صلی الله علیه وسلم بود و عمر رضی الله عنه از انکار تغییر تعلیل آن باینکه آن یوم عید است و آن وقت سرور و این اسباب سرور است
 پنجم ایستادن و صلی الله علیه وسلم زمان نماز و شبانه آن سالی آن یوم آن وقت عالت رضی الله عنه و در آن لیل بریکه حسن خلق در
 طبعش باقی مانده و صبیح آن شب باده است از نشوون به و خوشی پیش بر بار ماندن و باز شمس از ششم قول و صلی الله علیه وسلم
 ابتداء امر عائشه را الشکھین آن تنظیری و بنویس آن اضطراب لیسوف مساعدت ایاز روی خوف از غضب یا وحشت زیرا که
 التماس فقیه سابق بود بسا اوقات در سبب حشمت گیرد و آن محذور است پس قیام کرده شود محذور بری بر محذور دیگر لیکن ابتداء
 سوال پس حاشیت که در غم و رخصت در غم و ضرب و ف از جارتین یا آنکه تشبیه کرده شد از خبر از شیطان و در آن بیان
 است که فرما مجرم غیر نیست ششم اینکه صوت جارتین قرع سمع و صلی الله علیه وسلم سیکر در حالیکه به پا افتاده بود و اگر
 که ای حاضر کرده شدی با و تا تر این جارتی نشست جلوس از جارتی که صوت او تا قرع سمع دی کند پس از این است سیکر بر آنکه
 صوت زمان غیر مجرم مثل تحمیم صوت فرامیر میگردد و در پی شوکر و خوشی فتنه پس ایستاد و تصور من الاست سیکر بر با عتبار قصص
 و خبر و لعین و در آن نظر بسو قصص و زنج و اوقات بهر حال آن روزی قیام یوم عید زیرا که آن وقت سرور و دور
 معنی آن یوم من و لیمه و عقیقه و خندان یوم قدم از سفر و سایر اسباب فرح و آن چهار آنچه جائز بود بسبب آن فرح از رو
 شرع و جائز است فرح زیارت خوان اقامی آنها و اجتماع آنها و موضع واحد و طعام و کلام پس آن خبر منظمه سماع است
 و در تفسیر احمدی از عوارف آورده قال اخلونا ابودر قه عا هر عنی و لکن الی فضل فی حفظ المقدسی قال اخلونا
 ابو منصور محمد بن عبد الملك الطبرانی الشرح فی الخبر ابو عافی فضل بن منصور عن نصر الکاغدی
 السمرقندی اجازة قال حدثنا الهشام بن عیسی قال حدثنا ابراهیم بن عمار بن شحاک قال حدثنا سعد بن
 عامر عن شعبة عن عبد الصمد بن صهیب عن الشیخ فی الله عنه قال لنا عبد رسول الله صلی الله علیه
 وسلم اذا نزل جبرئیل علیه السلام فقال یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان فقرأت انک یانک
 الجنة قبل الاعیاء بنصف یوم و هو خمس مائة عام ففرح رسول الله علیه السلام فقال فلیتم
 من یمنشدنا قال بد و فی نعمه یا رسول الله قال هات بالشهد المکد و فی شعر قد استمر
 فیه الهوی کبدی فلا طیب لها ولا راق الا الحلیب الی الله ففرح رسول الله علیه وسلم

رَفِئْتِي وَفَرِيَّتِي + فَوَاحِدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَوَاحِدُ الْأَصْحَابِ مَعَهُ حَتَّى سَقَطَ
 رِذَاءُهُ عَنْ مَمْلُوكِيهِ فَلَمَّا فَرَّغُوا أَوَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مَكَانَهُ قَالَ مَعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ
 مَا أَحْسَنَ لَكُمْ يَارَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ يَا مَعْزُومِيهِ لَيْسَ بِكَوْنِهِمْ مِنْ لَمَعَةِ نَارٍ عَسَلَتْ سَمَاعُ
 ذِكْرِكَ لَيْسَ بِمَقْصُومٍ رِذَاءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْ حَافِزُهُمْ بِأَرْبَعِ مَائَةِ
 قِطْعَةٍ وَهَذَا الْحَدِيثُ أَوْ رِذَائُهُ مُسْتَدَلٌّ كَمَا سَمِعْنَاهُ وَوَجَدْنَا فِي الْأَمْثَلِ مَوْضِعَ سَادِسَ سَمَاعٍ عَاشِقًا
 بِرَأْيِ تَحْرِيكِ شَوْقٍ وَتَوَجُّعِ شَوْقٍ وَتَسْلِيَةِ نَفْسٍ بِسُكُونٍ شَدِيدٍ بِعَشْقٍ بُوْدُ غُرْضِ الزَّانِ كَالْكَائِدِ لَدَتْ سَتَ وَآكَرَ
 بِحَالَتِ مَفَارِقَتِ بُوْدُ غُرْضِ الزَّانِ تَمِيزُ شَوْقٍ سَتَ وَشَوْقٍ أَكْرَحَالِمْ سَتَ بِسُكُونٍ نَوْعِ لَدَتْ سَتَ وَفَتِكَةِ مَنَافِقَتِ
 شَوْقٍ بِطَرِيقِ بَالِ وَصَالِ زِيَارَةِ جَانِ بِي سَتَ وَبِاسْمِ لَمْ سَتَ وَفَتَاتِ لَدَتْ رَجَاءِ بِحَقِيقَتِ شَوْقٍ جُوبِ شَوْقٍ
 بِسُكُونٍ بِسَمَاعِ تَوَجُّعِ شَوْقٍ وَتَحْرِيكِ شَوْقٍ وَتَحْصِيلِ لَدَتْ رَجَاءِ بِمَقْدَرِ دُرُوسَالِ بِالْأَطْنَابِ بِصُفْوَةِ مَحْبُوبَتِ وَابْنِ جِلَالِ
 أَكْرَحَالِمْ شَتَا قِ الْبِزَانِ جِلْدِ سَبَاحِ وَصَالِ تَوَجُّعِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ
 شَوْقٍ لَدَتْ وَبِإِثْقَانِ أَنْ لَيْسَ بِمَوْضِعِ شَوْقٍ بِطَرِيقِ شَدِيدٍ وَابْنِ زَمَاعِ وَبِفَتْحِ قَلْبِ لَطَائِفِ مَعَانِي وَصَالِ فَرِيقِ
 بِسُكُونٍ سَتَرِاقِ شَوْقٍ بِسَبَابِ لَدَتْ بِسُكُونٍ بِفَوَاحِشِ شَوْقٍ سَتَ وَبِإِثْقَانِ مَنَافِقَتِ وَبِإِثْقَانِ مَنَافِقَتِ
 الدُّنْيَا كَالْهَوَا وَكَعَبِ وَابْنِ زَمَاعِ سَتَ وَبِإِثْقَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ
 سَنَ الْأَسْبَابِ مِيَانِ وَبِإِثْقَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ
 وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ
 بِبِجَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ
 خَوْفِ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ
 كَرْدِ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ
 سَبَابِ بِسَمَاعِ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ
 وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ
 كَرْدِ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ
 كَرْدِ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ وَرِزْوَانِ مَنَافِقَتِ شَوْقٍ

دماغ الانسان يزيله الجماع ويهيئه السماع موضع سماع شخصي كه محبوب شست خداير و عشق
 و زير يزداد شتاق شد بطرف تقاضاى آن پس نظر كنند بطرف شى گر اينكه ببندوى سمانه و تعالى را و در آن
 و قرع كنند سمع و در اقرع كنند مگر اينكه سمع كنند و بر از و يا در و پس سماع در حق وى مهيچ شوق و موكد
 عشق و حب سست و آتش برآورده است از آتش زنده قلب و استوار چه كنده است از آن حوالى
 از سكا شفات و ملاطفات كه احاطه كنند و صف آنرا شناسد آنرا هر كه چشيد مژه آن انكار كنند آنرا هر
 بهره مند نشد حس وى از ذوق آن نام كرده ميشود و آن حوال را زبان صوفيه جدا خود از وجود و مصداق
 امرى ريفت از نفس و اعوالى را كنى و ريفت آنرا قبل سماع و گفت صاحب روى مختار عرف شامى
 تحت قول در مختار و من يسحل الرقص قالوا يلغى ولا سيما بالدين يا هو و يزوم المراد به
 التمايل و الخفض و الرفع بحركات موزونة كذا يفعلها بعض من ينسب الى التصوف
 و قد نقل فى البرازيه عن لقرطبي اجماع الايمة على حرمة هذا الغناء و ضرب بالقضيب
 و الرقص قال و رآيت فتوى شيخ الاسلام جلال الملة و الدين الكرمانى ان مستحل
 هذا الرقص كافر و تمامه فى شرح الوهيانية و نقل فى نور العين عن التمهيد انه
 فاسق لا كافر ثم قال التحقيق القاطع النزاع فى امر الرقص و السماع يستدعى
 تفصيلا ذكره فى عوارث المعارف و احياء العلوم و خلاصة ما اجاب به
 العلامة القمى بر ابن كمال باشا بقوله ما فى التواجد حقت من حرج شعر و لا التمايل
 ان اخلصت من باس و فقيمت تسعى على رجل و حق لمن دعا مولاه ان يسبح
 على الواس الرخصة فيما ذكر من الاوصاف عند الذكر و السماع للمعارفين الصافين
 اوقاتهم الى احسن الاعمال المسالك الى الكين لضبط انفسهم عن قبائح الاحوال فهم
 لا سمعون الا من كماله لا يشتا قون الا له ان ذكر و نه نا حوا و ان شكر و نه با حوا
 و ان وجد و نه صا حوا و ان شهد و نه استوا حوا و ان سر حوا فى حضرة قربه سا حوا
 اذا غلب عليهم الوجد بغلباته و شر بوا من مواسر داراداته فمنهم من طهرته

طوارق الهیة فخر و ذاب و منهم من بوقت له بوارق اللطف فخر و طاری منهم من
 طلع علیه الحب من مطلق القرب فسکر و غاب هذا ما عنی فی الجواب
 و الله تعالی اعلم بالصواب و من ینک و جلا و جدا صحیحا + فلم یجئ الی قول المغنی +
 له من ذاته طرب قد یمر + و سکر دائمه غیر دین انتهی و شیخ عبدالحق محقق دلی
 رحمة الله علیه شرح مشکوٰۃ در باب صلوة العیدین آورده و انصاف آنست که نصی قطعی بر حرمت
 آن علی الاطلاق چنانچه بر حرمت زنا و شرب خمر آمده ثابت نشده است و تحقیق تصریح کرده اند
 بعضی از متاخرین محدثین که حدیثی در حرمت غنا صحیح نشده است و بعضی علما گفته اند که یافته نشده
 است دلیل قطعی بر حرمت آن و نیز بر اباحت آن اصل در اشیا اباحت است و با وجود آن مشک
 نیست که دوام اعتقاد بدلی و استدلال آن خلاف طریقه اتباع است و فقها را درین باب
 تشدید و تعصب بسیار است مگر مقصود ایشان جسم داده و سه ذرائع است و صحیح آنست که قول
 امام عظیم کرامت آنست و الله اعلم و ما ذکرنا من التفاصیل قریب منه ما فی مدارج النبوة
 انتهی و بحر العلوم مولانا عبد العلی قدس سره در شرح مولانا روم تحت قوله بشنوار جرنی چون
 حکایت میکنند فی البیتین فرموده که عارف ساجی شیخ عبد الرحمن جامی قدس سره در شرح این
 میفرماید که مراد از فی انسان کامل و مکمل که فانی فی الله و باقی بالله است و لفظ فی را با انسان
 کامل مناسبت تامه است زیرا که لفظ فی در نفی هم مستعمل میگردد و این کمال نفی وجود عارض خود کرده
 راجع بعدم اصلی خود گشته و ذات فی را هم با انسان کامل مناسبت تامه است زیرا که چنانکه فی تخی
 گشته است و الحان نفحات که از وی بطوری آید همه منسوب بر ننده فی است بچنین انسان کامل
 از وجود خود و اوصاف خود تخی گشته و متصف با خلاق اندگشته همه اوصاف او و اطلاق او و افعال
 او منسوب بیکو حق گشته غرض ازین تقریر بیان علاقه استعاره است و مشابہت در میان انسان
 کامل و معنی حقیقی فی ظاهر است بوجه دیگر زیرا که مولوی قدس سره از باب سماع بودند و سماع آوا
 فی میفرمودند و حضرت ایشان را در وقت سماع فی حالات عظیمه وارد میشدند و معارف مکنون

میشوند و در نفیات مذکور است که مولوی قدس سره فرمودند که آواز باب اواز برید در بهشت است
 ما می شنوم آواز باز شدن در بهشت چنانکه از استماع کلام انسان کامل فهم احالات عظیمه پیدا میشوند
 و معارف جسمیه حاصل می آیند و مشهود میشوند پس استعاره کردند لفظ فی را برای انسان کامل و این مناسب
 مشرب مولوی و دیگر ارباب سماع است قدس سره در عبارات جامی تجویز فرمودند که فی سببی قلم گرفته است و
 برای انسان کامل ساخته شود اگر چه مناسب با بطلان نیست و هر اواز جلالی که در اصطلاح ثانی واقع شده و روی
 از مرتبه غیب علیه حکام مابه الامتياز است و هر اواز نیستان غیبی را تعیین اصل است که عبارت از ذات جمیع
 جمیع اوصاف و متمم جمیع اسماء کایه و جزئیات و تعینات معنی و جلال اجمال بود چنانکه صالح است مظهر همه اسماء
 و تنزیلات را هر درین مرتبه بوجوبی کثرت نیست نه حقیقی نه اعتباری و این مرتبه احدیت است و درین مرتبه
 اصلا کثرت را وجود نیست و نه ثبوت و این مرتبه عدم کثرت است و نیست مگر ذات احدیت که ظهور در کثرت
 بالقوه دروست باین معنی که بعد تنزل فی در تعیین ثانی کثرت پیدا شود و اما هویت ذات صرفه مطلقه که در
 تعیین اصلا نیست پس وجود بحت است که همه اسماء در سوم مستملک اند و در و نه مشار گرد و نه مسمی گرد و بلکه
 غنی است و قدیم است نه بآن معنی که غنا و قدم از اوصاف او باشد که این هم از جمله اسماء است بلکه بمعنی سلب
 حاجت است و سلب هدایت است و نبات خود کامل است معری از اضافات و مستتر از شمولیت است
 و خود از خود حاضر است بذاته نه بجنس و نه بلکه بمعنی اینکه نفس ذات است و پس سه ای برتر از خیال
 قیاس و گویا در هم و در هر چه گفته اند شنیدیم و خوانده ایم پس انسان کامل از دوری این مرتبه شاکلی
 نمی تواند شد که رسیدن باین مرتبه محال است و غنا شکار کس نشود و نام باز چین و کاینجا همیشه با وجود
 است و اما اینها معارف جامی از نیستان این مرتبه را ندانستند بلکه مرتبه غیب اول را ندانستند
 در تعقل و نیز نیستان عبارت است از آن موضوع که ثابت میشود در آن فی و صلوح ظهور فی است
 و این را مناسب نیست مگر احدیت که تعیین است که صلوح ثبوت تعینات و شیونات دروست
 و اما ذات است پس مستملک است در هر چه پس حاصل معنی بر طبق تقریر این عارف است که از انسان
 کامل نشد که چون حکایت میکنند از غلبه مابه الامتياز شکایت میکنند که این غلبه مابه الامتياز از وطن اصلی

و می که غیب اول است جدا ساخته و از مرتبه غیب اول چونکه جدا کردند ممتاز
ساخته اند از نفس انسان هر دو زن که عبارت از اسما تعلیه اعیان ممکناتند در ناله و فریاد و اندک چرا
ممتاز شد از غیب اول و رافقاوند و نیز عارف سامی فرمودند که میتوان که فی بر معنی خود باشد لیکن کتابیه
از انسان کامل با این شکایت مذکوره تمام کلام است زیرا که ارباب نعم از همه موجودات بلسان احوال و احوال
ایشان معانی لطیفه بگیرند و بطالبان سبزل و بسیارند و این لطیف می نماید و تحقیقش آنست
که سولوی از ارباب سماع بودند و ازنی شکایت جدا می شنودند و فی شکایت جدا فی از نیستان قطع
شاخ و از پنج جدا فی قطع وی از طرف دیگر که ازین قطع کمال امتیاز حاصل شد از نیستان جدا فی بسبب
وقوع این سوراخ در فی که از وقوع این سوراخ ممتاز کلی از نیستان شد تا اینکه حقیقت دیگری
گشت کرد پس شکایت فی ازین جدا می شد و ذکر کرده شد انتقی و هم در تجلیات رحمانی که یکی از تصانیف
افضل الفضل و اکمل الکمل برگزیده کبریا نور چیده انبیا جناب حضرت مولانا صیغه الله علیه و آله و سلم
سندرج و ذکر کرده است عند الرجوع بان با حسن عنوان واضح و عیان خواهد شد و در صام
و تقاضای این پنج در آفرید و در سلک تحریر کشیده که سماع از قدیم مسأله مختلف فیما بوده است بعضی حرام
بعضی حلال می نویسند و بقول محققین کاهله حلال و لغیره حرام اهل آن کسی است که سماع
در دل و ذوق و شوق حضرت حق جل و علا پیدا گردد و نا اهل کسی است که خیالات شیطانیه فی تصور
فسق و فجور از شنیدن سماع بر لوح دل و منقش گردد و حکم آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم بر شنیدن
و شنویدن سماع از احادیث ثابت است و بیان و حدود و قص در نمایه شرح هدایه مرقوم است علم
ان القمى للمیوه و خصیة و هكذا فی شرح البردوی المسمی بالنووی و اعلم ان السماء ان
اختلعت علی و نانی حقه هو ما کان علی سیدک الله و الا ان یجزم الفساق و الشاکی
و الی الاملو و اما من سمع السماء و هو صلیح ذایم الصلوة لا تأثیر الیوم و فی قوله
فهو حلال یا لا خلاف بین علما ینا کذا فی الرقص التاجید و قد و فی ذلک کلام الحیث و فی
محمد و الفقه که الکسب صبا و فی الوجیه سماع الفکر و الرقص و سماع اللذات و الکمان فی

جلاجل ليس بجرم و درین باب بسیار احادیث و روایات در صفات خود ما حضرت قاضی شارانیه پانی پتی و حضرت شیخ عبدالحق محقق دهلوی و مولانا جمال محث و امام غزالی علیهم السلام نوشته اند بنظر اختصار درین کتاب مندرج نشده است فصل فی بیان المواقف التي یحرم فیها السماع بعوارض بدانکه سماع حرام می شود به پنج عوارض عارضی و در سماع عارضی در آنکه سماع عارضی در نظم صوت و عارضی در نفس مستمع یا در موانع آن و عارضی در بودن شخص از عوام خلق عارض او آنکه از زنی شنود یا از کودکی که در محل شهوت باشد این حرام بود اگر چه کسی را دل بکار حق تعالی مستغرق بود چون شهوت در اصل آفرینش هست و صورتی تنگوار چشم آید شیطان بجاوت آن برخیزد و سماع بکلم شهوت بود و سماع از کودکی که در محل فتنه نباشد مباح است و از زنی که زشت بود مباح نیست چون او را بیند که نظر در زنان بهر صفت که باشد حرام است اما اگر آواز از پس پرده شنود اگر بیم فتنه بود حرام باشد و اگر نباشد مباح بود بدلیل آنکه در کنیزک در خانه عائشه رضی الله عنها سرود می گفتند و بی شک رسول صلی الله علیه و سلم آواز ایشان می شنید پس آواز زنان عورت نبود همچون ردی کو دکان لیکن نگریستن در کو دکان بشهوت جائز است بهم فتنه بود حرام باشد و آواز زنان بهچنین است و این باحوال بگرد چو کس باشد که بر خود ایمین بود و کس باشد که ترسد و این بهچنان بود که حلال خود را بوسه دادن در ماه رمضان حلال باشد کسی را که از شهوت خود ایمین بود و حرام بود کسی را که ترسد که شهوت او را در مباشرت افکند یا از انزال ترسد بچود بوسه دادن عارض دوم آنکه با مرد و باب و چنگ و بربط و چیزی از رود یا نای عراقی بود که از رد دمانهی آمده است نه بسبب آنکه خوش باشد که اگر کسی نیز ناخوش و ناموزون بزند هم حرام است بسبب آنکه این عادت شراب خوارگان است و هر چه ایشان مخصوص است حرام کرده اند به تبعیت شراب بآن سبب که شراب را باید و دهد و از روی آن بچیناندا تا طبل و شاهین و آن اگر چه در آن جلاجل بود حرام نیست که درین چیزه نیامده است و این چون رود مانع است که این نه اشعار شراب خوارگان است پس بر این قیاس نتوان کرد بلکه درین خود در پیش رسول صلی الله علیه و سلم زده اند و فرموده است آنرا زدن در عروسی و آنکه

جلال در فرایند حرام نشود و طبل حاجیان غازیان زدن خود رسم است اما طبل مختلالت حرام بود و کشته
ایشان است و آن طبلی دراز بود میان باریک هر دو سرین آماش این اگر بسوزد بود و اگر نباشد حرام نیست
که شبانامه عادت بوده است که زده اند و شافعی میگوید دلیل بر آنکه شبانامه حلال است آن است که او از
آن در گوش رسول صلی الله علیه و سلم آمد انگشت در گوش کرد و ابن عمر رضی الله عنهما گفت گوش در
جوانی دست بردار و خبره پس خصمت داد و ابن عمر را ناگوش دارد دلیل آن باشد که مباح است
اما انگشت در گوش کردن رسول صلی الله علیه و سلم دلیل آنست که او از در وقت عالی بوده باشد
شریف و بزرگوار که دانسته باشد که آن آواز او را مشغول کند که سماع اثری دارد و در جنبانیدن شوق
حق سبحانه و تعالی تا نزد بیک رساند کسی را که در همین آن کار نباشد و این بزرگ بود باضافت باحال
که ایشان را خود این حال نبود اما کسی که در همین کار بود باشد که سماع او را شاغل بود و در حق او نقصان بود پس
ناکردن سماع دلیل حرامی نبود که بسیار مباح باشد که از آن است بدارند اما دستور می آید دلیل مباح بود
قطعا که اگر هیچ وجه دیگر نبود عارض سوّم آنکه در سر و فم باشد یا بهجا یا لمعن را هل دین چون شعر
روافض که در ضحایه گویند یا صفت زنی معروف باشد که صفت زنان پیش مراد گفتن نشاید و این همه
شعر یا گفتن و شنیدن حرام بود اما شعری که در آن صفت زلف و حال و جمال و صورت بود و حدیث
وصال و فراق و آنچه عادت عشاق است گفتن و شنیدن آن حرام نیست و بان حرام کرد که کسی در
اندیشه خود بزرگوار دارد و دست دارد یا بر کودکی فرو آورد و آنگاه اندیشه وی حرام بود اما اگر بزرگوار
خود سماع کند حرام نبود اما صوفیان و کسانی که ایشان بدستی حق تعالی مشغول و مستغرق باشند و سماع
بران کنند این بیات ایشان را زیان ندارد که ایشان از هر یکی نمی کنند که در خور احوال ایشان باشد
و باشد که از زلف ظلمت کفر نمی کنند و از نور روی نور ایمان باشد که از زلف سلسله اشکال حضرت
الامیت نمی کنند چنانکه شاعر گوید بیت گفتم بشمارم سر یک حلقه زلفش تا بگویم تفصیل سر حلقه
برآرم + خندید بمن بر سر زلفین که مشکین + یک پیچ نه پیچید و غلط کرد شمارم + که ازین زلف
سلسله اشکال نمی کنند کسی که خواهد که تصرف عقل بان رستا سر یک موی از عجا رب حضرت الهی

بشناسد یک پنج که دردی افتد همه شمار با غلط شود و همه عظمها مدبوش شود و چون حدیث شراب
 و مستی رود در شعر ظاهر آن فهم کند مثلا چون گویند بیت گرمی دو هزار طبل بیای بی + تانی خوری
 بناسد ت شیدائی + آن فهم کند که کار دین بحدیث و تعلم است نیاید بلکه بدوق راست آید چه اگر
 بسیار حدیث محبت و عشق و زهد و توکل و دیگر معانی بگوئی و در آن کتب بسیار تصنیف کنی و کاغذ
 بسیار در آن سیاه کنی هیچ سود نکند تا بدان صفت نگردی و آنچه از بیتهای خرابات گویند فهمی دیگر
 کنند مثلا چون گویند بیت هر کو بخرابات نشد بیدین است + زیرا که خرابات اصول دین است +
 ایشان از این خرابات خرابی صفات بشریت فهم کنند که اصول دین است که این صفت که آباد است
 خراب شود تا آنکه ناپدید است و هر که بر آدمی پیدا آید و آبادان شود و شرح فهم ایشان مزار بود چه هر کسی را در خور
 نظر خود فهمی بگیر باشد و لیکن سبب گفتن این آنست که گروهی از ابلهان و گروهی از مبتدعان بر ایشان تشبیح
 مینمایند که ایشان حدیث صنم و زلف و خال و مستی و خرابات میگویند و می شنوند و این حرام باشد و می پندارند
 که این خود حجتی باشد عظیم که گفته اند و طعن عظیم کردند منکر که از حال ایشان خبر ندارند بلکه سماع ایشان خود باشد
 که نه بر معنی بیت بود بلکه بر مجرد آواز باشد که از آواز شاهین خود سماع افتد اگر چه هیچ معنی ندارد و از این بود
 که گمانیکه تازی ندانند ایشان را بر بیتهای تازی سماع افتد و ابلهان میخندند که او خود این نمی داند سماع چرا
 میکند و این البته این مقدار نداند که شتر نیز تازی نداند و باشد که بسبب حدس و سحر چندان برود با بارگران
 بقوت سماع و نشاط آنکه چون بهنرل رسد و سماع آخر شود در حال سفید و هلاک شود باید که این آبله باشد شکر
 و مناظره کند که تو تازی نمیدانی این چه نشاط است که در تو پیدا می آید و باشد که از بیت تازی نیز چیزی
 فهم نکند که معنی آن بود و لیکن چنانکه ایشان را خیال افتد فهم کنند که مقصود ایشان نه تفسیر بود چنانکه
 یکی میگفت مَاذَا لَنِي فِي التَّوْبَةِ لَا خِيَالَكَ صُوفِي احوال آید گفتند این حال چرا کردی که خود تو نمیدانی
 که او چه میگوید چرا نمیدانم میگوید از اریم راست میگوید یا همه را اریم و در مانده و در خطریم پس سماع
 ایشان با کچنین بود و هر کاری بر دل غلبه گرفت هر چه شنود این شنود و هر چه بیند آن بیند و کسیکه
 آتش عشق و رقی یا در باطن ندیده باشد ای معنی او را معلوم نبود عارض چهارم آنکه شنونده جوان باشد

و شهوت برک غالب بود و دوستی حق تعالی خود نشناسد که چه باشد غالب آن بود که چون حدیث
 زلف و خال و صورت نیکو نشود شیطان پای بگردان آورد و در و شهوت او را بجنباند و عشق
 نیکو رویان و در دل او آراسته کند و آن احوال عاشقان که می شنود و او را نیز خوش آید و آرزو کنند و در طلب
 آن ایستند آدمی نیز بطریق عشق بر خیزد و بسیارند از مردان و زنان که جامه صوفیان از در باین کار
 مشغول شده اند و آنگاه هم عبارات طامات این را عذر میهند و گویند فلان را سودائی و شوری بدید
 آمده است و خاشاکی در راه او افتاده است و گویند این عشق دام حق است و او را در دام کشیده اند گویند
 دل او را بنگاه داشتن و جهد کردن تا او را معشوق خود را ببیند چیزی بزرگ است و قوادکی را طریقی و نیکو
 خوئی نام کنند و فسق و لواطت را شور و سو انام کنند و باشند که عذر خود گویند که فلان پیر افعال
 کو دل نظری بوده و این همیشه در راه بزرگان افتاده است و این را لواطت است که این پیر با کسی است
 و بشاید نگرستن فدا می روح بود و از این جنس است که گویند تا فضیحت خود بچندین پیوده بپوشند و هر کس
 ندارد که این حرام و فسق است اباحتی است و خون او مباح است و آنچه از پیران گویند و حکایت
 کنند که ایشان بگوید که نگرستن یا دروغی باشد که میگویند برای عذر خود یا اگر نگرسته باشد شبهه
 نبوده باشد بلکه چنانکه کسی در سببی سرخ نگرید یا در شکوفه نیکو یا باشد که آن پیر را نیز خطا افتاده باشد
 که نه همه پیران معصوم باشند بآنکه پیری خطائی افتد یا برومی معصیتی برود آن معصیت مباح نشود
 و حکایت و قصه و اود علیها السلام برای آن گفته اند تا گمان نبری که هیچکس از چنین صغایرین شود اگر چه
 بزرگ بود و آن نوحه و گریستن و توبه وی از ان حکایت کرده اند تا آنرا بخت نگیری و خود را معذور داری
 و یک سبب دیگر است لیکن آن نادرست که گوی که او را در آن حالت که صوفیان را باشد چیزی را
 نمایند و باشند که جواهر ملائکه ارواح انبیا ایشان را کشف افتد بشانی و آنگاه آن کشف باشد که بعضی
 آدمی بود در غایت جمال که مثال لا بد در خود حقیقت معنی بود و چون آن معنی در غایت کمال بود در میان
 معانی عالم ارواح مثال آن از عالم صورت در غایت جمال باشد و در عرب هیچکس کو تر از وحیه کلبی نبود
 و رسول جبرئیل علیهما السلام در صورت او دیدی آنگاه باشد که چیزی از ان کشف افتد در صورت

اگر وی نیکو دوزان لذتی عظیم بیابد و چون آزان حال باز آید یعنی باز در حجاب شود و وی در طلب آن
معنی یافته که آن صورت مثال وی بود و باشد که آن معنی باز نیابد نگاه اگر چشم ظاهر و بر صورتی نیکو افتد
که با آن مناسبتی دارد آن حالت بروی تازه شود و آن معنی کم شده را باز یابد و آزان وجهی و حالتی
پدید آید پس و باشد که کسی رغبت نموده باشد در نگاه کردن صورت نیکو برای باز یافتن این لذت و کسی که
ازین سرخیزد و چون رغبت او بیدار شود که او هم آزان صفت می نگرد که صفت و لیست که آزان بگوید
خود خبر ندارد و در تذکره کار صوفیان کاری عظیم و با خطر است و بغایت پوشیده است و در هیچ چیز حذر آن
غلط راه نیابد که در آن دانیم مقدار اشارت کرده اند نامعلوم شود که ایشان مظلومند که مرموم بپندارند که
ایشان هم ازین جنس بوده اند که درین درگاه پدید آمده اند و بحقیقت مظلوم آنکس بود که چنین پندارد
که خود ظلم کرده باشد که در ایشان تصرف کند تا بدینکه آن قیاس کند عارض نمی آید آن شخص از عوام الناس بود
و غالب نباشد بروی حب الله تعالی حتی که سماع در حق وی محبوب بود و غالب نباشد بروی شوق
حتی که سماع در حق وی مخطور بود لیکن مباح کرده شد در حق او مثل سایر انواع لذات مباحه لیکن بشرط
آنکه پیشینه نگردد و مواظبت بر آن نکنند که چنانکه بعضی از گناهان مغیره است چون بسیار شود بر وجه کبیره
رسد بعضی از چیزها مباح است بشرط آنکه گاه گاه بود و اندک چون بسیار شود حرام بود چه رنگیان
یکبار در مسجد بازی کردند و رسول صلی الله علیه و سلم منع نکرد و اگر مسجد را باز نگاه ساختندی منع کردی
و عائشه رضی الله عنها از نظارت منع نکرد اگر کسی همیشه با ایشان میگرد و پیشینه گیر در و نباشد و مزاح
کردن گاه گاه مباح است ولیکن اگر کسی بعاوت گیرد و مسخره باشد و نشاید و نظیر آن استخوان خال بر خند
و اگر در آیه خیلان چه را بر آیه قبیح گرداند و از پس حسن قبیح میگردد بسبب کثرت پس نسبت به حسن که حسن بود
کثیر آن نیست هر مباح که مباح بود کثیر آن بلکه خبر مباح است و استکسار آزان حرام است پس این مباح
مثل سایر مناجات است اگر کوئی تحقیق مودی شد ساق این کلام بطرف آنکه سماع مباح است
در بعضی احوال بعضی دیگر پس چرا مطلق داشتی و لا قول یا باحت را چه اطلاق قول در بعضی بلا یا نعم
خلاف مخطا است گوئیم این غلط است چه اطلاق متنع نمی شود مگر جهت تفصیل که ناشی میگردد از عدل و انچه

در و نظر است مانچنانشی میگرد و از احوال عارضه که متصل است آن از خارج پس منع نمی کند اطلاق را آیا نبینی که هرگاه سوال کرده می شود می گویم از غسل یا حیض است یا نه می گویم علی الاطلاق که آن حلال است با اینکه آن حرام است بر محرومی که ضرری یا بدان را ندیده هرگاه سوال کرده می گویم از حریمی گویم که آن حرام است با آنکه حلال است شرب آن می گویم که بگویی آن طعام در ماند و قتی که نباید غلظت را لیکن خبر بحیثیت اینکه حرام است حرام است و مباح کرده نشد مگر بعارض حاجت و غسل بحیثیت اینکه غسل است حلال است و حرام کرده نشد مگر بعارض ضرر و هر چه بود بسبب عارض لغات کرده نمی شود بطرف و چه بیع حلال است و حرام می شود بعارض وقوع در وقت نذر و زجمع پس سماع اجماع با حاکم است بحیثیت اینکه آن سماع صوت طیب موزون مفهوم المعنی است و نیست تحریم آن مگر بعارض خارج از حقیقت ذات آن فقط - فصل فی آثار السماع و آدابیه بدانکه اول درجه سماع فهم مسموع و تنزیل آن بر معنی است که واقع شود در مستمع را پس شمره میدهد فهم و بعد را و شمره میدهد و بعد حرکت جوارح را پس باید که نظر کرده شود در این مقامات ثلثه مقام اول در فهم است و آن مختلف میشود باختلاف احوال مستمع و در مستمع را چهار احوال است حالت اولی آنکه سماع او بحد طبع بود ای خطی نبود مراد از سماع مگر تملک اذ الحان لغات و این مباح است و این اصل است سماع است چه شمره را و اثر نیک است و در معنی و همچنین سایر بهای که ملکه است عاقلان این در قیاس و حیوة را پس مر بر حیوان راست نوع ملذذ باصوات طیبیه حالت ثانیة اینکه سماع کند بفهم لیکن نازل کند آنرا بر صورت مخلوقی معین یا غیر معین و این قسم سماع سماع شباب و ارباب شهوت است و می بود تنزیل ایشان بر مسموع را حسب شهوات ایشان مقتضای احوال ایشان این حالت خیرتر از آن است که تخلف کرده شود در آن مگر بیان نخست آن نمی کردن از آن حالت ثالثه اینکه نازل کند مسموع را بر احوال نفس خود در معامله وی براسه خدا تعالی و تعلق احوال او مرتبه در تنگی مرتبه در تعذر و این سماع مریدان است خصوصاً مبتدیان حالت رابعه سماع کسی که مجاوزت کرد احوال و مقامات را پس غائب شد از فهم با سواد تعالی حتی که غائب شد از نفس خود و احوال و معاملات خود پس بدانکه حالت ثالثه حالت مرید بود که در

در طلب سلوک راه خود احوال مختلف باشند قبض و بسط و آسانی و دشواری و آثار قبول و آثار رد و سبکی
دل و آن فرو گرفته باشد چون سختی شنود که در آن حدیث عتاب قبول مرد و وصل و همجو قرب و بعد و رضا
و سخط و امید و نومیدی و خوف و امن و وفا بعد و معیبدی و شادی وصال و اندوه و فراق بود
و آنچه باین مانند بر احوال خود تنه زل کند و آنچه در باطن احوال باشد از درختن گیرد و احوال مختلف در ویدید و اورا
در آن اندیشهها مختلف اند و اگر قاعده علم و اعتقاد او محکم نباشد باشد که اندیشهها افتد او را در سماع
که آن کفر بود که در نشان حق تعالی چیزی سماع فهم کند که آن محال بود چنانکه مثلا این بیت شنود +
بیمیت ناول بمبت میل بدان میل کجاست + و امر فرمول گشتن از سبب چپ راست +
هرگز بدید که او را بدایتی تیز و روان بوده باشد و آنگاه ضعیف تر شده پندارد که حق تعالی را عیبتی و میل
با او بوده است اکنون بگردید این تغییر در نشان حقیقتی فهم کند این کفر بود بلکه باید که بداند تغییر را بحق
راه نبود که او مغیر است و متغیر نیست و باید که بداند که صفت او بگردید تا آن معنی که کشاد بود در حجاب
شد اما از آن جانب خود هرگز منع و حجاب ملال نباشد بلکه درگاه کشاده بمثل چو آن قباب که نور آن بنزد دل
است مگر کسی که در پس یواری رود و از آن در حجاب افتد آنگاه تغییر مردی پیدا آمده باشند در آفتاب
پس باید که میگوید بیت خورشید برآمدی نگارین پرست + بر بنده اگر تابان از دبیر است + و باید که حواله
حجاب باد بار خود کند و به تقصیری کار زوی نموده باشد بحق تعالی و مقصود از این مثال آنست که باید که هر چه صفات نقص
تغیر است در حق خود نفس فهم کند و هر چه جمال و جلال وجود است در نشان حق تعالی فهم کند اگر این
سرایه ندارد از علم زود در کفر افتد نداند باین سبب است که خطر سماع در دست حق تعالی عظیم بود و اما
را به حالت آن شخص بود که از درجه بر میان گذشته باشد و احوال و مقامات باز پس کرده باشد و بنیات آن حال
رسیده باشد که آنرا فنا نیستی گویند چون اضافت کنند با هر چه خرق تعالی بود و توحید و یگانگی گویند
چون بحق اضافت کنند و سماع انکس بر سبیل فهم معنی بود بلکه چون سماع بوی رسد آن حالت نیستی و یگانگی
بر وی تازه شود و سبکی از خود غائب شود و ازین عالم پنجره گردد و باشد که اگر بمثل در آتش افتد بخیر بود چنانکه
شیخ ابو الحسین نوری در سماع بجائی دروید که فی کشته بودند و در دوده بودند و همه پالایش می برید و می بخیر

وسماع این تمام تر بود و اسماع هر میان بصفات بشریت آمیخته باشد و این آن بود که او را از خود بکلی بازستاند
چنانکه آن زمان که یوسف علیه السلام را دیدند همه خود را فراموش کردند و دست خود را بر بدنید و باید که این نسبتی را
انکار نکنی و گوئی که من را می بینم چگونه نیست شده است چاره آنست که تویی بینی که این شخص است و چون
بمیرد هم می بینی و وی نیست شده پس حقیقت آن معنی لطیف است که محل معرفت است چون معرفت
همه چیز را از وی غائب شده همه در حق وی نیست شد و چون از خود نیز بجز شد خود در حق خود نیست شد و چون
جز حق تعالی و ذکر حق تعالی هیچ نماند هر چنانچه با تو رفت آنچه باقی ماند و بس معنی یگانگی این بود که چون جز حق را ندینند
گویند که همه خود دوست و من نیم یا گویند که من خود و نیم و گوی از آنجا غلط کرده اند و این معنی را بعلوم عبارت کرده اند
و گوی با اتحاد و این همچنان بود که کسی که هرگز آئینه ندیده باشد در آن نگر و صورت خود بیند بپندارد که وی آئینه
فرو آمده یا بپندارد که آن صورت خود صورت آئینه است که صفت آئینه خود آنست که سرخ و سفید
شود اگر بپندارد که در آئینه فرو آمده این حلول بود و اگر بپندارد که آئینه خود صورت او باشد این اتحاد بود و هر دو
غلط باشد بلکه هرگز آئینه صورت نشود و صورت آئینه نگیرد و لیکن چنان نماید و چنین بپندارد کسی که کار بار تمام
انشاء بود و شرح این در چنین کتاب شوار توان گفت که عالم این دراز است و ما شرح این در کتاب
احیا گفته ایم مقام دوم چون فهم فارغ شد حال است که پدید آید که آنرا وجد گویند و وجد یافتن بود و معنی
آنست که حالتی یافت که پیش ازین نبود و در حقیقت آن حالت سخن بسیار است که آن چیست و درست
آنست که از یک نوع بود بلکه انواع بسیار باشد اما دو جنس باشد یکی از جنس احوال یکی از جنس مکاشفات
اما احوال چنان بود که صفتی از آن غائب شود و او را چون مستی گرداند و آن صفت گاه شوق بود و گاه غم
و گاه آتش عشق بود و گاه طلب و گاه اندوهی بود و گاه حسرتی و اقسام این بسیار است اما چون آتش
در دل غالب شود و در آن بد باغ رسد و حواس او را غلبه کند تا ندیند و نشنود و چون خفته و اگر بنید و نشنود
از آن غائب غافل بود چون مست نوع دیگر مکاشفات است که چیز را نمودن گیرد و از آنچه صورت فیاض
بود بعضی در کسوت مثال و بعضی صریح و اثر سماع در آن از آن جداست که دل را صافی کند و چون آئینه
باشد که در آن شسته بود و پاک کند از آن گرد و تا صورت در آن پدید آید و هر چه ازین معنی در عبارت توان

علمی باشد و قیاسی مثالی و حقیقت آن جز آنکس را معلوم نبود که بان سیده باشد آنگاه هر کسی را قدمگاه
خود معلوم بود و اگر تصرف در دیگری کند بقیاس قیاسگاه خود کند و هر چه بقیاس بود از ورق علم بود و از ورق
ذوق اما این مقدار گفته آمد تا کسی که ایشان را این حال بدو نباشد باری یاور کند و انکار نکند
که انکار ایشان از این اردو سخت است بلکه کسی بود که نپذیرد که هر چه در گنجینه او نباشد و زانو ملک هم نبود و البته ترازوی کسی بود
که خود را با مختصری که دارد با دشا می اندوکید و می خرد و می پیماید و می راند و می ریزد و می ریزد و می ریزد و می ریزد
البسی خیزد و بدنگه باشد که وجد تکلف بود و آن بین نفاق بود و اگر تکلف اسباب آزار دل می آورد تا باشد
که حقیقت و جدید آید و در جزا است که چون قرآن شنوید بگریه پدید آید و اگر گریستن نیاید تکلف کنید
معنی آن است که تکلف اسباب حزن و دل آوری و آن تکلف را اثر است و باشد که بحقیقت او کند سوال اگر کسی چنانست
این قوم را که انکار نمی شود و بعد ایشان وقت سماع قرآن آن کلام الله تعالی است و ظاهر میشود بغنا
و آن کلام شعراست پس اگر بودی آن وجد حق از لطف خدا تعالی و نبودی باطل از غرور شیطان
بر آینه قرآن بکن ولی بودی از غنا گویم وجد حق آنست که ناشی شود از فرط حبس تعالی و صدق
ارادت آن شوق بسوی آنها و آن این برانگیزه میشود بسماع قرآن نیز و آنچه برانگیزه نشود بسماع
قرآن نیست مگر حبس خلق و عشق مخلوق و دلالت میکند برین قول و تعالی الا انک کر الله تعالی
القلوب و تنول و تعالی مثالی تفسیر منه جلوه الذین یحشون دبههم ثم تلکین
جلوه هم و قلوبهم الی ذکر الله و هر چه یافته شود عقیب سماع بسبب سماع و نفس آن
وجد است پس طمانینت و اشتهار و خشیست و این قلب است که آن وجد است و تحقیق فرمود الله تعالی
انما المؤمنون الذین اذا ذکر الله رجعت قلوبهم و فرمود الله تعالی لو انزلنا هذ
القرآن علی الجبل لارایتها خاشعاً متصلاً عما من خشیة الله پس جل و خشوع و
است من قبیل احوال اگر چه نیست من قبیل مکاشفات لیکن گاهی میشود سبب مرکاشفات
و تنبیهاست و از این جهت فرمود صلی الله علیه و سلم یذکروا الله ان باصواتکم و فرمود بر ابو موسی
اشعری لقد اوتی مؤمناً من مؤمنی الی داود علیه السلام اما حکایات و البر سینک

نما هر شب برابر با قلب و جبروت تمام قرآن پس کثیر است پس قل و صلی الله علیه وسلم شیتین
سُورَةُ هُودٍ وَاخَوَاتِ آن خبر است از وجویر که شیب حاصل بشود از خزن و خوف آن حدت
در روایت کرده شد که ابن مسعود رضی الله عنه قرات کرد بر رسول الله صلی الله علیه وسلم سوره نسا را پس
وقتی که منتهی شد بسوقول و سَمِعَا فَكَيْفَ اِذَا اجْتَمَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ لِّشَهِيدٍ وَجَعَلْنَا رَاكِعًا عَلَا
هُوَ لَا شَهِيدًا اِذْ هُوَ وَحْدُكَ وَهُوَ جَدُّهُ وَهُوَ سَيِّدُهُ وَهُوَ رَاكِعٌ عَلَا
نَبِيِّ صَالِي الله علیه وسلم قرات کرد این آیت را یا قرات کرده شد نزد یک و اَنَّ لَنَا اَلْكَالَا وَجَعَلْنَا
وَطَعَامَا ذَا غُصَّةٍ وَوَعَدَا اَبَا الْيَمَانِ پس خروشید و در روایت بدستیکه وی صلی الله علیه وسلم قرات کرد
اِنَّ نَعْدَ بَعْضُ فَاَتَمُّ عِبَادُكَ پس گریست بود علیه السلام و وقتی که میگذاشت بآیت رحمت
و عافی فرمود و استبشار میکرد و استبشار و جدت و تحقیق ثنا فرمود و الله تعالی بر این جد سبب
قرآن پس فرمود وَاِذَا سَمِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُولِ تَرَى اَعْيُنُهُمْ تَفْقِضُ مِنَ الدَّخْلِ
مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ و روایت کرده شد بدستیکه رسول الله صلی الله علیه وسلم بدو که نماز میخواند و میسازید
را جوش بودی مانند جوش دیگر مثل هر چه فصل کرده شد از وجویر سبب آن از حدیث و تابعین پس کثیر
است بعضی از ایشان کسی است که بخیرشید بعضی از ایشان کسی است که گریست بعضی از ایشان کسی است
که غش آمد بر بعضی از ایشان کسی است که برود غشیت خود و در روایت کرده شد که از ابن ابی اوفی
و بود از تابعین بامت میگردان او است پس قرات کرد وَاِذَا الْفُلُ فِي النَّارِ پس بخروشید و
و محراب خود حمد الله و شنید عمر رضی الله عنه مردی را که قرات میکرد اِنَّ عَذَابَ ذَٰلِكَ لَوَاقِعٌ
مَا لَهُ مِنْ دَافِعٍ پس آواز کرد و آواز کردنی و افتاد در حالیکه غش آمده بود بر وی پس برداشته شد
بسوخته او پس همیشه مانند بعضی در خانه خود گمراه و بود ابو جریز از تابعین قرات کرد بر وصاح مش
پس شوق کرد و برود شنید شافعی و قایل را که قرات میکرد و هَذَا يَوْمٌ لَا يَنْطِقُونَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ
فَيَعْتَدُونَ پس غش آمد بر و شنید علی بن الفضل قاری را که قرات میکرد وَتَوَعَّدُوا لِقَاءَ رَبِّكَ
لَرَبِّ الْعَالَمِينَ پس افتاد در حالیکه غش آمده بود بر وی پس گفت فَنفَسُكَ اِلَى لَكَ مَا فَكَّرْتَ

[illegible]

اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ مضطرب میشد وصال رحمتی که بود که بلرزه می آمد و حکایت کرده شد از محمد
 بن صبح که گفت بود و مردمی که غسل میکرد و در فرات پس گذشت نزدیک و مردی بر کنار ه فرات که فرات
 سکر و استاز و الیوم ایزد الجرمون پس همیشه بود آن مرد که مضطرب میکرد و حتی که غرق شده بود
 و ذکر کرده شد بدستیک سلمان فارسی وید جوایز را که قرات میکرد پس بدرایت پس سحر بن کوفاست
 پس دست داشت آنرا سلمان و گم کرد آن را پس سوال کرد از حال وی گفته شد مراد لکوی مرقع
 پس مدبر و برای عیادت پس آن وقت و کرموت بود و گفت یا ابلعجه الله ایت تلتك القشور فی القی
 کانت بی فانها انتنی فی احسن رة فاخبرته ان الله غفله بها کل ذنب و باجمو خالی نباشد
 صا قلبا و وجود وقت سماع قرآن پس اگر قرآن تاثیر نکند و مطلقا پس آن کمل الذی
 ینعی بما لا یتسمع الا دعاء و ذل اء صهو بکرمی ففعلوا یعقلون بلکه صا قلبا یتسمعون
 و کلام را حکمت که میشد و آنرا گفت جعفر طبرسی داخل شد و از اهل فرسان رسید الطائفه جنید
 و نزدیک و جماعتی بود پس گفت جنید کدام وقت بلرزه نزدیک بعد ما و دوام او گفت بعضی
 و تکیه داخل شود ماستان را و قید کرد و بدو قید گفت جنید نیست این از نشان تو سپین پیش آمد و آخر
 و گفت هرگاه متحقق نشود و وی مخلوق است پس و آن مرد و آنرا کردی و مرد و سوال کرد گوی پس گریا
 سماع قرآن بغیر و بعد از پس چه حال است ایشان لکه جمیع میشوند بر سماع غنا از قولان نقد بیان پس باید
 که بود و اجتماع ایشان تو اجد ایشان در خلق قرآن نور خلق سمغیان و باید که طلب کرد بشود و وقت هر
 اجتماع و هر دعوت قابلی را نه قوالی را چه کلام الله تعالی لا محاله افضل است از غنا گویم بلکه غنا است
 از سحر و بعد از قرآن به هفت وجه و چهار اول آنکه آیات قرآن هم بحال عاشقان مناسبست ندارد
 که در آن قصه کافران و حکم معاملات اهل دنیا و چیزهای دیگر بسیار است چه قرآن شقای همه صفات
 خلق است و چون قاری مثل بیت میراث بخواند که ما در از میراث شش یک سنخواهر را
 نیمه یا آنکه نرسد که شوهر ببرد و چهار ماه و ده روز عدت باید داشت امثال این آتش عشق را نیز گویند
 اگر کسیک بغایت عاشق بود و از هر چیزی و او را سماعی باشد اگر چه موقوفه و بود و آنگنان نادانست

و چه دوم آنکه بیشتر قرآن یاد دارند و بسیار خوانده باشند و هر چه بسیار شنوده آید آگاهی فراوانند و بیشتر
 احوال تابعی که کسی قل یا شنود و بران حال کند بار دوم آن حال نبود و سواد نوبه نوبت توان گفت قرآن
 نوبه نوبت توان خواند و در روزگار رسول صلی الله علیه و سلم چون اعراب می آمدند و قرآن تازه میشنیدند
 میگوشتند و احوال برایشان میدامی آمد آو بکر رضی الله عنه گفت کنا کما کنتم تُعَرِّقُ قُلُوبُنَا
 گفت ما نیز همچون شما بودیم اکنون دل با سخت گشت یعنی بقرآن قرار گرفت و خوف را کرد پس هر چه
 تازه بود اثر آن میشد باشد و برای این بود که عمر رضی الله عنه حاج را فرمود می تازه و بیشتر با خود
 باز و نند و گفتی ترسم که چون خوی با کعبه کند حرمت آن از دل ایشان برود و وجه سوم آنکه مرد زن کلام
 را به بوق شعر تاثیر نیست و در نفس پس نیست صوت موزون طیب یا نند صوت طبعی که موزون نیست
 و یا فیه نمیشود و وزن گردد شعر نه در آیات و اگر زحاف کند مغنی و ربیعی که میخواند آنرا یا سخن کند یا نامل شود
 انضداد آن طریق در سخن هر آینه مضطرب شود قلب متع و باطل شود و وجد و سماع او و نفرت کند طبع او
 بر کلام مناسبت چون نفرت کند طبع مضطرب شود و قلب متعشش گردد و پس زن زین وقت نفرت
 و ازین جهت طلب کرده شد شعر را و وجه چهارم آنکه بیشتر و لما حرکت نکند تا او را با سخا و وزن نخبان
 و بر این است که بر حدیث سماع کم افتد و بر آواز خوش اند چون موزون با سخا بود آگاه هر دو
 و با اثری دیگر و اسود قرآن نشاید که در اسخا انگلند و بردستان راست کنند و در آن تصرف کنند
 و چون اسخا بود سخن مجرب و گمانگزار است گرم بود که بان برافروز و وجه پنجم آنکه اسخا را نیز بدو باید و با قافیا
 دیگر تا از بیشتر کند چون قصب دفت و طبل و شاپین و غیر آن این صورت هنر است و قرآن عین جدت
 آنرا اصیانت باید کرد و از آنکه با پیچیدگی یار کنند که در چشم عوام آنرا صورت هنر بود چنانکه رسول صلی الله
 علیه و سلم در خانه بربح بنت معوف بود و کنیز کان و دین میزدند و سواد میگفتند چون او را دیدند تا او
 بشعر گفتن گرفتند گفت خاموش باشید همانکه میگفتند میگویند چه شکار و عین جد بود و بدین گفتن که صوت
 هنر دارد و نشاید و وجه ششم آنکه هر کس را که حالتی باشد و حریص بود بر آنکه بیست نشود موافق حال خود
 چون موافق نبود آنرا اشد و نشاید که گویایان مگوید دیگر بخود نشاید قرآن را در آن معرض آویند

کدازان کرامت آید و باشد که همه آنها موافق هر کس نبود و اگر بنیت موافق او نباشد بر وفق حال خود تفرق
 کند چه واجب نیست که از شعر آن فهم کند که شاعر خواسته است یا قرآن را نشاید که تنزیل کند بر اندیشه
 خود از معنی قرآن بگرداند پس سبب اختیار شاع فواید این بوده است که گفته آمد و حاصل این
 معانی بدو سبب باناید یکی ضعف شنونده و دیگر بزرگ داشتن حدیث قرآن تا در تصرف اندیشه
 بنافتد اما وجهی هم ذکر کرد از ابو نصر سراج طوسی با عتد از ازان پس گفت قرآن کلام الله است و صفاتی
 از صفات و محی آن حق است طاقت ندارد آنرا بشریت چه آن غیر مخلوق پس طاقت ندارد آنرا صفاتی
 مخلوق و اگر کشف کرده شود بر آفتاب با ذره از معنی او و هیبت او هر آنکه منقطع و مدبره شود و تخریب شود
 و امکان طبعی بنا سبب است مطاع را و نسبت آن نسبت خطوط است نسبت حقوق و شعر نسبت
 آن نسبت خطوط است پس هر گاه معلق کرده شود احکام اصوات را با آنچه در ابیات است از اشارات
 و لطائف مشاکل گردد و بعضی آن را بعضی دیگر را پس باشد قریب بسوی خطوط و خفیف تر بر قلوب
 برای مشاکلت مخلوق و مخلوق را پس ما و امیک بشریت باقی است و با بصفات و خطوط ما ملتزم بودیم
 سخن کنیم با لغات شجره و صولات طبعی پس انبساط ما برای مشاهده بقای این خطوط است و مقصود ما
 اوست است از انبساط ما بسوی کلام الله تعالی که صفت وی و کلام وی است که از وی بدین
 کرد و بطرف و رجوع خواهد کرد این حاصل مقصود است از کلام و او اعتداری فقط مقام سوم
 در سماع حرکت و قصه و جامه دریدن است هر چه در آن مغلوب بود و اختیار باشد بآن یا خود بود و هر چه اختیار
 کند تا بر و مان نماید که او محال است و نباشد حرام بود که این عین نفاق باشد و او را اسم نصیر باد و
 گفت من میگویم که این قوم چون بسماع مشغول باشند بهتر از آنکه بغیبت ابو عمر و بن خنید گفت اگر سی سال
 غیبت کنند بهتر از آنکه در سماع حالت نمایند بدروغ و بدانکه کاملترین کسی باشد که سماع میشنود و ساز
 باشد که بر ظاهر و پدید آید و قوت او چنان بود که خود را گاه تواند داشت که آن حرکت را ناگه
 و گریه اضعف بود لیکن چنین قوت کمتر بود و دهان می اندک ابو بکر رضی الله عنه گفت کما حکما کنتم ثم
 قست قلوبنا آن بود که قوت قلوبنا یعنی سخت بقوت شد که طاقت آن داریم که خود را گاه از

و آنکه خود را گاه نتوان داشت باید که تا بضرورت نرسد خود را گاه دارد و ظاهر نگردد و اندوخته و صحبت
 جنبید و چون سماع بشنید بانگ کردی جزیج گفت اگر دیگر چنین کنی و صحبت من شب بپایان و صبر بکرد
 تا همه عظیم سید یک و خود را گاه داشت آخر یک بانگ بز و شکش شب گفت و فرمان یافت اما اگر کسی از
 خود حالتی اظهار نکند و رقص کند یا بتکلف خود را بگرستین آورد آن رسد و او چه رقص سباح است
 که رنگیان در مسجد رقص میکردند و عائشه رخصه الله عنهما بنظر است رفت و رسول صلی الله علیه و سلم
 با علی رضی الله عنه گفت که تو از منی فعلی را نشادی این قص کرد و چند بار پائے بر زمین زد
 چنانکه عادت عرب باشد که در شادی و نشاط بکنند و با جعفر رخصه الله عنه گفت تو بمن مانع خلق او
 نیز از شادی رقص کرد و زمین حاشه رضی الله عنه را گفت تو برادر و مولای مالی از شادی رقص کرد
 پس سیکه میگویی که این حرام است خطا میکند بلکه غایت این آنست که بازی باشد و اگر نیز حرام نیست
 و کسی که آن سبب کند که آن حال که در حال و پیدای آمد قوی تر شود آن خود محمود بود اما جامه دریدن
 باختیار نشاید که این ضائع کردن مال بود لیکن چون مغلوب باشد و او بود هر چند که جامه باختیار بود
 و لیکن بشمار که در آن اختیار مضطرب بود که چنان شود که اگر خواهد که نکند نتواند که ناله بپا را اگر چه باختیار
 بود و لیکن اگر خواهد که نکند نتواند و نه هر چه بار اوست و قصد بود آدو دست از آن توان داشت
 هر دو قیسه و چون چنین مغلوب بود و با خود نمود اما آنکه صوفی جامه خرقه نکند باختیار و پاره قسمت کنند
 اگر چه اعتراض کرده اند که این نشاید و خطا کرده اند که کرباس نیز پاره کنند تا پیراهن و زنند و لیکن چون
 ضائع نکنند و بر آن مقصود پاره کنند و باشند چنین چون پاره پاره و سو کنند بر آن عرض ما هم
 از آن نصیب بود و بر سجاده و مرقع و دوزند و باشند که اگر کسی ثانی کرباس چهار صد پاره کند و هر پاره
 بدو پیشه و بهیج بود چون هر پاره چنان بود که کاری آید که آداب سماع بدانکه رسل سحر گاه
 باید داشت زمان مکانی اخوان چه اگر در وقت نماز بود یا وقت طعام خوردن یا وقتیکه دلما بشنید
 بوسلح بیفاده باشد اما مکان چون ماه که دوسه باشد یا جائے تاریک ناخوش یا خانه طالی باشد
 همه وقت شولیده شود اما اخوان آن بود که هر که حاضر بود اهل سماع باشد که اگر تنگداری از اهل دنیا

یا قاری که منکر سماع باشد یا مشکفی حاضر بود که می بکلف هر زمان حال و رقص کند یا قومی از غفلت
 حاضر باشند که ایشان سماع بر اندیشیه باطل کنند یا بحدیث بیبوه مشغول باشند و هر جامی نگرند و بجز غفلت
 یا قومی از زنان بنظارت باشند و در میان قوم جوانان با کار اندیشیه بیکدیگر خالی نباشند همچنین سماع
 بکاری نیاید و این معنی آنست که چنین گفته که در سماع زنان مکان اخوان شمرط است اما نشستن جانبیکه
 زنان جوان بنظارت آیند و مردمان جوان باشند از اهل غفلت که شهوت بر ایشان غالب بود
 حرام باشد چه سماع درین وقت تشنه شهوت تیز کند از هر دو جانب هر کسی بشهوت بجائی نگرند و باشد
 که نیز بدلی و خفته گردد و آن تخم بسیار کثیف و فساد شود و هرگز چنین سماع نباید کرد پس چون کسانی که
 اهل سماع باشند و سماع نشینند و آب نیست که همه سر پیش افکنند و در یک دیگر نگرند و هر کسی یکی خود
 بآن دهد و در میانه سخن نگویند آب بخورند و از جوانان نگرند و دست و سر بخپایند و بیکدیگر هیچ حرکت
 نکنند بلکه چنانکه در تشنه نماز نشینند و آب بنشینند و هر دو لب با حق دارند و منتظر آن باشند که چه فو ق
 پیدا یاز غیبت بسبب سماع و خود را گاه از نا اختیار بر بخیزند و حرکت نکنند و چون کسی بسبب
 غلبات وجد بر خیزد و ای موافقت کنند و اگر یکی را دستا بچقند همه دستا بزنند و این همه اگر چه بدعت
 است و از صحابه و تابعین نقل نکرده اند ولیکن نه هر چه بدعت بود نشاید که بسیار بدعت نیکو باشد
 که شافعی هر یک که جماعت و تراویح وضع امیر المومنین عمرؓ است و این بدعتی نیکوست پس بدعتی
 که در مومستان بود که نمی آید سنتی باشد اما حسن خلق و دل مردم شاد کردن شرع محمود است
 و هر قومی را عادت باشد و با ایشان مخالفت کردن در اخلاق ایشان بدخوی بود و رسول صلی الله علیه
 و سلم گفته خالق الناس باخلاقهم با هر کسی زندگانی برفوق عادت و نحو می کن چون
 این قوم باین موافقت شاد شوند و این موافقت ناکردن متوحش شوند موافقت ایشان اسبنت
 بود و صحابه انبر اگر رسول صلی الله علیه و سلم برنجاستندی که وی آنرا کاره بود اما چون جائز
 عادت شد و از برنجاستن متوحش شوند برنجاستن بر اول خوشی ایشان فی بود که عادت عرب
 دیگر است عادت عمر دیگر و الله تعالی اعلم تعریف توصیف سماع و بیان تاثیر و فضائل آن لا تعدوا له محصی

است مجال زبان ناطقہ کو کہ اندکے از بسیار و یکے از ہزارش بمعرض تباری درون توانا
 بر تشیط خواطر تطین لوب رباب ہلکے آتش شوق و ذوق اینان باستماع نعمات داود
 مشتعل میشود و در لہا چون موم میگدازد شمع انجیل موسیقی و سماع درین کما بیج کرده میشود
 کافی تذکرہ ہزارہ انجیل کہ از مؤلف اصح زبان شیر خان بن محمد امجد خان
 لودی نور اللہ مرقدہ است

اشعار

بیاسائی ای و لبری پیشات کہ ماہم بر آریم ازین پرده شود درین نشا و ل سخت جاد و نواست ولیکن بحر آب گردید نش بد گل نمہ نگ گدا ز دل ست	نے بزم باقلقل شیشہ ات باحان داؤد سے آریم زور قیامت رقم ساز لوح ہو است محال ست چون سنگ خدیش چو دل آب شد مدعا حاصل ست
---	---

بیاید انت کہ موسیقی لفظ سربانی ست مودر اصطلاح انطاطفہ ہوا را گویند و سبقتی بمعنی گرہ
 آئندہ یعنی صاحب بن فن گرہ برہو امیزند اگرچہ در تعریف و توصیف این علم غامض دست زبان کشان
 نظر پر پاس ام شریفیت بی ادبی ست اما تجزیہ بعضی روایات صوفیہ بطریق نقل سے پردا زند
 اکثر سے ارتفات برانند کہ در ابتدا سے آفرینش روح لطیف بصحبت جسم کثیف تن درینداد و حل
 اقامت درین دامگاہ ظلمانی نمیکشاند تا آنکہ آہنگ لکشای روان پرواز پرودہ غیبی سے سمیع
 ہوی رسیدہ روح آن جسم کے کیف را بجنسیت فراگرفتہ صحبت بدن قبول فرمودہ بر تقدیر چلند
 این قول باید کہ تعلق روح با صوت مرغوب از تعلق بدن مقدم باشد و ایضا خبر روایات صحیحہ در کتب
 معتبرہ مثل کشف المحجوب کیمیای سعادت مذکور ست کہ نوبتی حضرت خاتم الانبیا صلوٰۃ اللہ علیہ
 علیہ از غزوہ یثرب و فیروزن بحدیث طرہ تشریف آوردند و زنان مطربہ بزنگیان بنا بر نذر کہ خود ہا
 مقرر کردہ بودند در عین سبج بگفتن سرود و دف زندن پاکوفتن شروع کردند پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

بعائشه صدیقه رضی الله عنهما فرمودند بخواجهی که تماشا کنی گفت آری پس آنحضرت بر سر دروازه آمدند
 و صدیقه از عقب سید مرتضی بردوش مبارک بنهاد و تماشا میکرد و بعد از آن محمّد بن عبد الله علیه السلام فرمود
 بنی باشد گفت نه و تا سه نوبت این سخن تکرار یافت نوبت سوم گفت بس است و این حال عمر فاروق رضی الله
 عنه رسید و بچوبی آتشی آنها را بر اندر نان مطرب بگنجند چنانکه چادر از سرها بپای افتاد و بی سر شدند و بچوب
 علیه السلام فرمود که ان الشیطان یفر من ظل عمر و گویند و حدیث واقع شد السماء معراج
 الاولیاء مخصوص علی انفسهم و الله اعلم بصلوة حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا
 قدس سره بارها میفرمود که ما در روز ریشاق شد که السبب بر یکو در تنگ پور بگوش رسید بوز
 و انصورت بنوعی مشاهد میشود که گویا دیر روزه بوده بلکه آنروز را هنوز نشیناده است و در رساله
 ترجمه العوارف که در زمره اهل تحقیق اعتبار تمام دارد مذکور است که هر کس از آواز خوش لذت نیایشان آن است
 که دلش موه است یا سمع باطنش باطل شده انک لا تسمع الموتی و لا تسمع الضمیر الدعاء و انهم
 عن السمع لغیر قلوب و صف حال اسطافه است و فی شافعی رضی الله عنه در رساله میگذشت که با او همراه
 بود بجا رسید که قوالی نغمه بخواند بایستاد و با آن رفیق گفت تو از این جماع در خروجی طرب می یابی گفت
 نه شافعی گفت معلوم شد که حسن باطن شما از جنید قدس سره پرسیدند که سبب چیست شخصی آمیده
 با و قازانگاه آوازی شنود اضطراب فلق در نماوی افتد و حرکات غیر متعادل و صادر میشود گفت
 حق سبحانه در عذابزل و وثیاق اول بند آوری بانی آدم خطاب است بکم که در عبادت و انکلام و سماع
 ارواح ایشان مانند اجرام هرگاه آواز خوش بشنوند لذت آن خطابشان یاد آید و بنوعی آن حرکات
 آیند سنون محبت الله علیه گوید السماع یداء من الحق للادوار و الوجد عبادة عن اجابة
 الادوار لذلک الذاء و التغشی عبادة عن الوضول الی الحق و البکاء اشرف
 من انثار فرح الوضول یکی از ائمه صلوات الله علیه پرسید که سماع چیست گفت لیستحب
 لاهل الحقائق و یباح لاهل العلم و یکره لاهل الفسق و کفر و درین مقام احراز اللطایف
 بدین قدر اتفاق افتاد و در هنگام آن رسید که قائم شکسته رقم بصغیر صریح از حقیقت آواز بگوش

اهل هوش سنان مقدم بر بیان آواز که زبان هندی نماند گویند مخفی نماند که آواز بر دو نوع است یکی
آنکه به توسط موجودات ممکنه باشد و آنرا بطور علمای هند نامند گویند و آن صیغه است که در ازل ازل
بوده و احوال نیز بقصدا الا آن که اگان بهمان صفت است اگر چه بر آنکه علامت است چون بر
تحت همان صدا که با قطع بود و فقر اسلیم بنو آن صدا را از جمله اذکار بزرگ شمرده بر ریاضات
شاقه حاصل نمایند چون کمال رسیده تن در استماع آن گوش گردد و خصوصیت سامعانی بیان
بر خیزد و آواز فریقین بنقد تفاوت است که مسلمانان هم اندر ابرار آن آواز تصور نموده بزرگتر و سلطان
الا ذکار و رسوم گردانند و هنوز لفظ شونگ ابران فرد گرمی باز را با بساط نمایند و در کتب سلف مرقوم است
که چون حضرت موسی علیه السلام از کوه طور برگشته دعوی استماع کلام حق سبحانه و تعالی نمود
یکی از حکمای یونان بصورت انکار آن حضرت آمده گفت اکبر من حائض مگر تو دعوی آن می کنی
که کلام ازلی حق شنیده و داده حکیم از ابرار این عبارت آن بود که شخصی که ماده وجود و خون
حیض بوده باشد آن کلام پاک را چگونه تواند شنید و ندانست که این استماع معجزه نبوت انبیا است
و اگر ازین سر کانه پرتوی از ان صدا نصیب دلگیا است نیز می شده باشد چه عجب القصه حضرت
فرمود بل من کلام حق شنیدم حکیم پرسید که چگونه شنید گفت از جمیع اعضا و جمیع جهات شنیدم حکیم
تصدیق نموده بآن گفت دوم آواز که به توسط موجودات بصورت پر میوند و آنرا اهل هند اهر
گویند و آن کیفیت است قایم بهوا که یکی از عناصر چهارگانه است و حکما گفته اند هر گاه دو چیز که
صلب مقام یکدیگر باشند چون بسجی جدا شوند که آنرا قلع نامند یا بشدت پیوندند که آنرا قراع
گویند بهو آسمان آن متوج گردد و بر مثال متوج آب آن متوج باعث بر حدوث کیفیت گردد که آنرا صوت
و آواز گویند صدا که عدد و برق و سنگ آهن و چوب غیره که بر هم خورند ازین قبیل است اما آنچه
مفهوم میگردد در آواز آدمی و سایر حیوانات لطیفه دیگر نیز هست چه بهوا که از دهان و بینی
در بدن راه یابد چون آواز بر وسیله اخراج نمایند بنا بر ضیق مخج خیره آن کیفیت حاصل آید بواسطه
حرکت کام و زبان و شفتین حروف و کلمات با عوارض دیگر مثل زردیم و غنچه با خلط ظاهر گردد

ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ و لیکن صفاء و کدورت آواز بحسب اختلاف امر جزا است گفته اند
که چون در خلق آدمی همیشه تولید بلغم لزج میشود اگر قوت طبیعت دفع یا تحلیل آن اکتفا نماید
آواز صاف و مرغوب بود و اگر تحلیل نتواند بر و کدورت و نامطبوع باشد و ازین جاست که اکثر
مردم سال خورده را آواز نکندید باشد چه قوت طبیعت آنها در انحطاط است بر تحلیل مواد و در خیانت
باید قادر نیست و از معاجات مجرب اطباء هندست که اگر قدری جو پاک کرده و رشیوه برگ تا دو هفته
روز تر نمایند و در چهارم و راف تا پنج خشک نموده با آتش نرم بریان کنند و هر روز چهار پنج بار بوزن
دو سه ماشه اختیار نمایند و در عرض یک هفته کما بیش صفای خبره حاصل آید شروع در اصل معا
بعد از تمهید مقدمات نموده میشود که چون لذت موسیقی بر طوائف انام اعم و شامل فائده است هرگز
از آهنگت بیروم بطریقه که مطبوع و مستحسن نموده عشرت پیرا بهره اندوزند و هر طائفه بحسب جوی
دانند ترا گفت گوی + مرغان چمن بهر صبا می خوانند ترا با اصطلاحی + آهسته و باقی اقسام سحر
که در آن کتاب شرح و بسط مندرج است بعدم ضرورت بیان نشود این محل فرو گذاشته شد اگر کسی
شوق استقصا آن باشد بکتاب سطور رجوع می باید کرد و بر آباب فطرت و اصحاب خبرت مخفی
مباد که اگر چه در طریق علیقادریه ما سماع سماع معمول مرسوم نیست مشائخ آن کبار این طریق
قومی مستقیم تر و بیج و اشاعتش زنده اند و نیز مرشدان ارشدین از آباب سماع نیستند اما انطاعت
از امور اتلا بیه است از ترک کدام یک از کار آن لازم نمی آید زیرا که ترک شیئی چیزی نمی گیرست
و از کار آن شیئی دیگر پس مجوز آن عالمان را باید که آنرا از واجبات تصور نسا زند و سمنده است
بواد کمالش علی الاستمرار و تیز جولان نماید و مانعان و تارکان نباید که زبان طعن و تشنیع بر عالمان بکشایند
بلکه هر دو فرقی زیان آن قال این نموده که حلال لاهلهم و حرام لغیرهم مسلمیه باشد نظم

که غرق است زن می زند پا دوست	که غرق است زن می زند پا دوست	که غرق است زن می زند پا دوست	که غرق است زن می زند پا دوست
که چو نش بر قص اندر آرد طرب	که چو نش بر قص اندر آرد طرب	که چو نش بر قص اندر آرد طرب	که چو نش بر قص اندر آرد طرب
اگر آو می را نباشد خراب است	اگر آو می را نباشد خراب است	اگر آو می را نباشد خراب است	اگر آو می را نباشد خراب است

جلالتش بود در قص بر یاد دوست بگویم سماع اے برادر که چیست گرازی برج معنی بود طیر او لکس پیش شوریده دل پر زو نیم داندا آشفته سامان زیر سرانیده خود می نگر و دغوش چو شوریدگان می پرستی کنند برقص اندر آینه دولا ب ا به تسلیم سرور گریبان برند	که آستینش جانے دوست اگر مستمع را بد احم که کیست فرشته فروماند از سیر او که او چون لکس دست بر سر نزد بر آواز مرغ بنالد فقید ولیکن نه هر وقت بازست گوش بر آواز و دولا ب می کنند چو دولا ب بر خود بگریزند زار چو طاقث خامه گریبان درند
هست قفقش طرذ مرغ دلستان سخت منقار سے عجب دارد دراز قرب صد سوراخ در منقلاوست هست در هر نقبه آواز سے دیگر چون بهر نقبه بنالد زار زار جمله درندگان خامش شوند فیلسوفی بود و سازش گرفت سال عمر او بود و قرب هزار چون تبر و دقت مردن از خویش در میان همزم آید بهیتار	موضع آن مرغ در هندوستان بهچو نے درو سے لے سوراخ باز نیست خفتش طاق بودن کار او زیر هر آواز او از سے دیگر مرغ ناهے گرد و از سے بیقرار در خوشی بانگ او بهیش شوند علم موسیقی ز آوازش گرفت دقت مرگ خود بداند آشکار همزم آرد و خود یک خر پیش در دھد صد نوٹ لبس زار زار

پس زن هر نقبه از جان پاک	نوحه دیگر بر آرد دردناک
چون بدان هر نقبه چون نوحه گر	نوحه دیگر کند چون نوحه گر
در میان نوحه از اندوه مرگ	هر زمان بر خود بلرزد و تپو برگ
از نفیر او همه پرندگان زد	وزخ و دوش او همه درندگان
سوسه او آیند از نظار گه	دل ببرند از جهان یکبار گه
از نقش آنروز از خون جگر	پیش او بسیار میرد جانور
جمله از زاری او حیران شوند	بعضی از بے قوی تبیان شوند
بس عجب روزی بود آنروز او	خون چکه از تال و لسوز او
باز چون عمرش رسد بایک نفس	بال و پر بر هم زند از پیش و پس
آتش بیرون جمد از بال او	بعد از آن آتش بگیرد و جال او
زود در آتش فند بهنرم هستی	بس بسوزد و بنیرش خوش نشستی
مرغ و بهنرم هر دو چون افگر شوند	بعد افگر نیز خاکستر شوند
چون مانند وزه افگر پدید آید	فقطن آید ز خاکستر پدید
آتش آن بهنرم جو خاکستر کند	از میان فقطس بچسبند

فصل فی بیان انشاء الشعر و انشاده و ذکر شعراء صلی الله علیه و سلم

و روایت الشعر عنه علیه الصلوٰه و السلام

بدانکه بیان انشاء شعر و ما یعلق به منقار قمر بنت یافت و مع هذا برای اہتمام شان آن در بیان آن
فصلی علیہ و وضع کرده شد تا انشاء شعر پس گفت فقیہ ابواللیث رحمہ اللہ و کتاب بستان العائیز
قد تکلم الناس فی انشاء الشعر فکوه بعض الناس و رخص فیہ الاخرون
واما من کوه فاجتم بہاروی الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن

صلى الله عليه وسلم انه قال لان يمتلئ جوف احدكم قنجا ودمه ما حتى يريه خير له
 من ان يمتلئ شعرا، وكان الله تعالى قال والشعراء يتبعهم الغاؤون الخ وما حجة
 من ابا حذالك فماروى هشام بن عروة عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم
 قال ان من الشعر حكمة، وروى سماك بن حرب عن جابر بن سمرة رضى الله عنه
 انه قال كان اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يتناشدون الشعر والنبي صلى الله
 عليه وسلم جالس بينهم يقيمهم وعن هشام عن ابيه قال ما رايت امرأة اعلم
 بشعر ولا بطلب ولا بفقه من عائشة رضى الله عنها وعن ابيها وروى
 حكيم رضى الله عنه عن ابن عباس رضى الله عنهما قال اذا قرأ احدكم شيئا
 من القرآن ولا يدري ما تفسيره فليتمسك من الشعر الشري وان العرب وقيل لا يلد
 رضى الله عنه اكل الانصار قال الشعر غيرك قال وانا قول ايضا الشعر يريه المرء
 يعطيه مناه، ويابى الله الا ما اراد، يقول المرء فائدتي بآلى وتقوى الله افضل ما
 استفاد، وروى عن الكلبي عن ابي صالح عن ابن عباس رضى الله عنهما ان عائشة
 رضى الله عنها لما بلغها خبر ابي هريرة قالت رحم الله ابا هريرة انما قال قال النبي
 صلى الله عليه وسلم لان يمتلئ جوف احدكم قنجا ودمه ما حتى يريه خير له من ان
 يمتلئ شعرا من الشعر الذى هجيت به وقيل ايضا ان معنى النهى في الشعر اذا اشتغل به
 فيشغل عن قراءة القرآن والذكر وما اذا لم يشغل فلا بأس انتهي اما بيان رواية شعر
 انوى صلى الله عليه وسلم يسر كفت فقبة ابو الليث تكلم الناس في رواية الشعر عن رسول الله
 صلى الله عليه وسلم قال بعضهم لم يثبت عند شعروهم يخجون بما روى عن
 عائشة رضى الله عنها انه قيل لها هل كان النبي صلى الله عليه وسلم يمتلئ بالشعر
 قالت كان انفضل الحديث البير الشعر غير انه مثل مرة ببنت ابن قيس بن طرفة
 فجعل خوة اوله قال الشعر ستبدي لك الايام ما كنت جا هلا

و یا تیک بالآخبار من لم تزود + الخ و قال بعضهم یجوز عند الشعر کما جاء
 عنه فی الاخبار و هو ما روی ابن طاؤس عن ابیه ان النبی صلی الله علیه و سلم
 قال یومر الخندق اللهم لا عیش لا عیش الاخرة فارحم الانصار و المهاجر فاجاب
 الانصار بهذا الشعر فحن الذین با یعوا یجهدوا علی الوفاء ما بقینا ابدا + و روی
 ابو عثمان النهدی عن سلمان الفارسی رضی الله عنہ ان النبی صلی الله علیه
 و سلم لما ضرب فی الخندق بالمعول فقال بسم الله و بیدینا + و لوعبدنا غیر
 شقینا + و روی البراء بن عازب رضی الله عنہ ان رسول الله صلی الله علیه و سلم قال
 انا النبی لا کذب + انا ابن عبد المطلب + و روی سود بن قیس عن جنبد ان النبی
 علیه الصلوٰۃ و السلام کان یمشی فی طریق مکه فعثرا فاصاب حجر اصبعه فدمیت
 فقال هل انت الا اصبع دمیت + و فی سبیل الله مالقت + و یدوی و فی کتاب الله
 مالقت قال لفقیه رحمہ الله هذه الاخبار صحیحہ و لکن یحتمل انه لم یقصد به الشعر
 و لکن کلام خرج موافقا للشعر من خیر ان یکون قصد بذلك الشعر + و لان
 هذه الابیات التي رویت عنه انما هي رجز و الرجز لا یمکن ان یمکن شعرا
 و انما هو مثل السجع من الکلام استه + ابان شعرا ان حضرت صلی الله علیه و سلم و ضمیر
 ان بیان انشا و شعر است و هم انشاء ان پس بد انکه شعرا ان حضرت صلی الله علیه و سلم ان انما کونم
 میگردند و باز میباشند شعر کافران را از اسلام و اهل آن و میج رسول صلی الله علیه و سلم و یجوز
 کفار لعنہم الله می گردند کس شعر و اندکشان بن ثابت و کعب بن مالک عبد الله بن رواحه و در
 روضۃ الاحباب یگوید که شاعرانی خواہان رسول صلی الله علیه و سلم از مردان صدر و شصت و نود
 اند نمان و از وہ کس بودہ اند از ما احسان بن ثابت ابو الولید یقال ابو عبد الرحمن یقال ابو احسان
 ابن ثابت بن النضر بن حرام ضہالان نصار بنجاری خزرجی شاعر رسول الله صلی الله علیه و سلم
 از قول شعر است در جاہلیت و اسلام و اجماع گردند عرب بر انکه اشعار اہل بدر اہل قریب اند

پیشر عبد القیس ثم ثقیف و بدانکه اشعرا بن مدینه حسان بن ثابت است و زندگانی کرد او و پدر او
 ثابت و جدا شدند و پدر جدا و حرام هر یک صد و بیست سال نگفته است ابو نعیم شناسنامه نمیشود
 و در عرب چهار کس که تناسل کردند از صلی الله علیه و آله اتفاق افتاده باشند مدت اعمار ایشان بقدر غیر
 ایشان عبد الرحمن بن حسان بن ثابت چون که میگردان را می افتاد بر قفای خود بر فراش خود و دراز
 میکرد و پایها خود را و خنده میکرد و غوغا میزد و مردن بگمان آنکه پس من نیز باین سن خواهم رسید پس مرد و در شصت
 ساله از دنیا رفتی که گفت حسان بن ثابت از دخول شعر است و ابو جهم گفت که می آمد از او اشعارم بگفت
 اصحی نسبت کرده می شود و بومی شایسته که صحیح نیست از او ابو جهم از ابو عبیده آورده که گفت
 فضل داده شد حسان بر شعر البیه خیر شاعر انصار بود و در جاهلیت و شاعر رسول خدا بود و در نبوت و
 شاعر تمامه بین بود و در اسلام و میگوید شعر جاهلیت و کج بود و در شعر اسلام می زیاده که اسلام بایستد
 از کذب و منع میکنند از آن و شعر ترنم میداد و از کذب و افراط و در وصف و ترنم بغیر حق و این همه
 کذب است و زندگانی کرد حسان شصت سال و در جاهلیت و شصت در اسلام و در یافه بود و با بصره
 و بیانی را و اعشیه را و خوانده بود پیش ایشان شعر خود را و هر دو مسکون داشتند او را و گفتند که تو شاعری
 و وی همچو میکرد و مشرکان قریش را از آنهایی که همچو میکردند رسول خدا را صلی الله علیه و آله و سلم مثل عبید
 ابن الزبیر و بکسر او و فتح موحده و سکون عین مملو دفع را و آنرا الف و ابو سفیان بن الحارث از
 عبد المطلب بن عم رسول الله و عمر بن العاص و غیر هم آورده اند که گفت یکی از مسلمانان ابی ترخه
 رضی الله عنه که چون از جانب این قوم را که همچو میکنند را گفت اگر از آن کنی پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و سلم
 میکنم و چون شنید این سخن آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود علی بن ابی طالب است نزد وی آنچه خواسته شود و درین
 باب و نیست علی را و آنجا که میخواهید شما از او بعد از آن فرمود چه منع میکند قوم را که نصرت داده اند
 رسول خدا را بسلاحتا خود ازین که نصرت دهند او را زیرا که خود پس گفت حسان بن بر این کارم
 یا رسول الله و گرفت طرف لسان خود را و گفت خدا آسان گرداند مرا ابو مقولی میان بصری بضم با
 و سکون صا و بلده ایست از شام و میان صنعاء که شهر است ازین است گفت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم

چگونه هیچ میکنی ایشان را و می‌فانی و نسب ایشان و من از ایشانم و در نسب ایشان داخلم و چگونه
هیچ میکنی یا سفيان را و وی ابن عم من است گفت حسان الله برون سبکشم ترا یا رسول الله از ایشان
چنانکه برون کشیده می‌شود و می‌فرمود آنحضرت صلی الله علیه و سلم بایا بکر را و رجوع
کن بوی که وی اعلم است بانساب ز تو پس میرفت ابو بکر تا مطلع گرداندا و را بر انساب ایشان
و میگفت باز دار خود را از فلان و فلانه و ذکر کنی فلان و فلانه را پس شروع کرد و حسان را همچو کردن
مشترکان و چون شنیدند قریش شعر حسان بن ثابت را شنیدند که این شعر از وی نیست بلکه از
ابن ابی قحافه است و پس همچو کرد حسان ابو سفيان بن امارت را و چون سید شعر او بای سفيان گفت
این کلام است که غائب نیست از بن ابی قحافه و آنحضرت می‌نهاد برای حسان منیر در مسجد که
می‌ایستاد بر سطح آنحضرت و چون دشمنان و کوفه فرمود آنحضرت ان الله یونقدها حسنًا بوجه القدس
ماد آمینا فی عن رسول الله و در سوره یفا آخره و میگفت آنحضرت صلی الله علیه و سلم
که قول حسان بن ثابت سخت ترست بر ایشان از آمدن سیر و خلیدن آن ایشان را و گفتند
که هر که خدا تعالی زبانی عطا کند و بر کلم قدرت بخشد باید که در مدح آنحضرت صلی الله علیه و سلم و نحو
دشمنان و تقصیر کند که بهترین کارها این است و گفته اند که کار حسان بن ثابت آن بود که معاویه میکرد
مشترکان را در وقایع و ایام و آثار و جو سبک و ایشان را و ذکر سبک و قبایح و مثالب ایشان او گذشت
عمر بن الخطاب روزی بر حسان حال آنکه او شعر می‌خواندم و مسجد پس تیر نگاه کرد و عمر بجانب
حسان و گفت شعر منجوانی و مسجد پس گفت حسان را و انتم من شعر در مسجد نرؤ کسی که بهتر بود از تو یعنی
پیغمبر صلی الله علیه و سلم پس خاموش گشت عمر و از اشعار بخنده حسان است آنچه آورد و در بیان رحال
در پیش آنحضرت در وقت قدم نبی تمیم می‌گذاشت که آوردند ایشان شاعر و خطیب خود را و مفاخرت کردند چنانچه
در وقایع سال هم در سر یعینیه بن حصن بر نبوتیم گذشت پس حسان قصیده افشا کرد و ثابت بن قیس
ابن شماس خطبه خواند و اقرار کرد و نبوتیم بخونادانی خود و گفتند که شاعر محمد بهتر از شاعر ماست و خطیب
وی بهتر از خطیب ما و آورده شده است که آنحضرت صلی الله علیه و سلم فرمود حسان حاضر است میان

مؤمنين ومنافقين دست نيدار دار اسنانق و دشمن نزار دار امون فرمود و كسب حسان
 زير كروى منافق و محاصرت و معارضت ميكنند از خدا و رسول و انچه هذا كله في مدارج النبوة
 و نيز معوار انشاء شعر از نص ثابت شده چنانچه و نفس كشاف تحت قوله تعالى و الشعراء يتبعهم
 الغاؤون ه الترتانهم في كل واديهيمون ه و انهم يقولون ما لا يفعلون ه الا الذين
 امنوا و عملوا الصالحات و ذكرهم الله كثير و انهم و امن بعباد ما ظلموا انهم ذكره
 و الشعراء مبتداء و يتبعهم الغاؤون خبره و معناه انه لا يتبعهم على باطلهم و كذا هم
 و فضول قولهم و ما هم عليهم الهجاء و تمزيق الاعراض و القدح في الانساب
 و النسيب بالجزم و العزل و الابتهاج و مدح من لا يستحق المدح و لا يستحق الذم
 منهم و لا يطرب على قولهم الا الغاؤون و السفهاء و الشطراء و قيل الغاؤون البرادون
 و قيل الشياطين - و قيل هم شعراء قریش عبد الله بن الزبير و هبيرة بن الجهم
 المخزومي و مسافع عن عبد مناف و ابو عرة الحجي و من ثقيف امية بن ابى الصلت
 قالوا نحن نقول مثل قول محمد و كانوا يهجونهم و يحتمل اليهم الاعراب من قومهم
 اشعارهم و اهاجهم و قرأ عيسى بن عمر الشعراء بالنصب على اضماع فعل يفسى
 الظاهر قال ابو عبيد كان الغالب عليه حب النصب قراء حمالة الخطب
 و السارق و السارقة و سورة انزلها و قرئ يتبعهم على التخفيف و يتبعهم
 بسكون العين تشبيها لسبعة بعضه - ذكر الوداع و الهيوم فيه
 تمثيل لذهابهم في كل شعب من القول و اعتسافهم و قلة مبالاة بهم
 بالغلو في المنطق و مجاوزة حد القصد فيه حتى يفضلوا اجاب الناس
 على عنذرة و اشكهم على حاتم و ان يذهبوا البر و يفسقوا النعم و عن
 ان سليمان بن عبد الملك سمع قوله شعر فبان بجانيبي مصراع و بت
 اغلاق الختام فقال قد وجب عليك الحاح فقال يا امير المؤمنين دار الله

عن أبي عبد الله عليه السلام يقولون ما لا يفعلون استثنى الشعراء المومنين الصالحين الذين يكثرون
ذكر الله وتلاوة القرآن وكان ذلك أغلب عليهم من الشعر وإذا قالوا شعرا قالوا في توحيد
والثناء عليه والحكمة والموعظة والزهد والآداب الحسنة ومدح رسول الله صلى الله عليه وسلم
عليه وسلم والصحابه وصالحاء الأمة وما لا بأس به من المعاني التي لا تيلطحون فيها
بذنوب ولا يتلبسون بشائنة ولا منقصه وكان هجاءهم على سبيل الانتصار
من يجهوهم قال الله تعالى لَا يُجِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ
وذلك من غير اعتداء ولا زيادة على ما هو جواب لقوله تعالى فَمَنْ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ
فَاعْتَدُوا عَلَيْهِمْ مِثْلَ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ وعن عمر بن عبد الله ان رجلا من العلوية
قال له ان صدرى لي جيش بالشعر فقال فما يمنعك منه فيسا لا بأس به والقول
فيه ان الشعر باب من الكلام فحسن الكلام وقبيح كقبيح الكلام وقيل المراد
بالمستثنين عبد الله بن رواحه وحسان بن ثابت والكعبان كعب بن مالك
وكعب بن زهير والذين كانوا ينافحون عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ويكافون
هجة قريش - وعن كعب بن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم قال له أَهْجُوهُمْ
فوالذى نفسى بيده لَهُوَ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبْلِ وَكَانَ يَقُولُ لِحَسَّانِ قُلُودِهِمُ
مَعَكُمْ - انتهى وذكر في التفسير البضاوى والشعراء يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ واتباع محمد
صلى الله عليه وسلم ليسوا كذلك هو استيناف ابطال تعالى كونه شاعرا وقرره بقوله
أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ لكن أكثر مقدم ما تم خيالات لاحقيقة لها
وأغلب كلما تم في النسب بالجزم والغزل ولا يتهارق وتمزيق الأغراض والقدر
في الانساب الوعد الكاذب والافتخار الباطل ومدح من لا يستحقه والاطراء
فيه واليه اشار بقوله وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وكأنه لما كان اعجاز القرآن
جهة المعنى واللفظ وقد حوافى المعنى بانه مما أنزلت به الشياطين

وفي اللفظ بانه من جنس كلام الشعراء تكلم القسعين وبين منافاة القرآن لها ومضادة
 حال الرسول صلى الله عليه وسلم بحال رباها وقرآن نافع يتبعهم على التخفيف قوئ بالتشبيه
 وتسكين العين تشبيهها بعبه بعضه الا الذين امنوا وعملوا الصالحات وذكر الله كثيرا
 وانتهى ومن بعد ما ظلموا استثناء للشعراء المؤمنين الصالحين الذين يكثر ذكر الله ويكون اكثر
 اشعارهم في التوحيد والثناء على الله تعالى وانحسرت على طاعته تعالى ولو قالوا هو ارادوا الاستثناء
 ممن هجواهم ومكانة هجاء المسلمين كعبه الله بن رواحة وحسان بن ثابت والكعبين كان عليه
 الصلوة والسلام يقول بحسان قل روح القدس معك وعن كعب بن مالك انه عليه الصلوة والسلام
 قال له هجهم فوالذي نفسي بيده لو اشته عليهم من النبل نتجهم وذكر في التفسير الاحمد اعلم ان الايات
 الدالة على تقليم الشعراء اكثر من ان يحصى لانه قال في اكثر المواضع وما علمناه الشعر ولما كانت
 هذه الآية ظاهرة في هذا المعنى ومستمرة على فائدة الاستثناء اخترتها فقوله تعالى والشعراء
 يتبعهم الغاؤون مبتدأ وخبر ويتبعهم بالتشبيه عند اكثرين وقرآن نافع يتبعهم بالتخفيف
 والمعنى لا يتبعهم على باطلهم وكذا هم وتزيت الاعراض القدح في الانساب مدح من لا يستحق
 المدح والهجاء ولا يستحسن ديناً منهم الا الغاؤون اى السفهاء والرايون او الشياطين المشركين
 هكذا في المداير وقيل الشعراء هم شعراء قرطش وقد نزل حين شعر الشاعران
 في باب الرسول عليه السلام منه في الاسلاف وكانت الاعراب يحفظون تلك الاشعار ويقرؤها هكذا ذكر
 في الحسيني نقل عن البشير يشير الى ذلك كلام صاحب الكشاف ايضا ويقرهم من هذا والبيض اذ
 لما قالوا ان محمد شاعر لفظ القرآن من جنس كلام الشعراء يعني ان محمد ليس شاعراً لان الشعراء
 الغاؤون اتباع محمد ليسوا بغاوين فابطل به كونه شاعراً ثم قرء بقوله تعالى الموترانهم في كل واد
 يهيمون انهم يقولون ما لا يفعلون يعني انهم في كل واد من القول يتحدثون في كل لغو وبال
 يخوضون يقولون من الوعد ما لا يفعلون الهاتون في الاصل لذهاب على وجهه لا مقصودوا
 قال فلا خلاف ان اكثر مقدماتهم خيالات لا حقيقة لها واغلب كلامهم في النسيب بالجوهر الغزل
 والابتهاج والوعده الكاذب الافتخار الباطل ومدح من لا يستحقه والاطراء فيه

وغير ذلك على ما عرفت وفي الكشف والمدارك وعن الفوزدقان سليمان بن عبد الملك
سمعه قوله شعرتين بجانب مصرعات وبنت افضل غلاق النخاض فقال قد وجب عليك الحمد
فقال قد وراثة الله على الحمد بقوله تعالى وانهم يقولون ما لا يفعلون حيث وصفهم بالكذب
والوعد ثم لما ذكر ان الشعراء يتصفون بالافاضات الذميمة المذكورة وكان حجام من العضا
رضي الله عنهم كعبه الله ابن واحتر حسان بن ثابت والكعبين شعراء يعجبون المشركين بحوا
لهمجهم وخافوا ان يكونوا موصوفين بهذه الصفات واقتلوه النبي صلى الله عليه وسلم نزل في حقهم
قوله تعالى الذين امنوا فهو استثناء مما سبق يعنى ان الشعراء موصوفون بالصفات المذكورة
الا الشعراء المومنين الذين يعملون الصالحات ويذكرون الله كثيرا اى يكون اكثر
استغفارهم في التوحيد والثناء على الله ورسوله الحديث على طاعة الله من بعده ما ظلموا يعني لو قالوا
هو الاحد لم يريدوا به البه وعلى الجواب لما ارادوا به الا تصديقهم بها كما كانوا مظلومين
وما كانت هجاء المسلمين ذلك جازية لان جزاء سيئة مثلهما ولا يحب الله الجاهر بالسوء من
الامن ظلم وقت قال عليه السلام حسان قل وروح القدس معك وقال لكعب بن مالك اجمعهم
فوالذي نفسي بيده لو اشد عليهم من النبل هذا ما قالوا وهذا القدر مما غنوا فيه في بيان الشقاق
وورق تفسير سبني عن الحسن بن مضمين نكبين انما نكبه بطن بدين آيين برنصه رقم جلوه واده بنظر علما
فحول ولا ودره كذا الشعراء وشاعر ان مشرك چون ابن زبغري وسيريه وسامع استغنى بغيرهم القادون سيرة
ايشان ميكنند سقما عرب يعني روايت ايشان در تفسير علم الهدى رحمه نقل کرده که دو شاعر در باب حضرت زین
پناه صلى الله عليه وسلم در سنت اسلام شعر گفتند وشرکان یا گرفتہ میخوانند این آیت در شان ایشان
نازل شد ألم تراءى لهم آياتي في الايشان في كل ااد در هر دو ادا افزون کلام میگویند سرگردان میشوند تشبیه
و نهزل و مطایبه طین را مناسب و سخی ناستحق و بخود لائق و از غرادر مدح و ذم و امثال آن و انفسه
و اگر ایشان بگویند ما لا يفعلون انچه میکنند یعنی بفسق ناکرده بر خود گویم پس بدین پیغام
ناداده کسی در سبک نظم میکنند و اگر کسی تفصیل اشعار اهل جاهلیت کند بسیار سے ازین مقول مطلع
شود و در تفسیر کواشے آورده که بعد از نزول این آیت حسان بن رواحه جمیع از شعر اسے صحابہ

يتبعهم القادون الى الضالون ثم بين تلك الغواية بما رين **الاول** انهم في كل واحد يجهلون
والمراد منه الطرق المختلفة لقولك انا في واد وان في واد وذلك لانهم قد يمدحون الشيخ
بعنه ان ذموا وبالعكس وقد يعظمونه بعنه ان استحقروه وبالعكس وذلك ليدل على انهم
لا يطلبون بشعرهم الحق ولا الصديق بخلاف امر محمد صلى الله عليه وسلم فانه من اول
امره الى اخره بقى على طريق واحد وهو الدعوة الى الله تعالى والذرعيب في الآخرة والا عر
عن الدنيا **الثاني** في انهم يقولون ولا يفعلون وذلك ايضا من علامات الغوات فانهم
يوغبون في الجود ويرغبون عنه وينفرون عن الجمل ويصرون عليه فيمدحون الناس في
شئ صدر عن واحد من اسلافهم ثم انهم لا يرتكبون الا الفواحش ذلك يدل على الغواية
والضلالة واما محمد صلى الله عليه وسلم فانه بدأ بنفسه حيث قال الله تعالى له فلا تدع
مع الله الها اخر فتكون من المعدبين ثم بالاقرب فالاقرب حيث قال الله تعالى واند
خشيته الاقربين وكل ذلك على خلاف طريقة الشعراء فقد ظهر به الذي بيننا حال
محمد صلى الله عليه وسلم ما كان يشبه حال الشعراء ثم ان الله تعالى لما وصف الشعراء
بهذه الاوصاف الذميمة بيانا لهذا الفرق استثنى عنهم الموصوفين يا مورا رعبا حة ها
الايمان وهو قوله الا الذين امنوا واثابها العمل الصالح وهو قوله وعلوا الصالحات
وثالثها ان يكون شعرهم في التوجيه والنبوة ودعوة الخلق الى الحق وهو قوله زدكوا
كثيرا ورابعها ان لا يذكر او يمجوا احد الا على سبيل الانتصار من يمجونهم هو قوله وانه
من بعد ما ظلموا قال الله تعالى لا يحب الله الجبر بالسوء من القول الا من ظلم ثم ان الشرط
فيه ترك الاعتناء بقوله تعالى فمن اعتد عليكم فاعتدوا عليه بمثل ما اعتدى عليكم
وقيل مراد بهذا الاستدعاء عبد الله بن رواحة وحسان بن ثابت وكعب بن مالك
وكعب بن زهير لانهم كانوا يمجون قريشا وعن كعب بن مالك ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال له اهلهم فوالذي نفسي بيده لتهوا مشد عليه من رضى السبيل

وكان يقول لحسان بن ثابت قل وروح القدس معك فاما قوله وسيعلم الذين ظلموا
ای منقلب ینقلبون فالذی عند فیہ واللہ اعلم انه تعالیٰ لما ذکر فی هذه السورة
نَزَلَ الْخَوْنَ عَنْ قَلْبِ سُوْلِهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدلائل العقلیة و المختار الانبیاء المتقدِّمین
ثم ذکر الدلائل علی نبوته علیه السلام ثم ذکر سوال المشرکین فی تسمیة محمد صلی اللّٰه
صلیہ وسلم تارةً بالکاهن تارةً بالشاعر ثم انه تعالیٰ بآیة الفرق بیئہ بین الکاهن واکلاً
ثم بآیة الفرق بیئہ و بین الشاعرنیّا ختم السور بهذا التہمید العظیم یعنی ان الذین ظلموا
انفسهم و اعرضوا عن تدبیر هذه الآیات و التامل فی هذه البینات فانهم سيعلمون بعد ذلك
منقلب ینقلبون و قال الجمهور المرحومہ الذی خرج عن الطریقة التي وصف اللّٰه بها هؤلاء الشعراء
والاول اقرب الی نظم السور من لہا الاخرها واللّٰه اعلم و الحمد للّٰه رب العلمین و صلواتہ علی سیدنا
محمد و النبی الامی و والہ وصحبہ اجمعین علی ارواحہ امہات المؤمنین و علی التابعین لہم
باحسان الی یوم الدین و در مدارج النبوة مذکور است کہ در میان صحابہ غیر این شمس مذکور
مشہور بر این در شعر انوشیروان ابوسفیان بن الحارث بن عبد المطلب عباس بن مروان السلمي و عبد
ابن حاتم الطائی و احوال ایشان در مواضع سابقہ معلوم شدہ است و حمید بن ثور المالکی المذنی کہ شاعر
محمود بود و قد رآہ و در بر آنحضرت صلی اللّٰه علیہ و آلہ و سلم و انشاد کرد قصیدہ را کہ در اولش این بیت شعری
أَصْبَحَ قَلْبِي مِنْ سُلَيْمٍ مَقْصِدًا إِنْ أَخْطَأَ مِنْهَا وَإِنْ نَجَبَ أَوْ رَأَىٰ سَيَكُونُ شِعْرِي حَتَّىٰ أَتَانَا
نُبَاً بِحُجَّتَيْهِ يَتْلُو آمِينَ اللَّهُ كَيْبًا بِأَمْرٍ شَيْئًا و نیز بہیون کتاب رباب السماع فرمودہ است ندانکہ
نظم بر شتر تفوق دارد کہ آن موزون است و این ناموزون و در مکرر در میان بنوون ناموزون است
بر ا لا لباب ظاہر و ہویدا است بعضی شعر گوئی را نسوب بکفر کنند و آیت کریمہ الشعراء یتبعہم
الغدا و لیس آریند و غافل از اینست ای آیت کریمہ کہ آخرش الا الذین امنوا و عملوا الصالحات
واقع است اگر فی بحقیقت چنین بودی جناب ولایت مآب علی علیہ السلام و دیگر امیہ اطہار
علیہم التیمات و اصحاب کرام علیہم الرضوان و مشایخ کبار است و علمای نامدار ملت قدس الشہر

هرگز بطرف شعرالصفات لغز و تندر و در حق ستا عز ان الشعراء تاج الامم الرحمن تفضلت می و جواب
 حضرت سرور کائنات صلی الله علیه و سلم با صلاح قصیده و کعب بن نهر تو جعفر مود و کونیر قصاید حسن
 ابن ثابت که در زمان رسول مقبول صلی الله علیه و سلم بود و بعد رحلت آنجناب نبوت مآب تصنیف کرد و کتبش
 معروف شد مبداءت حصایه تحسین می یافت و دلیل است قوی بر فضیلت شعر و شاعری حضرت فرید الدین عطار
 گوید شعر شاعری جزو نیست این غیر است و جاها نش کفر خوانند از خرمی و هرل گویان و بهزیان سرایان
 مرد و دوان طائفه مقبولان شعر اند هرل گوهر چند طبعش عالی و کلامش موزون باشد مقبول خاطر مقلدان
 نگردد سخن را که جوهر نیست لطیف و زبان را که آله نطق است شریف هرگز بجز نبوت و دشنام و لغویات و
 واهیات آلوده ساخت شعر به نطق آدمی بهتر است از دو اب و دو اب از تو به گر نگوی صواب
 و همچنین اکثر صحابه و تابعین تبع تابعین صلی الله علیه و سلم است شعر گوئی و سخن پروری و مداحی کرده اند بار و ایات
 صحیح آمده است پس بقول نبی کریم صلی الله علیه و سلم عَلَیْكُمْ لِسَانُی وَ سِتْرُ الْخَلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ
 شاعریست و مدحیت بر کل امت سنت گردید چنانکه در عالم احدی نیست که کلام موزون از زبان او بیرون
 باشد چنانچه در کلمات الشعراء این عبارت ثبت نموده فقیر حقیر محمداً افضل من خوش و واضح میگردد اندک سخن قدیم
 است دلایزال زیر که کلام از جمله صفات سیده الی است و چون دانش قدیم و لایزال است صفاتش
 نیز می باید که قدیم و لایزال باشد غرض تا بهار نطق در جوش است هر معانی رنگارنگ گفروش و
 و جمیع افواه و الاسنه مرتبه کلام موزون از ناموزون و نظم از نثر زیاده و افزون است همیشه
 آب بود یعنی روشن غنچه خوب اگر بسته شود و گوهر است و گواه صدق این عوی مصرع بر جسته مع
 بسم الله الرحمن الرحیم است که دیباچه طراز و عنوان است اگر آنست نیست بر و ان اجابا لا کپشهای خوب زبان
 و خوش نگاهان حکما گویند که دریدن آدمی عجائب بسیار است اما دوزخیر لغایت غریبه نادر است که عقل در
 ادراک آن عاجز و قاصر اول جستن بنض که به نطق خبر ازنا خلات اعتدال از جسد پدید اطباء از ان
 بر قسم صحت ابان مطلع میگردد و دوم شعر یعنی کلام موزون که گرچه بر باد بیش نیست بچ لطافت صفت
 و بلاغت و فصاحت و نزاکت ترکیب می یابد که موجب یادگار و باعث زندگی نام در روزگار میگردد

بنطق آدمی بر ترست پس آدم را که خود ترست + نسبت شعر اکرام با انبیا علیهم الصلوٰۃ والسلام
 اقرب اوقع است زیرا که رجوع این دو طائفه علیه همیشه بمبدی فیاض عالم عیبت شیخ نظام الدین گنج
 میفرماید عیبت پیش و پس قلب صفت کبریا پس شعر آمد پیش انبیا + و در بالا بدینله در آن که شعر
 کلام است موزون حسن و حسن است قویج و قویج است شش + قوله شعر کلام است این قول ترجمه
 این حدیث شریف است الشعر کلام حسنه حسن قبیحه قبیحه کذا فی المشکوٰۃ قوله
 حسن و حسن است اگر مضمون تحمل باشد بر محمد زاید ایا نعت رسول صلی الله علیه و سلم تا تحریرین بر ذکر
 خدا و عبادات با مسأله و نیکو پس گفتش و خواندن هر دو موجب اب است اگر مشتعل باشد بلام مباح پس
 مباح است و اگر مضمون باشد بلام ممنوعه مثل بیان سرایا و خال خط امر دی یازنه صاحب حسن کین در آن
 زنده موجود باشد یا همچو مسلمانی غیر ظالم پس انشاء و انشادش هر دو حرام و اگر در آن کرخص غیر معین
 موجود یا معین نیست باشد ضائقه ندارد که فی العینه شرح الکفر تبیین زین مفهوم گردید که بیان سرایا و خال
 و خط امر دی یازنه بر بیل غیر تعین یا بصورتیکه معین نیست باشد یا مدح و هم وطن مباح نباشد جائز است
 و مباح و اگر آن مساو امر در انصاحب کمالات بوده باشد پس بیان خال خط ایشان را مستحبات است
 چه ایشان منظر تجلیات الهیه دانسته و در مشکوٰۃ آورده است که ابو سعود انصاری رحمه الله علیه که او را
 بدرستی نیز میگویند یا بسبب آنکه غرّه بدر حاضر بود یا بجهت آنکه مسکن و کوا دی بدر بود و صحابی
 دیگر از اعیان صحابه با هم شسته بودند و سماع غنائی میکردند مردی دیگر که حاضر بود شنیدن ایشان را
 بروی گران آمد و انکار نمود و گفت ای صاحبی سَوَّلَ اللهُ لَکُمَا اِی وَوَا یَغْفِرُ خَطِیْئَتِکُمَا صَلی الله علیه
 و سلم شما سرود میشنوید ایشان گفتند اگر میخواهی که تونیز بشنوی با ما بنشین و بشنو و اگر نه بروا و
 داده است ما را پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم که بشنویم و این سرود سی بود تغنی در آن باتفاق مباح است

اشعار

این سخن پند که من گفته ام	گوهر ناسفت نگر سفت ام
---------------------------	-----------------------

بلبل این تو گل باغ خودم
 شاه سخن را سخن می شناس
 بشنوا از انصاف اگر مقبلے
 در شرف شعر رسول خدا
 شعر که اصحاب نبی گفت اند
 شعر علی گفت و حسین و حسن
 شعر که حسان عرب گفته است
 منع از اشعار نکر و دشمن بنی
 بلکه برو کرد نزار آفرین
 شعر بے خوانده ام از اولیا
 شعر که در فقه حرام آمده
 که بطبع و صفت خسان میکنند
 در صفت شعر گواه متین
 تابع غا و ون که حقارت شده
 کان شعر اوصاف بتان کرده اند
 در صفت شاعر مومن خدا
 بی خردی چند بطبع غنی
 دشمن شعر اند بزمین سقیم
 طبع غنی دشمن شاعر بود
 بودے اگر شعر قبیح و کریم
 هست یا اشعار فوائد بے

بادہ کش جام ایام خودم
 سکہ نور از نمن می شناس
 شعر بود محبت روشن و دلے
 گفت بے قول بدمح و ثنا
 چون در و یا قوت و گم سفت اند
 کعب والنس گفت و او شرفین
 سید کونین پذیرفته است
 تائب از ان کار نکر و دشمن بنی
 سید کونین رسول این
 شعر بے دیدہ ام از اصفا
 آن ہمہ اشعار عوام آمده
 کہ بحسد جو کسان می کنند
 رو فصیحین و رشکواتہ بین
 از پلے آن قوم اشارت شده
 ر غم بنی کفر عیان کرده اند
 گفت در ان آیه ثنائے ثنا
 فرق نکردن ز بنی تائبے
 طغہ زناتند بطبع سلیم
 خصم بنی ابلہ و کافر بود
 نسخہ منظمہ نکردے فقیہ
 مسئلہ فقه و عقائد بے

مجتهدان شعر پذیرفته اند شعر که در وعظ و نصایح بود شعر که آن در خط و خال آمده شعر چو انسان بشرف ظاهر است مشکله سخن گفته ام از صد طرب صورت حال آمده در فال من این همه حالت که مرار و نمود پیر که آن باد و راه خداست شیخ جهان مهر علی غوث نام چشم خدا بین شده بر نوران سید او مخزن اسرار بود سخت دلا ن نرم از و میشدند تا که بود کرسی و لوح و قلم منظر حق ست بعلم و کمال باد خدا و دو جهان یادش	لکنه اغراق بسے گفتہ اند پاک ز اطوار و فتاح بود سر سیرش رنج و وبال آند لیک در و مومن هم کافرست نیست در و صورت لمو و لعب نیست برون قال من از حال من ازد و موہبت پیر بود در ہمہ شیخان جهان مقتد است ہست مرا مرشد عالی مقام اہل خالق شدہ مسخر از و جہت او مطلع افوار بود سر و دمان گرم از و میشدند رحمت حق باد بر و دہدم سومی سخن گفتن نازک خیال شاہد اقبال ابد و برش
---	--

الباب الثانی فی اثبات الاستمداد من حضرات الاولیاء رضی اللہ عنہم
فی الکھوۃ و بعد الممات و بیان بعض حالات المحضرۃ الغوثیۃ علی بابہ
ر علیہ الصلوۃ والرحمۃ فی بعض مسائل زیارۃ القبور

شیخ محمد صالح بن علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ زیارت قبول از شرح مشکوٰۃ نوشتہ زیارت قبول

مستحب است باتفاق زیرا که سبب قتل قلب تذکره موت و بوسیدگی استخوان و فنامی دنیا
است و جز آن از فوائد و عمده در آن و عامر اموات را و استغفار برای ایشان است و باین
شده است سنت و بود آنحضرت صلی الله علیه و سلم که بقیع میرفت سلام میداد بر آل آن
و استغفار میکرد بر ایشان اما استمداد بر آل قبور و غیر بنی صلی الله علیه و سلم با غیر انبیا علیهم السلام
منکر شده اند از آنجایی که از فقها و دیگران نیست زیارت مگر برای دعا می مولی و استغفار برای
ایشان و رسانیدن نفع بایشان بدعا و استغفار و تلاوت قرآن و اثبات کرده اند از مشایخ فضو
قدس الله سرهم و بعضی فقها رحمه الله علیهم این امری محقق و مقرر است نزد اهل کشف کمال از ایشان
تا آنکه بسیاری را فیوض و فتوح از ارواح رسید و این طائفه را در اصطلاح ایشان می خوانند امامان
گفته است قبر مومنی کاظم تریاق مجرب است مرا جابت دعا را و حجه الاسلام امام محمد غزالی گفته هر که استمداد کند
بوی در حیات استمداد کرده میشود بوی بعد از وفات و یکی از مشایخ عظام گفته است دیدم چهار کس از مشایخ
که تصرف میکنند و قبور خود را مانند تصرفهای ایشان در حیات خود با بیشتر شیخ معروف کوفی شیخ عبدالقادر
جیلانی و دو کس دیگر از اولیائش مرده و مقصود حضرت است آنچه خود دیده و یافته است گفته و سید محمد بن یونس
که از اعظم فقها و علما و مشایخ و اولیای غیر با گفت که روایت شیخ ابوالعباس حضرمی از من پرسید که امدادی آتو
است یا امدادیت من گفتم قومی میگویند که امدادی قوی تر است و من میگویم که امدادیت قوی تر است
شیخ گفت نعم زیرا که وی در بساط حق است و در حضرت اوست و نقل درین معنائین طائفه بیشتر از آن است
که حصرو احصا کرده شوند و یافته نمی شود و در کتابی سنت اقوال سلف صالح که منافی و مخالف این باشد
ورود کنند این را و تحقیق ثابت شده است بآیات و احادیث که روح باقی است و او عالم و شعور بزرگوار
و احوال ایشان ثابت است و ارواح کاملان را فرقی و مکانی و جناب حق ثابت است چنانکه در حیات بود بیشتر
از آن و اولیای اکر امارات تصرف در احوال حاصل است آن نیست مگر ارواح ایشان را و احوال باقیست و تصرف
حقیقی نیست مگر خدا عز و جل و بهر تقدیر است اوست ایشان تا آنکه در طحال حق در حیات و بعد از رحلت پس اگر
داده شود مرا حکم را چیزی بوساطت یکی از دوستان حق و مکانی که نزد خدا دارد و در نباشد چنانکه

در حالت دیات بود و نیست فعل و تصرف در هر دو حالت مگر حق راجع جلاد و نم نوازیست چیزی
که فرق کند میان هر دو حالت و یافته نم شده است و لیلی بر این ر شرح شیخ ابن حجر عسقلانی در شرح حدیث
امیر المؤمنین و انصار اثنی عشر و انبیا صحیح مساجد گفته است که این بر تقدیریست
که نماز گذار و بجا نیاید از جهت تعظیم و اگر آن حرام نیست با اتفاق و اما آنجا مسجد و جوار غیر مسجد است
و نماز گذار و نوز و قروی نه بقصد تعظیم قبر و توجیه بجانب قبر بلکه بنیت حصول دروازگی کامل شود
عبادت بپرست قبر و بجا و است مزان روح پاک را حرج نیست در آن دو آخر این باب مشکوٰۃ
آورده و عن عائشة ع قالت لئن اُدخلتني النبی فی رسول الله صلى الله عليه وسلم
و انی و امی نونی و اقول انما هو روحی و ابی فلما دفن عمر فوالله ما دخلته الا و انما مشد
على ثیابی حیاء من عمر و اراه احمد و درین حدیث دلیل واضحست بر حیات میت علم دینی آنکه واجب
است اضرام میت نزد زیارت و مخصوصا معاصیان و مرعات ادب و تقدیر مراتب ایشان چنانچه
در حالت دیات ایشان بود و زیرا که صاحبان راجد و بلوغست مر زیارت کنندگان و برابر اندازد ادب
ایشان کند و فی شرح الشیخ گفته و در کتاب الجهاد و قضیه قتالی برابر مشکوٰۃ این حدیث آورده و عن
قتادة قال ذکر لنا انس بن مالك عن ابی طلحة ان النبی صلى الله عليه وسلم اقر يوم
بدر بأربعة وعشرين رجلا من صحابه فربیش فقد فوانی طوبی من أطوا به و ربیئت
محببت و کان اذا اظهر علی قوم اقام بالعصر ثلاث لیل فلما کان بینه و الیوم الثالث امر بوجاهة فتنة
علیها راحلها ثم متی و اتبعها اصحابه حتی قام علی شفة الزکی فجعل ینادی برحی اسمائهم و اسماء
ابائهم یا فلان بن فلان و یا فلان بن فلان ایسرکم انکم اطعتم الله و دستر له فان اذ وجدنا
ما وعدنا ربنا حقا ففعل و جدتم ما وعد ربکم حقا فقال عمر یا رسول الله ما کلکم من اجساد
لا زواحلها قال النبی صلى الله عليه وسلم و الذی نفس محمد بید که ما انتم باسمع لما اقول
منکم و فی رواية انکم باسمع منهم و لکن لا یحییون متفق علیه و زاد البخاری قال قادی
احیاهم الله حتی اسمعهم قوله و توینجا و تصغیرا و نفیة و حشر تا و ند ما گفت شیخ محمد

حسب این حدیث بدانکه این حدیث صحیح متفق علیه صحیح است و در ثبوت سماع مراد از آن حصول
علم ایشان را با آنچه خطاب کرده میشود و همچنین در حدیث مسلم آمده است که میت میشنود و کوفتن نعل
مردم را و قیقه بر میگردد و ندانند و چنین آنکه در زیارت آن حضرت صلی الله علیه و سلم اهل بیع را ندید که
سلام کرد بر ایشان و خطاب کرد و مرایشان را و گفت سلام بر شما ای اهل اسلام ما آن را بشمارا آنچه وعد
کرده شده بودید و ما نیز انشاء الله تعالی بر شما نیز را که خطاب با کسی که نشنود و فهمد معقول نیست نزدیک
است که شمار کرده شود از جهل غیث و در حدیث ترمذی آمده که چون زیارت کرد و عاقله رضی الله عنهما قبر بود
خود را عبد الرحمن بن ابی بکر که خطاب کرد و او را و گفت اگر حاضر میشدم وقت موت تو دفن میکردم و مرا که گفتم
که مرده بودی و اگر حاضر میشدم در آن وقت زیارت نمیکردم ترا چنانکه در باب بیات الصبوح گذشت
و نقل کرده است شیخ بن الحام در شرح هدایه که اکثر مشایخ حنفیه بر آنند که میت نمیشنود و تصریح کرده اند
در کتاب الایمان که اگر کسی سوگند خورد که کلام نعم او را پس کلام کرد و او را بعد از مردن او حانت نمیکرد
زیرا که همین منعقد میگردد بر کسی که وی حیثیت قابلیت فهم دارد و میت این چنین نیست جواب داده اند از
جماعه از حدیث مسلم که ناطق است لسماع میت فرع نعلان مردان را با آنکه این مخصوص بوقت نماز است
در قبر است از بر آنکه سوال این تخصیص خلاف ظاهر است و لیکن نیست بر آن ظاهر حدیث آنست
که این حالت حاصل است میت را در قبر و جواب داده اند ازین حدیث مذکور درین باب که نفیست
در خلاف نهی ایشان گاهی بآنکه این مخصوص است آن حضرت صلی الله علیه و سلم و حجه اوست زیارت
حسرت سنت کافران و پوشیده نمائند که حمل برین مجرب احتمال تاویل است که حمل نمی توان کرد بر دوس
تا قلم نشود دلیل بر استحالت سماع و پروردگار عزوجل قادر است بر آن بیست حواس او را که عاقل
است و بجز خلق با برکت تعالی است چنانکه در کتب مذکور شده است و گاهی جواب میدهند بآنکه آن را
باب ضرب المثل است و مراد حقیقت کلام نیست بر این جواب که لاجل بعد ترست و ضعیف تر و بیجا
ایمان بر عرف و عادات است مبر حقیقت فافهم و قوی ترین وجود تاویل ایشان آنست
که این روایت مرد دوست از عاقله رضی الله عنهما که چون این از عمر رضی الله عنهما گفت چگونگی

چگونه گوید این رسول الله صلی الله علیه وسلم و حال آنکه میگوید خدا تعالی اِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْمَوْتِ وَ مَا
 يَنْتَقِمُ مَنْ فِي الْقُبُورِ و نیستی تو ای محمد سخن شنو از منده کسان که در قبر ماندند اقال بشیخ ابن الهمام
 و در مواهب لدنیه میگوید که تاویل کرده است عائشه رضی الله عنها و گفته است که مراد پیغمبر صلی الله
 علیه وسلم آنست که بگوید شما الان میدانید که آنچه من میگفتم حق است و گفته که و هم شنیدیم که ای صاحب علم گفت
 و با حکم عائشه آنکار که در سماع موثق را و استدلال کرد باین و آیت قرآنی که مذکور شدند و لیکن علما جواب داده اند
 از قول عائشه و استدلال بقرآن و قبول کرده اند این قول را از عائشه و در مواهب لدنیه نقل کرده اند
 انما سمعنا کما نکتفه بود و زود عائشه از فهم و ذکا و کثرت روایت و خوض در خواص علوم انچه زیاده بران
 متعصب نباشد لیکن سبیل نیست بسو کردن روایت نقد مگر بنص که مثل او باشد و دلالت کند بر نسخ یا تخصیص
 یا استحکام آن مراد بآیت قرآنی آنست که تو می شنوای بلکه خدا تعالی می شنوای و نیز مراد بموضع و باین آیه
 کافر اند و مراد بسماع عدم اجابت است حق را بدلیل آنکه این دو آیت ناسل شده و در دعوت کفار
 بایمان و عدم اجابت ایشان مراد از نیز گفته اند که مراد بموضع و باین آیه که در دعوت کفار و ایشا که در
 آن و لکن مراد افاده است و تحقیق ذکر کرده است و در مواهب لدنیه که در معارج محمد بن اسحاق باسنای
 حمید و امام احمد بن حنبل نیز باسنای حسن زعائشه مثل حدیث عمر آورده پس گو یا عائشه رجوع کرده از آنجا
 بسبب انچه ثابت شد نزد وی از روایت این صحابه کبار زیرا که وی ضعیفی الله عنها حاضر نبود در آن قضیه
 و در شرح صحیح بخاری نیز مثل این کلام مذکور شده و تمسک کرده اند جماعه که اثبات سماع می کنند
 قاده که در آخر حدیث مذکور شده حاصل آنست که موثر در قبول حالتی و قسم از حیات می بخشد که حاصل
 میشود بان سماع و درین قول قاده تخصیص یا تخفیر نیست صلی الله علیه وسلم که بطریق معجزه واقع
 شده است و نه تخصیص باین اموات بلکه خدا قادر است که آن حالت در همه اموات نیز پیدا کند از غیر
 که باشد و نیز همان که بود قدرت بر و بالله التوفیق و در اینجا سخن دیگر است که فرضا اگر از ثبوت سماع منزل نمی
 باعتبار آنکه سماع بحاصله سماع نباشد و معجزاتی بدن خراشید بگویم از فطریه نفی علم لازم نمی آید و علم بوج
 بود که باقی است پس علم بمصداق و مستورات حاصل باشد و نیز وجه البصائر و سماع چنانکه بعضی شکلان سماع و بصیر

الهی تعالی را بعلم مسلمات و مبصرات تاویل کرده اند و تفسیرش را در شده اخبار و آثار و علم معلوم
 باحوال زیارت کنندگان ایشان را تا آنکه آمده است که زیارت روز جمعه محبوب ترست زیرا که
 درین روز علم میت اتم و اکمل می باشد و احوال اثرین برایشان انکشاف و ظهور نیز شک نیست
 در حصول علم مرموزی را در آخرت و برزخ و بحقیقت بن اسلام چنانکه عالیه گفته و متفق علیه است
 بحیث پس ممکن است علم باحوال دنیا و اهل دنیا و چیست دلیل برز و اهل بن علم و نسیان آن با وجود
 بقا کرم و آمده است که کافران تمنا خواهند کرد و عود بدینا و آمده است که چون میت از سوال سنگین
 جواب بخیر دهد و راحت یابد آرزو میکند و میگوید کاش کسی باشد که خبر کند بآهل من که من را قسم بخورم
 و باجمه کتاب سنت محمّد و مشویند باخبار و آثار که دلالت میکنند بر وجود علم مرموزی را بدینا و اهل آن
 پس منکر نشود آنرا اگر خلیل باخبار و منکر وین گفت من بخدا توفیق و اما استدلال قبول منکر شده اند از
 بعض فقها اگر انکار از جهت آنست که سماع و علم نیست ایشان را بر اثران احوال ایشان پس بطلان
 ثابت شد و اگر بسبب آنست که قدرت تصرف نیست بر ایشان در ارجع طریقی را در کنند بلکه مجموع
 ممنوع اند و مشغول اند با نیچعارض شده است بر ایشان از محنت شدت و آنچه باز و استقامت از دیگران
 که این کلیه نمی مانند خصوصاً در شان متقین که دوستان خدا اند شاید که حاصل شود و ارواح ایشان از قرین
 در برزخ و منزلت و قدرت بر شفاعت و دعا و طلب حاجات مرز اثران را که متوسل اند بایشان چنانکه
 در روز قیامت خواهد بود و چیست دلیل بر نفی آن تفسیر کرده است بیهی و کرم و النار عارفاً
 را الا بصفات نفوس فاضله و حال مفارقت از بدن که کشیده میشوند از ابدان و نشاط میکنند
 بسو عالم ملکوت و سیاحت میکنند و لان پس سبقت میکنند بخطایر قدس پس سگ و اند بشفرت
 و قوت از بدلت و لیت شعر چه خواهند ایشان با ستم و ادراک این فرقه منکر اند از آنچه می بینیم
 از ان نیست که داعی محتاج فقیرانی اند و عا میکنند خدا را و طلب میکنند حاجت خود را از جنان عزت
 و عنای وی و توفیق میکنند بر و حایت این بنده مقرب کرم و در گاه عزت و میگوید خداوند ا
 ببرکت این بنده تو که رحمت کرده برو و اکرام کرده او را بلطف و کرم که بوداری بر او و اگر

حاجت مرا که تو معطی کر می یابی یا نه می کنی این بنده کرم و مقرب را که ای بنده خدای ولی و شفاعت کن
مرا و بخواه از خدا که بدین مسئول و مطلوب مرا و قضا کند حاجت مرا پس معطی و مسئول و مامول پروردگار
است تعاقب و تقدیر نیست این بنده در میان گم و سیر نیست قادر و فاعل و متصرف نبود و دیگر چنین
و اولی خدا قافله الگ اند و فعل اتی و قدرت و سطوت و نیست یا ایشانرا فعل و قدرت و تصرف اکنون
که در قبور اند و نوران هنگام که زنده بودند و دنیا و اگر این هستی که را داد و استمداد کرد و در هر چه
شکر کن توجیه با سوأ حق باشد چنانکه شکر نعم میکند پس باید که منع کرده شود تو تسل و طاعت دعا از صالحان
و دوستان خدا و در حالت حیات نیز و این ممنوع نیست بلکه مستحب و مستحسن است باتفاق شاکر است
و درین و اگر بگویند که ایشان بعد از موت مغرول شدند و بیرون آورده شدند از آن حالت شکر است
که بود ایشانرا در حالت حیات چیست دلیل بر آن یا گویند که مشغول و ممنوع شدند با آنچه عارض شدند
از آفات بعد از ممات پس این کلیه نیست و دلیل نیست بر دوام و استمرار آن تا روز قیامت نه آنکه
این کلیه نباشد و فائده استمداد عام نباشد بلکه ممکن است که بعضی منجذب باشند بجام قدس و مستملک باشند
در لاهوت حق چنانکه ایشانرا استعور و توجیه بجام دنیا مانده باشد و تصرف و تدبیری در آنچه اندک و بزرگ
نیز از نفاد و حال مجذوبان و متملکان ظاهر میگردد و نعم اگر از انرا اعتقاد کنند که اهل قبور متصرف و مستبد
و قادر اند بجهت توجیه حضرت حق و التماس بجا و تعالی چنانکه عوام و جاهلان غافلان اعتقاد و ارباب چنانکه
میکنند آنچه حرام و منعی غیر است در وین از تقبیل قبر و سجده مرا از دعا و تسبیح و دعا و جز آن آن چه و تخیر
واقع شده است این اعتقاد و این فعال ممنوع و حرام خواهد بود و فعل عوام اعتبار ندارد و خارج محبت
و حاشا از عالم بشری نیست عارف با حکام دین که اعتقاد بکند این اعتقاد و این فعل را بکند و آنچه مروی
و محکی است از مشایخ اهل کشف در استمداد از ارواح کسل و استفاوه از انان خارج از حضرت مذکور است
و بکتاب رسال ایشان و مشهور است میان ایشان حاجت نیست که آنرا ذکر کنیم و شاید که منکر و متعصب
شویند و در اکلمات ایشان عافانا الله من ذلك سخن درینجا از وجه علم و شریعت است آری مروی
و مسنون در زیارت سلام بر سید و استغفار بر ایشان و قرائت قرآن است ولیکن درینجا نمی رسد از نیست

پس باریت برای امداد مر موتی را و استعداد از ایشان هر دو باشد بر توفیق و توفیق را که در دنیا بیاورد
 که خلاف در غیر دنیا است صلوة الله علیه و آله و سلم علیهم اجمعین که ایشان را حیال و بحیات حقیقی دنیا و
 باتفاق و اولیا بحیات آخر و معنوی و کلام درین مقام بجد لطافت و تطویل کشید بر غم منکران
 که در قریب بین زمان فرقه پیدا شده اند که منکرند استعداد و استعانت را از او یکا خدا که نقل کرده اند
 ازین دار فانی بدار بقا و زنده اند و پروردگار خود و مرزوق اند و خوشحال اند و مردم را از ان شوق
 نیست و متوجان بخواب ایشان اشکر بخدا و عبده اصنام میدانند و میگویند آنچه میگویند و عمر است
 که تحقیق تفصیل بین مسئله مظهر خاطر فایز بود و الآن توفیق الی بیان مساعدت که در مسجد الله الامام
 ارنا الحق حقاً و از قضا اتباعه اذنا الباطل باطلا و از قضا اجتنابه الله اعلم و عمل احکم
 و مولانا عبدالغفر بن قدس سره الغریز و تفسیر خود به تفسیر آیه اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ آورده
 لیکن در اینجا باید فهمید که استعانت از غیر نوعی که اعتماد بران غیر باشد و از مظهر عوالم است
 و اگر التفات محض بجانب حق است و او را یکی از مظهر عوالم است و نظر بکارخانه اسباب حکمت و علما
 در آن نموده بغیر استعانت ظاهری نماید و در معرفان نخواهد بود و در شرح نیز جائز نور و است اینها
 و اولیا این نوع استعانت بغیر کرده اند و در حقیقت این نوع استعانت بغیر نیست بلکه استعانت
 بحضرت حق است لا غیر نشسته و در مدارج النبوة مذکور است که فاطمه اُخرا عیة گفت که روایت در صحاح
 احد میگید شتم گفت السلام علیک ای عم رسول الله و از شنیدم و علیک السلام و رحمة الله وبرکاته
 و ظاهر است که این احادیث هم دلیل تدابیر غایت هم دلیل سماع و علم ادراک موات اند و عموم مشهور
 چنانچه شیخ در جمله تصانیف خود مثل جامع البرکات و شرح مشکوٰۃ و شرح سفر السعادت و جذبات القلوب
 و انبیت من السنة و مدارج النبوة تحقیق آن فرموده است و اثبات کرده است که عموم مؤمنین از
 سماع و علم و ادراک حاصل است بعد ممات بلا خلاف علما عقائد اهل سنت و جماعت و در حدیث
 یا آیت یا دلیلی بر رد آن وارد نشده و اینجا از راه انکار و تعصّب بعضی آورده اند جواب همیشه اثبات
 نوشته در رسیدن سلام بمؤمنان موتی در رد جواب آنها سلام احوال از بسیار احادیث و ثبوت شده

در کتب مصنفه می موجود است چنانچه در جذب القلوب نوشته که تمام اهل سنت و جماعت عتقا دارند به ثبوت ادراکات مثل علم و سمع مسائر اموات را از احاد و بشیر خصوصاً انبیا را علیهم السلام بقطع میکنم بعو و حیات هر هر میت را در قبر چنانچه در احادیث و روایات و یافته و وارد نشده که بعد از عود حیات در قبر بار دیگر موت عود میکند بلکه نعیم قبر و عذاب آن را تا قیام قیامت ادراک می کنند البته در در اربع النبوة نوشته است اما علم و سمع شک نیست در ثبوت آن را ایشان از بعضی شده اند بلکه سائر اموات را که صرح بالعلم است و در مقام دیگر همین کتاب میفرمایند و با جملة اخبار و آثار در سمع متوفی و علم و شکو بسیارست مؤید علی قاطع برخلاف آن به ثبوت پیوسته و کلام درین مقام در شرح مشکو مشتمل ذکر کرده شد و الله و رسوله اعلم انتهى عبارت و وصلاة و سلام بطفیل رسول صلی الله علیه و آله و صحبه و سلم بر اصحاب آل اهل بیت عشره و عمره و خدام وی صلی الله علیه و علیهم اجمعین که در احادیث و افع رسیده آن ثابت است و شک نیست در آن و چون سلام بعوام مؤمنین در قبر بلا وسیله بلکه خاص بسمع ایشان رسد و خواص چهار رسد و حال نکلا از صلوة و سلام بر ایشان بطفیل خود خبر داده است مخبر صادق پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله و صحبه و سلم اگر فرستادن صلوة و سلام مهمل بود و در رسیدن نفخ و ترقباتیک بدان مشتق است نبوت و آل و اصحاب خود را و اهل صلوة و سلام بلا فرق قریب بعد از فرمود و ظاهر است که این صلوة و سلام بر بنین آل و اصحاب قریب بعد از آنکه رسانند یا بسمع خاص ایشان باشد قال جل جلاله و عز شأنه و قال احسان فی تنزیل الحکم هو الذی یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلَائِکَتُهُ لَیْجِئَنَّکُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّورِ وَ کَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا و در جذب القلوب مذکور است که بعد از حق که از اکابر علماء و ائمه حدیث است با احکام صغری با سنا و صحیح از ابن عباس رضی الله عنهما روایت کرد که آنحضرت صلی الله علیه و سلم فرمود هیچ احدی بقبر برادر من نگوید و در و دنیا شاخت نگذرد و در کلام سلام نکند مگر آنکه برادر وی و او را بشناسد و در سلام دے بکند و ابن عبد البر از ابن حبه را روایت کرده و تصحیح نموده چنانچه این همیشه از نقل کرده است باندک تفاوتی در لفظ و ابن ابی الدرداء و ابن ابی هریره نیز بمنحین روایت کرده اند و بی عبارته و فی المرقاة شرح المشکو ملاحظا

على القارئ قال الانبياء في قبورهم احياء والعرض السماع بقاء الموت ليس مخصوصا
بالانبياء بل سائر الموتى يسمعون السلا والكلام ويعرض عليهم اعمالهم في بعض
الايام نعم الانبياء يكون حياتهم على الوجه الاحل وقال الحكيم قد تمكلا رواه تحول
في البرزخ فلهذا احوال الدنيا وفي المواهب اللدنية للعلامة القسطلاني انتقل
الى عالم البرزخ من المؤمنين يعلم احوال الاحياء غالباً قال المجاهدان الرجل يشرب بهلام
ولذلك في قبره استقى ترجمه در مرقات شرح مشکوٰه ملا على قارى ميگويد اينها در قبور خود زنده اند و عرض
احوال و سماع بعد موت مخصوص نيست انبيا را بلكه تمام مردگان بشنوند سلام و كلام را و عرض كرد
ميشود در ايشان اعمال قارب ايشان و در بعضه ايام بان كبريات انبيا كالترست و حكيم ترمذي گفته
كرد و احوال جولان ميكنند در عالم برزخ پس بنده احوال اينها را و در مواهب لدنيه علامه قسطلاني نوشته
كه هر كه انتقال كرد از عالم دنيا به عالم برزخ از مومنين پيدا اند احوال زندگان ملاك و بشير و گفت مجاهد بديريه
مرد خوش ميشود از دنيا و لذت خود در قبر خود و انتى و در طريقه وسطى انكدرست كه مقصود اثبات علم و ادراك است
بر اى اموات خواه كسى بر قبر ايشان بيان كند خواه ملاك يا مرده يا خبر رسانند بهر طرز اموات را اطلاع
از احوال اينجا و علم و شعور حاصل است و در كتاب علمي در شرح حديث الميت يؤذيه في قبره
ما يؤذيه في حياته تذكر است الميت يبلغ من افعال الاحياء واقوالها و انتى يعني ميت را
ميرسد خبر افعال زندگان افعال ايشان و در شرح برزخ است اخبر ابن ابى الدنيا عن عبد الله
ابن عمر قال اذا مات الميت تلقاه الامراء و احو و يستعبر به كما يستعبر السراكب ما فعل فلان
وفلان و عن ابي هريرة الى انه حكي لكون عن هرة الميت قال رضى الله عنه روي ان
اخبر بصلاح الاحياء في حقون وان اخبر بفسقهم في حقون انتى يعني روايت كرد ابن ابى الدنيا
از عبده بن عمر كه گفت وقتيكه ميت مى ميرد ملاقات ميكنند از ارواح و خبر مى جويد آنان مرده چنانكه
خبر جويد از رسوا كه چه كرد فلان و فلان و از نابوهر ربه است تا انكه سوال ميكنند زگره يكسان گفت شايخ
برزخ كه روايت كرده شده است انكه اگر خبر بافتند از نيكونى زندگان تفرج ميكنند و اگر خبر بافتند از

ارفسق منعمون میشوند و روایت انس بن مالک ثابت شده قال النبی صلی الله علیه و آله
وَسَلَّمَ اِنْ اَعْمَا لَكُمْ تُعْرَضُونَ عَلٰی اَقَارِبِكُمْ وَعَشَائِرِكُمْ مِنَ الْاَمْوَاتِ فَاِنْ كَانَ خَيْرًا اسْتَبَشَرُوا
وَ اِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُمَّ لَا تَمَتِّتْهُمْ حَتّٰی يَهْدُوا بِرَحْمَةِ وَ اَخْبَرَهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا وَالْاَصْبَغَانِي
فِي التَّرْغِيبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ سَلَامٌ لَا تَفْضَحُوا
مَوْتَكُمْ بَسِيَّاتٍ اَعْمَا لَكُمْ فَانْهَاهَا تُعْرَضُونَ عَلٰی اَوْلِيَاءِكُمْ مِنْ اَهْلِ الْقُبُورِ يَعْنِيْ بَعْضُكُمْ يَغْتَابُ بَعْضًا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرُسْتِيكَ اَعْمَالِ شَمَائِلِ عَرْضِ كَرْدِهِ مِشْوَدِ بَرَا قَرَبَا بِي شَمَاوِ عَشَائِرِ شَمَائِلِ اَمْوَاتِ
پس اگر باشد خیر خوش میشوند و اگر باشد جز این یعنی بد میگوند الی موت ده ایشانرا تا آنکه هدایت کنی
ایشانرا نزد اخراج کرد این هم از دنیا و جسمها در کتاب ترغیب خود را بوسه گفت فرمود رسول الله صلی الله
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَضِيحَتِ كُنْدِي اَمْوَاتِ خُودِ رَا بَدِي اَعْمَالِ خُودِ بَشَرِ اَعْمَالِ شَمَائِلِ عَرْضِ كَرْدِهِ مِشْوَدِ بَرَا وَاُولِيَا
شَمَائِلِ قُبُورِ وَ دَرِ كِتَابِ شَرْحِ الصُّدُورِ فِي اَحْوَالِ الْمَوْتِ وَ الْقُبُورِ شَرْحِ جَلَالِ الدِّينِ سَيُوطِي رَا زَعَاظُ عَلَمَاءِ
حَدِيثِ سَبَابِي مُسْتَقِلِّ بَرَا اَثْبَاتِ اِنْ مَطْلَبِ مُنْعَقِدِ كَرْدِهِ اَسْتَ جَانَا كَهْ كَفْتَهْ اَسْتَ بَابِ عَرْضِ اَعْمَالِ الْاَيُّهَا
عَلَمِ الْمَوْتِ وَ اسَانِدِ سَبَا رَا زَا حَادِيثِ وَ رَوَا يَاتِ دَرِ بَابِ وَ رُدَّهْ اَسْتَ وَ دَرِ تَفْسِيرِ اَهْدِي فِي قَوْلِ
تَعَالٰی اَوْ لَا تَحْسَبَنَّ الْاَيُّهُ اَوْ رُدَّهْ اَسْتَ فِي الْحَبْرِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَنْهَ قَالَ اِنْ
اَعْمَا لَكُمْ تُعْرَضُونَ عَلٰی اَعَشَائِرِكُمْ فِي قُبُورِهِمْ فَاِنْ كَانَ خَيْرًا اسْتَبَشَرُوا وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ
قَالُوا اللَّهُمَّ اَلْهَمْهُمْ اَنْ يَعْلَمُوا بِطَاعَتِنِيْ اَعْمَالِ شَمَائِلِ عَرْضِ كَرْدِهِ مِشْوَدِ بَرَا قَرَبَا بِي شَمَاوِ رَقُوبِ
اگر خیر است خوش وقت میشوند و اگر خیر نیست میگویند که الی الهام کن ایشانرا که عمل کنند بطاعت
توسل این روایات ظاهر شد که عرض اَعْمَالِ اَحْيَا بَر مَوْتِ عُمُو اَسْتَ عَلٰی الْاَخْصُوصِ وَاُولِيَا اَللَّهُ كَهْ
محتاج بعضی نمیستند و خود را زاده کشف و کرامت انا تر اند و از شواهد آن قصه عمر رضی الله عنه است
و قول شیخ عبدالحق محمد شاکر و اُولِيَا مَخْلُوقِ اَنَا اَزْ اَسْمَا صِفَاتِ حَقِّ وَاَنْكَرُ دَرِ مَرَا جِ النُّبُوَّةِ نُوْشْتَهْ اَسْتَ كَلَامِ
از امت محمد صلی الله علیه و آله و صحبه و اُولِيَا رُوْ سَلَّمَ یَا فَعْنَدُ رَا بَطْنِ اِنْ رَضَا اِنْجَا فَعْنَدَا نَبِیَا وَ زَطَاهِرِ بَا طْنِ
وَمَا نَشْتَرِ بِهٖ رَا اِنْجَا اَقْلَاعِ وَ تَمَرِ مِیْ جَمْعِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ صَحْبِهِ سَلَامٌ وَاِنْجَا شَيْخِ نُوْشْتَهْ اَسْتَ

در جامع البرکات که ارواح کاملان را فزونی و مکانی در جناب حق بنا و واقع است چنانکه در حیات
بود یا بیشتر از آن و اولیا را کرامات و تصرفات در اکوان حاصل است آن نیست مگر ارواح ایشان را
و چون ارواح باقیست تصرف بعد از ممات نیز باشد و تصرف حقیقی نیست مگر حق غرضانه و هم بعد از
اوست و ایشان تا آنکه در جلال حق در حیات و بعد از ممات پس اگر داده شود مراد بر احیاء و بوستان
یکی نزد وستان حق و مکانی که نزد خود دارد و در نباشد چنانکه در حالت حیات بود و نیست فعل و تصرف
در هر دو حالت مگر حق را جل جلاله و هم نواله و نیست چیزی که فرق کند میان هر دو حالت یافته نشده است
و لیلی بر آن است. و هم نوشته است که نقل درین معنی از خطائیف بیشتر از آن است که حصروا حصا کرده
و یافته نمیشود در کتاب سنت و اقوال سلف صاحب چیزیکه مینافی و مخالف این باشد و کند این اثر
و نیز در جذب لقلب نوشته است که ما تو سمل جناب و در نشا و حیات دنیا و ظاهر است که از خصایص
آنحضرت صلی الله علیه و آله و صحبه و سلم نیست بلکه بعضی تابعان و را که بشرف متابعت و نسبت و قربت
او مشرف اند چنانچه آن اصحاب دیگر اولیای میست مصلحان الله علیهم اجمعین نیز ثابت است ثبوت
که است و تصرف ایشان در ملکوت که ما نحن فیه فردی از افراد آن است و اثبات مطلبی که است
انتهی ممولوی عبدالعزیز علیه الرحمه در تفسیر خود در تعریفات و لیا نوشته که دعا با ایشان مستجاب
میشوند بلکه هر که در حاجت بایشان توسل نماید حاجت او روا میگردد و خصوصیات مملایا تکلیف
و عالم نریخ و موافق قیامت و در عالم ملکوت میدهند از آن قبیل نیست که عوام مومنین آن است
توانند که در آن بعد از مشاهده آن عوالم است و هم در تفسیر فتح الغرر نوشته است که اصلاح قسم خیم سحر عقد
هم است که از مشایخ کبار و اولیا برابر بر اصل مشکلات بوقوع آمده و آن تعلیق هم مشکلف بکنیت
عظمی است که بسبب استعزاف در ملاحظه اسمی از اسمای الهی دست داده که بر سر نبی برز است روح در
آن از عالم ادناس الواث است و نیز در تفسیر الابرار یعنی علیین نوشته که تعلقی بقبر نیز این ارواح
را میباش که بحضور زیارت کنندگان اقارب و دیگر دوستان بر قبر مطلع مستانن میگردد و نیز از کتب
را قرب بعد مکانی مانع این دریافت نمیشود و مثال آن در وجود انسان روح بصری است که سارها

هفت آسمان را از دون چاه میتوان دید انستی و نیز در تفسیر سوره اقرأ و در علم الانسان عالم علیهم
می نویسد که الهام و کشف و هفت هوا و الف و تمثال و غیری که عرفا و اولیا را بتوسط ارواح انبیا و طفیل
آفتاب آنها حاصل میشود و هر از توابع وحی است انستی بعبارة علیه الرحمه و در جذب لقلوب مذکور است
که شیخ علاء الدین قونوی میگوید که بعید نیست که گفته شود ارواح مقدسه انبیا بعد از مفارقت منزل
ملائک است بلکه فضل از ایشان و همچنان که ملائک متمثل شوند در صورت مختلفه کذا که از ایشان ارواح متعلق
انبیا نیز متمثل گردند و ممکن است که این تصرف در بعضی خواص عباد در حالت حیات نیز دست دهد
و روح واحد و ابدان متعدده غیر بدن ممتو تصرف گردد چنانچه بعضی محققین بتسمیه بدال گفتارند
که گاهی یکی از ایشان بکافی رود و در مکان اول شجی و مثالی در بدل خود بگذارند و حضرات ضیوة قدس
الله علیه السلام هم عالم متوسط و عالم اجساد و ارواح اثبات کرده اند که آنرا عالم مثال گویند لطیف انعام
اجساد و اکشف از عالم ارواح و ظهور ارواح در صور مختلفه بران ساخته و ظهور جبرئیل بصورت و کلمی
و تمثال و در مریم را بصورت بشر است و خلق از ان عالم میدانند و بنا علیه جائز بود که موسی علیه السلام
با وجود استقرار او در آسمان ششم بشیخ دیگر مثالی در قبر متمثل شود و آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم
در هر دو مکان مشاهد فرموده و بعد از اثبات عالم مثال جواب مسائل کثیره بیرون آید و اشکالات
بسیار مثل بیان وسعت جنت و رویت او درارض حالتی مثل اخل گردد انستی کلام الشیخ و حقیقت
آنست که تحقیق مسئله حیات انبیا علیهم السلام و غیر ایشان موقوف معرفت این عالم است و تحقیق
ویدن آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم موسی و یونس علیهما السلام را بمعرفت زمان مکان و حیاتیات
و فرق آنها از زمان مکان جسمانی چنانچه محققین صوفیه کرده اند دست نه حقیقت این حالت و دریافت
آن اعلی و رافع است از قابل شدن بتمثال ایشان و دیدن آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم صوفی
ایشان را انستی بعبارة و حدیث علماء ائمتی کما نبیاء نبی اسرائیل و العلماء و رتبه الانبیا
مصمعه علاء حیات و هم سماع صلوة و سلام خود و هم بذریه ملایک مر اهل لا راست چه حقیقت آنکه
جامع علم ظاهری و باطنی است و ارث کامل انبیاست که معنی اعجاز و محبت هر دو دارد و در کاف

تنبیه کرامات و محبت هر دو باید و مولانا عبدالرحمن جامی علیه الرحمه در نفحات در ضمن فرمود که شیخ نجم الدین
عبدالله محمد اصفهانی شاگرد ابو العباس مرتضی ذکر کرده است که بخط یکی از اکابر خراسان یافته ام که در
تاریخ شش هشت و سبع و ثمان و تسعون زیارت حرم مکه زادگاه الله تعالی مشرفا هستم و در آن وقت
شیخ حرم شیخ نجم الدین اصفهانی بود و بنده منی می رسیدم روزی از من پرسید که این حدیث بمو
رسیده که بدلا می امی اربعون اثناعشر فی العراق و ثمانیه و عشرون فی الشام گفتم رسیده است
امامرا مشکل میشود که چون این طائفه همین در شام و عراق می باشند شیخ فرمود که حضرت رسالت صلی
علیه و آله و سلم جمیع عالم را قسم کرده است نصفی شرقی و نصفی غربی از عراق نصف شرقی است
و از شام نصف غربی پس عراق و غیر آن چون خراسان هندوستان ترکستان سائر بلاد شرقی
در عراق داخل است و شام و غیر آن چون بلاد مصر و مغرب همه در شام داخل است تا نقل نوشته است
که درین وقت در خاطر من افتاد که از حال خواجه قطب الدین کبیری جامی نیشاپوری که رسول کنیزی آنکه
من سوال کنم فرمود که خواجه قطب الدین کبیری یکی از ان دو زاده است که در عراق انداختی کلامه
تختی مبارک بغداد نیز در عراق است بلکه خراسان و بلاد عراق است بالجلدین و آیات مستوعبا و مستوفیا
احوال رسیدن سایم و نیا بغالبان بر عالمه منین و عرض اعمال نیز و انج گشت خصوصاً در اولیاد ایشان
و انبیاء علیهم الصلوٰۃ و السلام بسبب کشف کرامت و هم بسبب استواری حالت موت و حیات شریف
را چنانچه آیات و احادیث ناطق است بران و در اینجا و النسی است که شهیدان است که قلبی نبشانه
محقق باشد و انچه انبیاء با و رسانیده اند بنحی قلب و آنرا قبول کند که گویا می بیند و لهذا در آن جای
در امر دین نزد او سهل کاری باشد گویند که بحسب ظاهر مقتول نشده باشد و قوت عملی و در کمال
قریب بقوت انبیاست چنانکه حضرت شاه عبدالعزیز علیه الرحمه در تفسیر خویش گفته است و معنی
ای که کریمه من النبیین و الصدیقین و الشهداء و الله الحین و حسن اولیاءک و دنیا
و معنی ولی شامل این هر چهار گروه است انتی ۴ و شهیدان این معنی بر ولی صادق است که الله تعالی
و هم از روایت که بجا و بانفس و قتل آن جهاد اکبر است و دائم در جهاد است چنانکه در اثناعشر در مقام بیان

واقع حکیم تصریح آن کرده است شیخ دیلوی رحمۃ اللہ علیہ نیز مدارج النبوة تتمہ حدیث قدسی کریم بودہ
 فاذا الحبلى كنت له سمعه الذی یسمعه وبعبره الذی یبصر به لسانه الذی یطلق
 وقتیکہ دوست میدارم من بندہ را شوم من سماع او کہ از ان می شنود و بصارت او کہ از ان بیند و زمان
 وی کہ از ان میگوید و روشن ترین لیل است در دوستان محبوبان حق بسیماء علم و شعور و ادراک حاضر و غایب
 قریب و بعید و درعیات مہمات علی الخصوص شیخ الملک الجرجانی بالاتفاق شیخ المشائخ علی
 الاطلاق قطب عراق و متذآفاق مستغنی عن الالقاب رب الارباب صاحب الکرامات الباہرہ
 مختار الصفات القاہرہ و نقاوہ و دوام نفوت خلاصہ خاندان نبوت و وارث نبی و تافل علیہ
 نور چہاں جستن صبح الفسین مکریم الطرفین صاحبزادہ و الاقدار و منزلت پیغمبر اودہ عالمیہ
 شیخ المغارب المشارق عیسیٰ مردہ و لان ہادی کون مکان ہالیق بالاستعداد و احق بالامداد
 عزیز غالب و عقیقہ ناصر حق و توانا حاضر و قادر و دانا و بینا منظر عجائب و عوالم فی النوائب
 معین حاضر و غائب و التناو و المستغنی المطلوب ہم شاد ہم مشہود ہم حبیب ہم محبوب ہم ہم
 عارف ہم معروف ہم داعی و ہم مدعو ہم وسیلہ ہم مقصود مجمع بحرین شریعت و طریقت و ہفت
 چار ملت ہم عاشق و ہم معشوق ہم والد و ہم مالوہ و محل بصارت غریبان و شکایت ناشکیبان
 نائب سول اللہ و اقرب الی اللہ و غوث الثقلین و الابدال و الاوتاد و القطب القرد و محی و طریق
 کسب المہمات و قبل الکونیات و باقی بالذات و فانی فی الصفات و محبوب السبعانی و قطب بیان
 غوث الصمد و الاجل لاکرم و غوث اعظم و عالم مشہور عربی و عجم پیمریان و مرشد زمان
 العالم و الامام العابد الزاہد التواب و ولی اللہ بالاتفاق السید الکرم ابن الکرم الشیخ محی ہست و الملت
 و الاسلام و الدین ابو محمد عبہ القادر الجمیل فی الامین المکین غوث الاسلام و المسلمین
 علی ابائہ و اجدادہ و علیہ و الصلوٰۃ و السلام و رحمۃ اللہ بکاتہ و رحمتہ و رضی اللہ عنہ و
 اتباعہ و اشیاعہ کہ شہرہ کرامات و غلغلہ تصرفات و دیدہ مقامات و آفاق را در گرفتہ ہست و تواتر
 آثار و اخبار جلالت و عظمت و قرب منزلت و عالمیست محتاج بہ تشریح و بیان نیست و اللہ اعلم بالصواب

الله الله فی جلالة الله الله فی کماله الله الله فی قربه ووصاله مصرع آفتاب مد ولیل آفتاب تمام
 کتب سلف و انما مملو از تذکره خیر و سیست و ناطقه عالم گویای محاسن است هجای شیخ عبدالحق
 و بعضی تصانیف خود ذکر کرده است و سابق گذشته آثار و اخبار و ولایت کرامات آنحضرت قدس
 سبحانوا ترچوبه و مجال شک مانند بسره حقیقین سیده از آنکه متواتر تفتیق است قاعده اصول نهیست
 که تواتر فائده یقین میدهد و از آنجا است که در مدارج النبوة و تحقیق معنی حدیث خضنا بحر و نقد
 الانبیاء علی ساحتهم میفرماید که در اندیم بادریا که ایستادن انبیا بر کناره آن زیرا که حقوق تحقیق بشخص میباشد
 مگر کسی را که باید بعد از و تابع گردد و در اصول و معنی پس و لیکامل از امت محمدی لاحق اند و موصوفه
 و معنی و در آئنده اند و بحر تحقیق بحلاف انبیا علیهم السلام که ایشان لاحق شده اند محمد را حکما و تابع و لاحق
 اند بدل از من حیث المعنی نه من حیث الصلوة پس از من حیث و اقیق شده اند بر ساحل بحر حقوق بشکل محلی زیرا که
 ایشان تبعی اند در صفات خود و تابع نیستند غیر خود را در صورت و لیکان تابع اند و معنی و اولیا تابع اند و موصوفه و معنی
 و عینا و حکما پس کسیکه توفیق داده شده او را که ملحق گرداند قطره خود را بر حقیقت محمدی بشمار و راسعا و کبری
 و مکانت زلفی و منزه و راست که بگوید آنچه گفته است قطب الوقت عبد القادر جیلانی رضی الله عنه نداشت
 پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم قدمی را مگر آنکه نادم قدم خود را در موضع قدم و مگر قدم نبوت که مخصوص است
 بحضرت و حکمی الله علیه و آله و سلم ان الله بعادته قدس سره و از آنجا است که در تفسیر سید ابی عمرو
 معنی صدره مولوی شاه عبدالعزیز رحمته الله علیه فرماید و از آنهم آورده اند که محبوب زلفی یا بهیمن
 بلکه تعبیه شاکی که بجای جمال الهی بدل و از آشیانه خود و ساخته و طوطی شمالی که انوار حسن انزل بر آن افتد و شایان است
 اتسی در و جلوه گرفته صید دلها بجا و به محبت میکند و هزاران هزار عاشق حسن انزلی و دیوانه و از آن موقع
 منفعت و استفاده کمالی اند و در دست بجا و به کند و دیده می آیند و به آستانه او سجدات میکنند و مشتاق
 لعل انجال دیند و این مراتب از مراتب است که هیچ کس از نبیند و اندر بطفیل این محبوب خبر را
 از اهل بیت ائمه اطهار و اولیا امت و شمره او محبوبیت آن نصیب شده و سجد و خلایق و محبوبانها گشته
 مثل حضرت عوث اعظم ابو محمد عبد القادر محبوب جان قطب بانی علی آباد و واجداه و علیه الصلوة

والسلام وسلطان المشايخ نظام الدين وليا قدس الله تعالى اسمه العزيز انتخبه بجارته وشرح
فوق الغيب شيخ عبدالحق دهلوي رحمه الحق آورده اند كه سيدنا الشيخ عبد القادر جيلاني راعليه الصلوة
والسلام موت نيسيت حيات وممات برابرست انتقى وملك لعلمانا شاه بابا لدين جونپوري
مفسر تفسير بحر مروج در ملفوظ خود نوشته است كه سيدنا مولانا شيخ ابو محمد عبد القادر جيلاني راعليه
حيات وممات برابرست انتقى ودر مامثبت من استند في ايام السنة تصنيف شيخ عبدالحق دهلوي تركت
وما فيه اى في شهر ربيع الاخر من قصة وفات سيدة مولانا القطب الفرح الغوث شيخ الاسلام
والمسلمين غوث الثقلين الشيخ محي الدين ابى محمد عبد القادر الحسينى الجيلانى رضى الله عنه
وارضاها عنا وذكروا نذرة من الاختلاف في يوم وصوله الى جناب الكريم المتعال والاشارة
الى ما هو الارحج فيه من الاقوال فنقول قد ذكر في هجته الاسرار الكتاب المشهور في بيان
احوال هذا الشيخ الكريم المختار برواية الثقات من المشايخ الكبار وبين مصنف الكتاب
وبين الشيخ رضى الله واسطى ان فحسب انه رضى الله عنه في رمضان اياما وعنه
من المشايخ الشيخ على بن الهيثمي والشيخ ابو النجيب عبد القاهر السهروردي الشيخ ابو الحسن
الجوسقي وغيرهم من المشايخ فجاءه شخص بهى السمت عليه قارفا الى السلام عليك يا رب الله
انا شهر رمضان جئتكم اعتذارا اليك مما قدر عليك في وادعك فهذا اخراجا معي بك
ثم انصرف فان الشيخ ليلة السبت التاسع من ربيع الاخر من السنة الثانية ولويه روى
اخر انتخب ولقد ذكر وافي مناقبه انه كان تاتي اليه الشهور قبل ان تهل فان كان في قدر الله
تعالى ان يكون فيه نعمة وسوء عجاءة في صورة منكرة وان كان في قدر الله تعالى نعمة وخير
جاء في صورة جميلة فقد ذكر في هجته الاسرار وفي خلاصة المفاخر في مناقب الشيخ عبد
القادر قاليف الشيخ العالم العارف الامام عبد الله اليا نفعي كملته كما به روض السراحين انه
اخذ المشايخ وفيهم ابنه ستيه السادات سيف الدين عبد الوهاب قالوا كنا
جلوسا عند شيخنا الشيخ محي الدين عبد القادر الجيلاني اخونا راجعة سلم

جمادی الاخری من سنة ستین وخمسائة وهو تکلم فجاء شاب حسن الصورة
وجلست الشیخ وقال السلام علیک یا ولی الله انا شهر رجب جنتک اهدیک وما قدّر
ان یکون فی سور عام علی الناس قال فلم یبے الناس فی شهر رجب ذلک الا خیر افلما کان
یوم الاحد سلّمه جاء رجل کرید المنظر وغنّ الیضا عنده قال له السلام علیک یا ولی
الله انا شهر شعبان جنتک وقد قدّر ان یکون فناء ببغداد وغلاء بالبحر اذ سیف یخوضا وکان قال انت
ترجمته انچه درین ست یعنی در شهر ربیع الآخر قصه وفات سیدنا و مولانا قطب دغوث شیخ الاسلام
والمسلمین غوث و جهان شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه ارضاه عنا و ذکر قلیل
از اختلاف در روز وصول وی بجناب کریم متعال اشاره بدینچه راجع ترست از اقوال پس میگویم
بدینیکه ذکر کرده شده است درین سبحة الاسرار کتاب مشهور در بیان احوال این شیخ کریم مختار بروایت
نقعات از مشایخ کبار و در بیان مصنفان کتاب در میان حضرت غوث اعظم و واسطه بود فقط آنکه
بیمار شده حضرت در رمضان شریف چند روز نزد یک بودند از مشایخ شیخ علی بن سلیمان و شیخ ابوالخیر علی
سهروردی و شیخ ابوالحسن جوشقی و غیرهم از مشایخ پس آمد نزد وی شخصی خوب بصوت و بر خطا بود
و قار و هدایت پس گفت السلام وعلیکم یا ولی الله من شهر رمضان هستم آدم ترا که اعتدار کنم از تو بدینچه
بود و بر تو درین یعنی بیماری و دواعی که ترا پس این آخر طاقات ماست بگو پس رفت پس تعالی فرمود
شش شبانه ربیع الآخر از سال دوم وینافت رمضان دیگر را و تحقیق که ذکر کرده اند در مناقب آنحضرت
بدینیکه بود که آمد برای وی همراه قبل آنکه بیاید پس اگر بودی در قدرت حقتا آنکه شود در رو
بیمار بود بر خلق من آمد بصوت خراب اگر بودی در قدرت حقتا که شود در انما نه نعمت مغیر می آمد
بصوت جمیل پس تحقیق که ذکر کرده شده بهجة الاسرار و در خلاصة المغاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر
تالیف شیخ عالم عارف امام عبداللہ یافعی تکرار کتاب و صراحت بر این آنکه خبر او از مشایخ و در میان
ایشان خلف آنحضرت ست سید السادات سیف الدین عبدالوهاب گفتند که بودیم بایان نشسته نزد
شیخ خود شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی آخر روز جمعه سلج خجادی الاخری ۷۵۰ سال بود آنحضرت ضعیف گشته

که باز الهام ربانی در دل وی القا کرده شد که آن محبوب محبوب زواریات طیباً شریعاً عالم فرمودم
محبوب نیست و سکنتش در بعد از و زاده بومش در جلا نیست بقرن خاص متولد شده و در کتب
نوشته خواهد فرمود که قدیمی هذه علی ذقبة کل اولیاء الله تعالی المتقین من المتوسطین المتخوین
الی یوعد الدین اولیل اشارت این بشارت در یافته سر خود فرود و عرض نموده که قائم علی رب
و علی حقه عینی آنتی و در حصن حصین آورده که اگر کسی حاجتی باشد لیکن ادا رسد و اگر
کرده و در کتب نقل گذارد و در حالت مناجات این الفاظ بر زبان آرد یا حمدانی توجّهت باک الی رب
فحاجتی هذه لتفعل لی و لا علی فاسرّ شرح این نوشته است که در وایت دیگر کفیه بصیغه معروف
هم آمده است یعنی قضا بکن حاجت من محمد صلی الله علیه و سلم و این تاویل مجاز نیست در شرح
بر سنخ هم دیگر یک حدیث مرفوع مرفوع است و آن اینکه اذا تحیّد الله فی الامور فاستعینوا من
اهل القبلی آنتی و شاه ولی الله قدس سره لغزیز در حجه الله البالغ بعبارت عربی آورده است ترجمه اینکه
هرگاه ارباب باطن این عالم فانی بعالم باقی تشریف میدهند با مشرکان ملحق میشد و با ملایک راه و
همه کلام میباشد بحال ایشان اخل میگردد و هر چه ایشان میکنند این هم چون میکنند و مثل شان الهام میدهد
لنتمیز و نیز مولانا شاه عبدالغزیز رحمه الله علیه در تفسیر اذ السماء انشقت نوشته است که بعضی از
خواص اولیاء الله که آله بجا نه تمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیده اند درین حالت هم تصرف در دنیا
داده و استغراق آنها بجهت کمال وسعت مدارک مانع توجه باین سمت نمیکرد و او ایسیان تحصیل کمال
باطنی از آنها مینماید و ارباب حاجت و مطالب حل مشکلات خود از آنها میطلبند و میبایند و زبان
حال آنها در این وقت هم مترجم باین مقالات است مصرع من ایم بجان گر تو آئی به تن + انتی
و هم در تفسیر سوره بقره ذکر کرده است که حیات و قیام نبی آدم بایداد و اعانت جبرئیل است و نیز
در تفسیر مذکور در بیان اصلاح قسم سوم سحر نوشته است که تحصیل ربط بار و اح طایفه صالحی و اولیاست
که اگر اولیسی مشربان بعین می آرند و روح خود و دیگر خلق بآن تنفع میشوند و در طریق تحصیل آن نیز طاعت
و تلاوت قرآن و ارسال ثواب صدقات برای آن ارواح منظور میدارند آنتی بعبارة و در تحصیل ربط

بار و روح طیبه فرق ترب و بعد مذکور است از راهان علم و ادراک و کشف ابرواح و در نزد یک برایت
 و در سجده فاتحه در آیه کریمه اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ
 عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ طلب بدایت طریق نایکه انعام کرد و برایشان از چهار گروه انبیا و صدیقان
 و شهیدان و صالحان و طایفه نیکوگان خود ساخت و مفاد آن جز این نیست که سلوک طریق ایشان
 مقتضی است که حق است که آن حق نیست پس بلا شبهه این سلوک از وسائل وصولی الحق است پس ازینجا
 معنی توسل مست ثابت شد و ذکر کریمه وَ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ
 مِنْ النَّبِيِّينَ وَمَصْذِقِينَ وَالشَّاهِدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا بدانیکه احی
 رسول گردند بهیت این چهار گروه و وفات ایشان منت نهاد و تحقیقت اطاعت رسول این است
 که طریقه این حضرت را از اشرف ذرائع وصولی حق گرداند و از اینجا هم توسل ثابت شد چنانچه سوزنا و عبودیت
 رحمت الهیه و تفسیر این سوره بچند تمام میفرماید اول اینکه بدانکه راه راست راه این چهار گروه را
 ملحوظ نظر اجمالی سازد و راه آنها طلب کند اتمی و دوم بیکه هم میفرماید خاف صالحان و خاف شهیدان
 و شهیدان را رفاقت صدیقان و صدیقان را رفاقت انبیا طلب باید و اگر کسی از علوم میجوید
 خواهد که رفاقت انبیا نماید و راه رفاقت این سه گروه درجه درجه بیاورد و دلت را دخول و در طریق
 اهل الله و توسل با آنها مقدمات اهل سلام است و اتمی شود بیکه صراط الذین انعمت علیهم تا آخر
 سوره مفتاح باب او نیست و اقتدا بار و روح طیبه و استنزال برکات و انوار آنهاست که بسبب آن
 سالک از رجوع و زنج اسب حاصل میگرد و اتمی چهارم بیکه صراط الذین انعمت علیهم اشارت
 از مقام و هیبت ابرواح طیبه و غیری المعضوب علیهم و لا الضالین تحذیر است از صحبت بدانان از
 توسل بار و روح خبیثه و ازین مقامات معنی توسل و استمداد با دنی تامل استخراج میشود بکمال ایضاً علی من ذوق
 و نیز عبودیت و جوار و خدم و حشم و عداالت سلطانی و حکم داران قضا و حمیر و بغال و افراس و اخیال
 و چاکران و ابل حرف بلکه بر حساب دنیاوی باشد و بداند که این جمله استعانت است و اگر در معنی نیست
 شرک باشد فیهده است امثال مذکور و را که میسر شد تحریک دست و پای خویش نیز دشوار نخواهد شد

پس نیست این استعانت بحسب الحقیقه مگر راجع الی الحق و همین مراد از استعانت است با ولی الله چه ذوات حضرات ایشان از جانب تعالی بر حاجت روانی و مبی خواجهی خلق مقرر اند چنانچه حدیث قَاتَ لِلَّهِ عِبَادًا لَا تَزُولُ فُتُوهُوَ اَلْبَرِّ مضمون است و چه وایت و ارمی ثابت شده قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ تَحْتَ أَشْدِيهِ أَفْشَكُوا اِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اَنْظُرُوا اِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ صَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوا فِيهِ كُوَا اِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوا فَمَطَرٌ أَشَدُّ بَدَا كَذَا فَنِي جَذَبَ الْقُلُوبَ وَمَشْكُوهَ الْمَصَانِيحِ بِالْجَمْعِ استعانت عائشه در مستقامی مطراز قبر شریف و تبویل افتاد و ظهور اثر آن کرامت است مرعاشه را و در حقیقت معجزه است و آنحضرت صلی الله علیه و سلم با تحقیق کرامات اولیا همه معجزه است من غیر صلی الله علیه و سلم کذا فی شرح مشکوٰه پس واضح شد آنکه اگر در استعانت و استمداد منظمه شرکت بود پس این منظمه در صورت استمداد از قبر شریف آنحضرت صلی الله علیه و سلم زیاده ترست زیرا که از عوام گمان تصرف آنحضرت در کائنات نسبت با ولی الله قریب التوقیع است ایضا آنحضرت صلی الله علیه و سلم فرمود اللهم لا تجعل قبری و ثنای و لعن الله الیهود و النصارى اتخذوا قبوراً انبیاءهم مساجد و مثل ذلک کثیر و چون ام المومنین عائشه صدیقہ رضی الله عنها این منظمه فاسد را از درجه اعتبار ساقط کرده مردم را با استمداد و استعانت از قبر آنحضرت امر نمود پس استمداد از قبور اولیا که منظمه شرکت در آن ضعیف ترست بطریق اولی جائز میشود کذا فی الرساله القاسمیة و در تمامه کتب احادیث و بیشتر کتب فتاوی و فقه مسائل زیارت قبور و استمداد و از اهل قبور تحقیق و اثبات کرده اند و در حدیث بودن آن بلکه سنون بودندش شکی نیست چه که در احادیث مذکور است که هر سال آنحضرت صلی الله علیه و سلم بر قبر شهدای احد و بدر میگذشت و سلام میگفت و در بقیع و عابریل قبور میفرمود چنانچه در شب بشارت بار امراتی غد و جبرئیل عم مذکور و زیاده بقیع رفته براس مردگان استغفار و شفاعت فرماید کذا فی بعض الكتب مثله فی ما ثبت من السنة و بعض کتب الاحادیث فی باب فضیلة لیلة البدر و همچنین سواد آخر سفر قریب زمان وفات سه بار جهت استغفار براس

اهل بقیع و مشاهد واحد و بدرام فرموده شد چنانچه در مدارج النبوة و غیر هم مسطور است و صحابه
و تابعین و فقها و محدثین برین سنت سینه استنان کرده اند چنانچه از زیارات روضه مقدسه
نبویه علی صاحبها الصلوٰه و السلام و بقیع و غیره مشاهد و قباب مدینه منوره و ماسوا می آید باینست
محتاج بشرح و بیان نیست اتمی و در تفسیر غزیزی نوشته که هر که در حاجتی بایشان توسل نماید حاجت او
رواگرد و و این خبر در کتاب قلاند و بر بیان احوال روضه منوره حضرت امام ابوحنیفه کوفی رحمه الله
علیه بنویسد اعلموا انه لم یزل العلماء و ذوالحجج ایضاً و ذون قبرة و یوسألون عنه فی
قضاء حوائجهم و یرون فی ذلك منه حراً الامام الشافعی رحمه الله لما کان ببغداد فانه
جاء عنه انه قال انی لا تبرک باسحیفة رحمه الله و اجی الی قبره فاذا عرضت لهما جنة صلیت
رکعتین و جئت الی قبره و سألت الله عنه فیقضی سألها و ذکر بعض المتکلمین من صاحب
ان الشافعی صلی الصبح عند قبره فلم یقین فقیل له لم قال تاد با مع صاحب القبر ذکر
ذلك غیره ایضاً و زاد انه لم یجهر بالبسملة الخ حضرت شیخ عبدالحی محقق دهلوی بنفسی القادری
در شرح غریبه شکوة شریف در کتاب الجواهر مسائل آنها و از انبیا و اولیا و علما تفصیلاً و طریلاً اثبات
کرده و در آخر بیان نوشته و اما اطمینان الکلام فی هذا المقام رغم انکاف المنکرین فانظر قد حشد
فی زماننا شرفه ینکرون الاستدلال من الاولیاء الذین نقلوا من هذه الدار الفانیة الی
دار الباقیة الذین هم احياء عنه و یجود لکنهم لا یشعرون الخ و قد سبق مثله
من شواهد الفارسیة و یضاه و در اخبار الانبیاء نوشته شعری چون غیر کنم یاد و قیام
دارم به امید آنکه مرا هم بخیر یاد کنند به چو شا و سکنم ارواح و دیگران شاید به کسان سده و مرا نیز
روح شا و کنند به بعلات قدین مود و ما خطین معنی من بخیر خوان لوح ناوانی که هوس آن باشد که بکر قیام
و معافان طائفه علیه بان کشایم و انار طرح مقدسه حضرت مشایخ قدس الله اسرارهم استعانت
نمایم تا ایشانرا وسیله سازم بجناب پیر و سنگیر که قطب عالم و غوث بنی آدم است و به تعاضد
استخوان و من در سبدا و معاد منحصر در دست و توسل من در دنیا و آخرت مقصود لطیف و غنایت و اگر

من گناهیگار بدکردار را چه یارای آنکه نام خدا اندیشان بزربان بر من و خود را در زمره ما بهمان وجه نشان
ایشان بشمارم انتی انصاف فرما جان حقیقت طلب را باید که تند و ریختن چشم تعصبت نموده دیده انصاف
بکشایند که هرگاه از قول شیخ عبدالحق محقق و بلوی همه آمده و دیگر علما استمداد از ارواح سایر الیها
بپایه جواز رسید پس به نسبت حضرت غوث اعظم قطب کرم که تاج الاولیا و راس الاصفیاء درجه گمان برده بود
اللَّهُمَّ اكْشِفْ الْأَسْتَارَ عَنْ وَجْهِ الْحَقِيقَةِ وَإِنَّا يَا هَاعِیْنِ الْبَصِیْرَةِ إِنَّكَ خَبِيرٌ
مُوفِقٌ وَمُعِیْنٌ وَاحْزُدْ عَوَاثِنَا إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اِنْ تَحْ

الباب الثالث فی اثبات جواز ورودی شیخ عبد القادر شیا الله و فییه اثبات
جواز ندارد غیره علی بنیانا و علیه الصلوة والسلام من الاستماع

بدانکه در باب استمداد تصریح و تفصیلا بپایه ثبوت رسید که در جمله اموات را بعد از اموات سماع میرا
ایضا و علم و ادراک ثابت است و ارواح کاملان را قریب و مکانتی در جناب حق ثابت است چنانکه
در حیات بود و یا بیشتر از آن و بعضی از مشایخ رضی الله تعالی عنه تصریف میکنند و قبول خود و مانند تصرف
ایشان در حیات خود و یا بیشتر و بجمعه آن سیدنا و مولانا شیخ عبد القادر جیلانی علی نبینا و علیه الصلوة و
و السلام بوده اند بلکه از قول شیخ عبدالحق محقق و بلوی و شرح فتوح الغیب از قول بکمال العلماء مولانا
شهاب الدین جوهری مفسر تفسیر بحر مواج در ملفوظ ایشان ثابت شد که سیدنا شیخ عبد القادر
الجیلانی را علی ابائیه و علیه الصلوة و السلام موت نیست حیات و اموات برابرست پس ازین مقدمه
سلم الثبوت نتیجه جواز ندارد بلغنا مذکور باب هشتم بر می آید که لایحقی علی من ذوق سلیم نم که ندانم ادای قریب
مخصوص نیست بلکه ندای غائب ماهر و قریب بعید را عام است و مقصود از ندا توجیه ندای بود و بعضی نیست
بلکه توجیه بود و بقلیبر هر دو شامل است چنانکه در قاموس گفته است یا حرف لنداء البعید حقیقه
او حکما و قدینادی بها القریب توکید او هی مشترکة بینهما و بین المتوسط و هی اکثر
حرف النداء استعمالاً و لهذا لا یقدّر عنه الحذف سواها نحو یوسف اعرض عن هذا
ای یا یوسف و لا ینادی اسم الله تعالی و الا اسم المستغایا و ایها و ایها الایها اِنْ تَحْ

و در صراح نوشته است وھی لنداء القریب البعید و نیز در کلامی کتاب از کتابهای مستطاب
 نحو وضع این حرف را بخاطر مقابل تشبیه ساخته بلکه براس حاضر و غائب عام گردانید و در اول آن عبد الله
 بنامی در شرح خود بر کافی در توفیق منادی نوشته است که هو المطلوب اقباله بحرف نائب صلی الله
 توجه الیه بوجه او بقبله کما اذا نادیت مقبلاً علیک بوجه انتھ و هكذا فی غیر ذلک
 من کتب النحو و نیز ظاهراً است که اگر تخصیص متبذل حاضر کرده شود لازم می آید که ندایس پر دو و پس
 دیوار و ندای بی غیر محدود و منادی غیر معلوم المقام و ندای عی بلطف یار جلالت بید می متمنع شود
 و الا لازم باطل فکند المازوم و این محاوره از وادی قاعه دعو بود و اما از راه شرع پس از وادی شریعت
 غزاً و صاحب نبوت کبری علیه صلوات الله و سلامه ندای صریح و رقی اموات بتقریب سلام باشد و
 رسیده است و این را بر خصیصه از خصائص من حضرت صلح حل نتوان کرد چه سلام بر موتی بلطف السلام
 علیکم یا اهل الدیار من المؤمنین الخ و اشمال آن سنت عامه است و رقی تمامه آمیسان
 و در جذب القلوب حیثی از ابن عمر رضی الله تعالی عنهما روایت فرموده که من فسر مود و وقت
 زیارت روضه طهر السلام علیک یا رسول الله السلام علیک یا ابا بکر السلام علیک یا ائمه و روایت
 کرد این حدیث را امام مالک در موطا و عبد الرزاق با سند صحیح که ذکره و الشیخ حماد و نیز ابن
 نمینوس سلام بر من نیست زیرا که در باب استمداد و حدیث ترمذی روایت کرده شد که چون
 زیارت کرد عایشه رضی الله عنها قبر برادر خود را عبد الرحمن بن ابی بکر بکند خطاب کرد و او را
 و گفت اگر حاضر میشدم وقت موت تو دفن نمی کردم ترا مگر اینجا که مرده بودی تا آخر حدیث و نیز
 در باب استمداد و حدیث قتاده بن فرمودن ان حضرت مر موتی کفار را بلطف یا فلان ابن فلان و حدیث
 بنودن آن با حضرت صلح روایت کرده شد پس چه جای اموات مسلمانان علی الخ و حدیث
 ایشان و نیز در حصن حصین و در باب ندای نائب و حدیث روایت کرده و نص عبارت
 حدیث اول اینکه و اذا انفلتت دابة فلینادی اعیان عباد الله رحیم الله حدیث
 ثانی اینکه اذا اراد عوناً فلیقل یا عباد الله اعینونی یا عباد الله اعینونی یا عباد الله

اَعِينُونِي وَقَدْ جُزِبَ ذَالِكِ وَنَزَلَ فِي حَدِيثِ اَمَدٍ اِذَا اَصْلَ أَحَدِكُمْ ذَاتُ بَنَةٍ أَوْ ذَا عَوْنٍ
 وَهُوَ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا أَنْبَى فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللَّهِ اَعِينُونِي يَا عِبَادَ اللَّهِ اَعِينُونِي
 يَا عِبَادَ اللَّهِ اَعِينُونِي فَإِنَّ اللَّهَ عِبَادًا لَكَ تَرَوْنَهُمْ رَوَيْتُ كَرَامِينَ حَدِيثٍ وَرَشَّحَ
 تَوَلَّى الْجَمِيلَ وَغَيْرَ ذَلِكَ مِنَ الْفَاطِ الْمَدَانِي حَقَّ السَّمَوَاتِ وَابْنُ خَالِفٍ وَرَبُّهُ فِي جَوَارِ
 نَدَامٍ خُفَّتْ لَمْ تَقْدَمْ نَهْمًا وَجَوَانِمْ غَيْرَ خُفَّتْ رَابِعِي أَوْ فِي نَفْسِي سَيَانِدُ وَكَبِيرٌ مِمَّا لَا تَجْعَلُوا
 دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ
 مِنْكُمْ لِيُحْجِزُوا الَّذِينَ يَخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ
 عَذَابٌ أَلِيمٌ بِرَدِّ عُمَى نَحْوِ اسْتِدْلَالٍ مِمَّا يَدُ جَوَابِ أَنَّ إِيْنِ سِتِّ كَمَا رَوَيْنَ آيَتِ إِنْ
 نِيَسَتْ كَمَا شَارَ سَوَّلَ رَا صِلَعُ صِلَايُخَوَانِي دَوِي رَا نَدَا مَكْنِيْدَ بِسَبَبِ اِيْنِ كَمَا نَدَايَ غَايِبَ بَارِ
 نِيَسَتْ بَلَكَمَا مَعْنَى رَا دَوِي دِيْكَرِ سِتِّ وَدَوِيْ سَجْدَ وَجُوْهُ مَحْمَلِ سِتِّ وَجُوْهُ اَدْوَلِ وَآنِ اِخْتِيَارِ مِيْزُوْ
 فَقَالَ سِتِّ لَا تَجْعَلُوا أَمْرَهُ اِيَاكُمْ وَدُعَاءَهُ لَكُمْ كَمَا يَكُونُ مِنْ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اِنْ كَانَ أَمْرُهُ
 فَرَضًا لَزِمَ مَا وَالَّذِي يَدُلُّ عَلَى هَذَا قَوْلُهُ عَقِيْبَ هَذَا اَفْلَحَ الَّذِينَ يَخَالِفُونَ
 عَنْ أَمْرِهِ وَجُوْهُ دَوِيْ لَا تَنَادُوْهُ كَمَا يَنَادِي بَعْضُكُمْ بَعْضًا يَا مُحَمَّدُ يَا اَبَا الْقَاسِمِ
 وَلَكِنْ قُولُوا يَا رَسُوْلَ اللهِ يَا نَبِيَّ اللهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ جَبْرِ وَجُوْهُ سَوْمَ لَا تُسَوِّفُوا
 اَصْوَاتَكُمْ فِي دُعَائِهِ وَهُوَ اَمْرٌ دَمِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى اِنَّ الدِّينَ يُغْضَوْنَ اَصْوَاتَهُمْ
 عَنْهُ رَسُوْلُ اللهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَجُوْهُ جِهَارِ اَحْذَرُوا
 دُعَاءَ الرَّسُوْلِ عَلَيْكُمْ اِذَا اسْتَخْطَمُوْهُ فَانْ دُعَاءَهُ مُوْجِبَ اِلَيْهِ كَدُعَاءِ
 غَيْرِهِ وَالْوَجْهُ اَوَّلُ اقْرَبِ اِلَى التَّعْظِيْمِ ذَكَرَ هَذِهِ الْوَجُوْهُ
 فِي التَّفْسِيْرِ اِلَى كَبِيْرٍ وَابْنُ خَالِفٍ بِرَدِّ عُمَى نَحْوِ كَبِيْرٍ اَلَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
 مِنْ دُوْنِهِ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ لَيْسَ اِلَّا كَمَا سَطَرَ كَفِيَّةً اِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ
 وَمَا هُوَ بِالْبَلِيْغِ اسْتِدْلَالٍ مِمَّا يَكُنْ فِيْ جَوَابِ أَنَّ إِيْنِ سِتِّ كَمَا رَوَيْنَ آيَتِ اِيْنِ غَيْرِ سَلَمِ سِتِّ

چه این آیت نازل شده است در حق پیو و انصاری که ایشان انبیاء را علیهم الصلوٰة و السلام
 ابن اندوانسته ندای میکرد و میخواندند و از ایشان مدد مستقل میخواستند نمود با آنکه
 کما ذکره المسفرون و در اینجا این اعتقاد ثابت نیست بلکه عقیده اهل سنت و جماعت ملحق است
 که آنحضرت را بعد از انبیا و الصالحین مقبول حضرت رب العالمین فرستاده اند و بموسل ایشان
 قضای حاجت خود و از درگاه قاضی الحاجات میخواهد و از ایشان مدد غیر مستقل میطلبد
 و لا ضیغیه و لا منفسد و آنچه منکرین ازین آیت ارا و میگویند احدی از مفسرین
 بطرف آن نرفته اند و از آللهین بدعون من دونه حضرات انبیا و اولیا را ارا و
 نکرده و بالجمله ندای منادی و سماع روح پر فتوح حضرت غوثیه با وصف بعد مسافت از
 کرامت آنحضرت منبع کرامت است چنانچه سماع امیر جمیش عمر رضی الله عنه در نهادند
 ندای عمر رضی الله عنه را از مدینه چنانکه مذکور شد و از کرامات عمر رضی الله عنه بود پس
 و اینجا کرامت منادی جلو داد و بود و در اینجا کرامت منادی کار خود کرده می آید و فرقی نیست
 درین دو مقام مگر از روی حیات و موات و در تصرفات حضرات اولیا در حیات و موات
 فرقی نیست کما تقررنی باب الاستدلال و کرامات حضرات اولیا رضی الله تعالی عنهم ثابت و
 معقوب است کما قال فی الفقه الاکبر و کرامات الاولیا رضی الله تعالی عنهم حق و نه شرع مللا
 علی القاری امی ثابت بالکتاب و السنة و لا عبرة لمخالفة المعتزلة و اهل البدعة
 فی انکار الکرامة الخ و کما قال فی عقائد النسخ و شرح او کرامات الاولیا حق
 فتظهر الکرامة علی طریق نقض العادة للولی من قطع المسافة البعیدة فی اللذة
 القلیلة کاتیان صاحب سلیمان عمر و هو اصف بن برخیا علی الأشهر بعون القیوم
 قبل ارتداد الطرف مع بعد المسافة و ظهور الطعام و الشراب و اللباس
 عنه الحاجة کما فی حق مرید فانه کلما دخل علیها نکر یا المحراب و جدا
 عنه هارزقا قال یا مرید انی لا اقدر ان اقول له من عند الله و المشی

علی الماء كما نقل عن كثير من الاولياء والطيران في الهواء كما نقل عن جعفر بن جلاب
 ولقمان السخري وغيرهما وكلام الجهاد والعجاء اما كلام الجهاد فكما روي انه كان
 بين يدي سليمان وابي الدرداء من قطعة فصبحت وسمعا تسبعا واما كلام
 العجاء فكتكلم الكلب لاصحاب الكهف وكما روي ان النبي صلعم قال بينهما
 رجل يسوق بقره قد حمل عليها اذ التفتت البقرة اليه وقالت اني لم اخلق لهذا
 وانما خلقت للحوث فقال الناس سبحان الله تستكلم البقرة فقال النبي
 صلعم امنت بهذا وان دافع المتوجه من البلاء وكفاية المهجر عن عدل
 وغير ذلك من الاشياء مثل رواية عمر بن عبد الله عنه وهو على المنبر
 في المدينة جيشة بينهما ونذحتي قال لا مبرجيشه يا سارية الجبل
 تحذير له من وراء الجبل لسكر العبد وهناك وسماع سارية كلامه مع بعد
 المسافة وكثير خاله رضي الله تعالى عنه السمع عن غير تضرع ربه كجربان النيل يكتا
 عمر بن و امثال هذا اكثر من ان يحصى انتهى وهكذا في شرح الفقه الاعظم
 للملا علي قاري وقد اثبتوا حقيقة الكرامات في جملة الكتب الكلامية فلتطالع
 وال دليل على حقيقة الكرامات ما تواتر من كثير من الصحابة ومن بعدهم
 بحيث لا يمكن انكاره خصوصا الامور المشتركة وان كانت التفاصيل احيادا
 وايضا الكتاب ناطق بظهورها من مريخ ومن صاحب سليمان عليه السلام
 وبعد ثبوت الوقوع لا حاجة الى اثبات الجواز كذا في شمس
 العقائد النسفي وشيخ عبد الحق محقق دلهي وركبيل الايمان تحت قول تنكرات
 الاوليا حتى نوشته است كه وجود كرامات از بعض صحابه واوليا مي امت بطريق شهرت
 و تواتر ثبوت یافته است كه ترو و انكار را و انما مجال نباشد خصوصا از بعض ناظم اوليا
 چنانچه از حضرت غوث اعظم شيخ نبي الدين سيده سيد نقاد و اوليا في

علی نبینا وعلیه الصلوٰۃ والسلام وائشمال ایشان امام عبید الله یا فقی گفته است که کرامات
 بلغت حد التواتر و معطوف بالانفاق ما بلغت مثلها احد من شیوخ الافاق از اینجا
 بیان جواز ندا بپایه اختتام رسید باقی مانده بیان معنی شئی لله پس بدانکه معنی آن اطلب شیئا
 اگر اما الله تعالی است و در روی احتمال معنی دیگر هم قائم است لیکن معنی صحیح و معنی این است که نداده
 شد و در صورت اراده این معنی خواندن این ورد و شریف عمل کدانه گفتگو و آنچه ورد و لغت
 قائل این قول را بقول بعض تکفیر کرده حدیث قال کذا اقول شئی لله قبل بیکر پس بنامی
 آن براراده معنی دیگر است یعنی اطلب شیئا الله تعالی و شاید وجه تکفیر این است که وی طلب
 کرد شیئی را بر اسم الله تعالی و معنی تعالی غنی است از هر شیئی و همه مقتدر و محتاج اند بسوی
 وی بذات محض مافی ردو النیت و احتمال دارد که معنی این ترکیب اعطانی شیئا اگر اما الله تعالی
 باشد بنیانه بعضی بطرف این معنی رفته اند و درین صورت اعتقاد مناد می نماید این است که
 حضرت عوثنیه علی نبینا وعلیه الصلوٰۃ والسلام معطی حقیقی اند و سوال عطا از حضرت همراه
 کرامت ایشان باستقلال است حتی که خلاف عقیده لازم و اجتناب از تکلم بهیچو کلام جب
 اتید بلکه اعتقاد و معنی این است که معطی حقیقی حضرت رب الارباب است و آنحضرت از اعظم
 وسائل این مطلوب اند که هو مقتضی تعلق المسببات بالاسباب و ندای آن شخص دین
 مقام باسم مبارک شیخ عبید الله و علی نبینا علیه الصلوٰۃ والسلام قانع توهم اعتقاد
 معنی اول است چه هرگاه بمعبودیت آنحضرت مرقا در مطلق را قائل شد و لفظی که بر آن دل
 است بار بار بر زبان آورد و از کجا استقلال آنحضرت بوصف اعطا اعتقاد کرده باشد پس
 ساحت جوازین و در بوساطت فراش برابین و حج متانت قرین از ضیق خاشاک شکوک و
 دوام فرقه غاوین و رد و انکار طائفه ضالین پاک و صاف اند حیف صد حیف برین فرقه
 منکرین که بر عالمان این عمل اطلاق شرک و کفرین نمایند و ازین غافل اند که اگر در کلام
 یک فعل از افعال مکلفین سد یا وجود تکفیر یافته شود و پاک وجه عدم تکفیر

موجود بود و آن یک وجه را اخذ کردن باید و بعد از تکفیر رفتن چه جای این فعل که کدام یکی از
 اهل عقائد حق تکفیر فاعل آن گرفته اند و نه بروی اطلاق بدعت کرده و عاشا این چه سخن
 و حال این که ارحم الراحمین بر این است مرحومه محمدیه رحم کرده میفرماید یُرِیْهِ اللهُ بِكُمْ الْعُسْرَ
 اَوْ لَا یُرِیْهِ بِكُمْ الْعُسْرَ اللَّهُ اَرَا نَا الْحَقَّ حَقًّا وَوَقَعْنَا لَلْآتِیَةِ حَقًّا وَوَقَعْنَا لَقَاءَهُ الْعُسْرَ الْعَظِیْمَ
 مع الخشوع و الاخلاص ناولت الغزیز الحکیم علامه و اینکه سماع ندای منادی از سمت
 بعید من قبیل علم غیب است یعنی غیب اضافی و علم غیب اضافی مرغیه خدا تعالی را از خواص کلمات
 او ثابت است و تفصیل این اجمال اینکه غیب دو قسم است یکم مطلق دوم اضافی
 مطلق چیز یا شخصی پوشیده که بواسطه معلوم شود و علم این غیب از خصائص و تعالی است
 که هر شئی را بلا واسطه میداند و غیر او تعالی را علم این غیب نیست چنانچه فرمود الله تعالی
 قُلْ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللهُ وَ غِیْبِ اضافی
 چیزیست یا شخصی پوشیده که بواسطه معلوم شود و اضافی دو قسم است صحیح و فاسد و اضافی
 صحیح نیز بر دو قسم است معتبر و غیر معتبر صحیح معتبر آن چیزیست یا شخصی پوشیده که بواسطه الهی
 تعالی دانسته شود و بواسطه برائی تعالی بر چند قسم است گاهی خاص ذات باری تعالی بلا توسط
 جبرئیل و دیگر ملائکه علیهم الصلوٰة والسلام و گاهی وساطت جبرئیل علیه السلام و غیره و علم این
 قسم غیب را بنیای علیهم الصلوٰة والسلام حاصل است چنانچه فرمود الله تعالی وَ مَا
 کَانَ اللهُ لِیُطَلِّعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ لَکِنَّ اللهَ یُخَبِّرُکُمْ بِمَنْ رُسُلِهِ مِنْ اَیْشَاءٍ وَ یُرِیْ
 اللهُ عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلَی الْغَیْبِ احَدًا اِلَّا مَنْ ارْتَضٰی مِنْ رُسُلٍ
 و ملا علی قاری در شرح فقه اکبر نیز غیب را دو قسم گردانیده مطلق و اضافی و نص عبارت است
 این است ثُمَّ اَعْلَمَ اَنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یَعْلَمُوا الْمَغِیْبَاتِ مِنَ الْاَشْیَاءِ و در بیان غیب مطلق
 داشته بعد از آن تشناکر و غیب اضافی را و گفت اَلَا مَا اَعْلَمَهُ اللهُ تَعَالٰی اَحْیَانًا
 و روایت کرده شد از ابن عمر رضی الله تعالی عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حتیٰ لیسیر الی سعة الروحانیة فیعلو الغیب ویطوی له الارض ویمشی علی الماء
ولیغیب عن الابصار فالجواب اما عن الاول الی ان قال واما عن الثاني فلان
للغیب مبادی ولواحق فبما یدیه لا یطلع علیها ملک ولا نبی مرسل واما
اللواحق فما اظهره الله تعالیٰ علی بعض حجابہ لوجه علمہ وخرج ذلك عن الغیب
المطلق وصار غیباً اضافیاً وذلك اذا تنوّز الرّوح القدسیة وازداد نورها
واشرقها بالاعراض عن ظلمة عالم الحسّن تجلیة ذات القلب عن صداء الطبیعة
والمواطبة علی العمل فیضان الالهیة حتی یقوی النور ویبسّط فی فضاء قلبه
فینعکس فیہ النقوش المرسمة فی اللوح المحفوظ ویطلع علی المغیبات ویتمیز
فی اجسام العالم السفلی بل یتجلی حینئذ الفیاض الاقدس بالعرفۃ الّتی هی شریفة
العطا یا فیکف بغیرہ السنہ ودر تحقیق الحقیقة آورده کہ ملا علی قاری در
شرح مشکوٰۃ متعلق حدیث صلّوا علیّ فان صلّو تکم تبلعنی حیث کنتم زبیرہ گفت
قاضی در شرح این حدیث کہ پاک نفس قنیکہ از علائق بدن خالی میشو و عروج میسکند و
تا ملا علی میرسد و باقی بکے مانند برائے او جمائی پس مے بنید ہر شے را بمشاہدہ خود انتہی پس
روایات ثابت و محقق شد کہ اطلاع بر غیب اضافی از خصایص حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ
نیست بلکہ برائے خواص امت ہم ثابت ست علی الخصوص خواص امت پیغمبر ما
صلی اللہ علیہ وسلم پس ثبوت این کرامت مر حضرت غوث اعظم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ
والسلام را کہ ذات بابرکات ایشان ستجمع کرامات تمامہ اولیاست محل ربوبت و شہدت
نیست چہ برگاہ حضرت غوث اعظم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام و ذات جدا مجد
خود صلی اللہ علیہ وسلم فانی شدہ بصفات وی باقی بود اکثر اوقات مینمود ہذا وجود
جدّی لا وجودی چنانچہ علامہ صوفیہ فرمودہ اند کہ آنحضرت در جد مجد خود فانی بود
و تا وہیفاتا و توالا و فعلوا و الایہ سواہ آنحضرت کہ ام کی از اولیا را ہیچونہ فانی اتھا و

و توجہ اختصاصی نصیب نمائے پس جملہ اوصاف احمدیہ و کمالات تہذیبیہ محاط ذات حضرت غوث
 شدہ و بران جلوہ فرمودہ پس غیب دانی کہ یکے از صفات حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
 علیہ وسلم است بطویل آنحضرت بذات حضرت غوثیہ ہم ثابت میشود و از موتات این
 مدعا این است کہ حضرت غوث اعظم را آنچنان کشف حاصل بود کہ غیر ویرا از اولیائے کرام
 نصیب نشدہ چنانکہ در اخبار الاخبار کم و در وہ کہ فرمود آنحضرت و قتیکہ تکلم بکنم من بکلامی شہا
 باید کہ تصدیق کنید از آنکہ تکلم من ناشی از یقین است کہ شک را ور دے مجال نیست گویا گویا نیندہ
 بشوم پس میگویم و داوہ بشوم پس مے بخشم و امر کرو و بشوم پس میکنم و عہدہ بر کسے است کہ مرا
 امر کردہ است **وَالَّذِي عَلَى الْعَرْشِ يُغْثِي الْمَاءَ وَيَكْدِبُ الشَّامُ** از ہر قاتل ست مروین شمار
 و سبب زوال و نیا و آخرت شہادت **أَنَا سَيِّفٌ أَنَا قَاتِلٌ وَ يُجَذِّدُكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ**
 اگر بنے بود لگام شریعت بر زبان من ہر آنیہ خبر میکردم شمارا با اینچہ میخورید و مے نمید و در خانہ
 خود من میدانم اینچہ در ظاہر و باطن شہادت و شمار در رنگ شہادت و در نظر من اتقی
 بدانکہ تا اینجا کلام بر مذاق شہادت بود و ایک از چاشنی طہر لیت ذائقہ حال
 اہل خبرت را حلقہ بخشیدہ مے آید بدانکہ این اسم اعظم اسمے است کہ شیوخ طریقت بر
 عمل آن مواظبت فرمودہ اند و دیگران را بر آن تحریر و تاکید فرمودہ و کما نقل من
 اکابر الدین و اطاعت شیوخ طریقت ہم از واجبات ست چنانچہ مولانا شاہ عبدالغنی
 دہلوی قدس سرہ در تفسیر خود و فتح الغریر نوشتہ اند آن کسانیکہ اطاعت آنہا بحکم خدا
 فرض ست شش گروہ اند از انجملہ مجتہدین شہادت و شیوخ طریقت اند کہ حکم ایشان
 بطریق واجب غیر لازم الاتباع ست بر عوام زیرا کہ نعم اسرار شریعت و دقایق طریقت
 ایشان را میسرست قال اللہ تعالی فاستلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون
 ہر مدتی کہ از روایت علمائے کرام شریعت و مشایخ عظام طریقت ثابت شود و قابل تعبا
 و اعتماد ست و قابل حجت گرفتن ست چنانچہ در اکثر کتابہا بمثل این

احادیث استناد کرده اند و بسیار احادیث در مکتوبات مشایخ طریقت آمد که باین اعتبار رسیده
است گویند محمد شین از درجه صحت سابقا باشد چنانچه مولانا شاه ولی الله قدس سره والد مولانا شاه
عبد الغفر در کتاب قول الجلیل از آن قبیل حدیثی آورده تو احد کلام را بر آن نظم که رتبه ثبوت نیست
تمیذی و او است و شیخ عبدالحق عتقی دهلوی البخاری در کتاب اخبار الاخیار در مقام بیان
اگر امات حضرت غوثیه علی بنبیا و علیه و سائر الالف صلوات و تحیت آورده که نقل است که آنحضرت
فرمود که در زمان حسین بن منصور طلاج کسی نبود که او را دستگیری کند و از لغزشی که او را شده
بود باز و اگر من در زمان اومی بودم او را دستگیری میکردم تا کار او باینجا میکشید و من دستگیری
میکندم هرگز از مریدان من مرکب بلغزد و از پای و تاید تار و قیامت و فرمود و مراد هر طویل و نحلی است
و مقام امت کرده نشود و خیلی است که مسابقت کرده نشود و مراد در هر لشکر سلطانی
است که مخالفت کرده نشود و در هر منصب خلیفه ایست که عزل کرده نشود و
فسرمود که هرگاه از خدا چیزی نخواهید بوسیله من خوابید تا خواهش شما با جابت
رسد و فرمود هر که استعانت کند بمن در کربتی کشف کرده شود آن کربت از او هر که
مناوی کند بنام من در شدتی کشاده شود آن شدت از او و هر که توسل کند بمن بسوی
خدا و حاجتی قضا کرده شود آن حاجت مرا و او فرمود هر کسی که دو رکعت نماز بگذارد و بخواند
در هر رکعت بعد از فاتحه سورده اخلاص یا زده بار بعد از آن در دو بفرستد بر پیغمبر خدا صلی الله
علیه و سلم بعد از سلام و بخواند آن سرور صلی الله علیه و سلم بعد از آن یا زده گام بجانب عراق برود
و نام مرا گیرد و حاجت خود را از درگاه خدا و ندی بخواند حقیقی آن حاجت و قضا گردد بمن و اگر
مرا و بنام مبارک وی علیه السلام همین اسم اعظم است یعنی یا شیخ عبد القادر شیا الله و نیز در کتب متقدمین
و متاخرین مثل مناقب غوثیه و مصحاح الکرامات و غیره آورده که در کتاب حقیقه الحقائق
نیز کوریت که در وقتی از اوقات از مشیت ایزدی پسریوه زنی خادمه آنحضرت بدریا غرق شد
زن مذکوره نالان و گریان مستغنیانه بدرو دولت آنحضرت حاضر آمده بخدایت خادمه وی الاشم

حقیقت حال ظاهر نموده عرض داد که لکنه از شمشوش توجهات فوات بابرکات بر حال این کنیز شک
 ذره مثال تابدر آئینه پسر غریقی این بیچاره از ان دریا ناپیدا کنار صحیحاً سالما بر آمدن میتواند حضرت
 غوثیه عالیله بر حال زار وی رحم آورد و فرمود بر و پسر غریقی خود را بخانه خود خواهی یافت خاوندی کو
 بخانه درآمد پسر خود را دیدن نیافت باز ناالان و گریان بدر دولت حاضر آمده تحقیقت حال عرض داد
 باز همون ارشاد شریف عذر دریافت پس بخانه خود آمده همان شش در کاسه خود وید پس بخدمت
 ایت رحمت حاضر آمده بر تحقیقت حال اطلاع داد باز حکم سابق شرف افاد یافت رن بار بخانه خود
 و رآمده ساعتی که خود را از باوه مراد لبریز یافت پس شادان و فرحان بر آستانه قادریه حاضر گشته
 مستانه دارین اشعار را عرضه داد استعجاب چون نباشد من مرید حضرت پاک توام چه شد فیض
 تو مبتدل بالظرب رنج و غم چه نام نایم همیشه و رو پی سازم بدل و خطای بخشم از ان
 کام و زبان را مبدم و مشکران اسم پاکت بوده مقهور خدا و عالم ان اسم عظم مورد رحمت قدم
 هر دم و بر آن میخوانم ترایا غوث دین و میر سیده باش در فریادم از راه کرم و خود بفرمودی
 که بر کن بخش خواند مرا و بر بر آرم حاجتش هم مرا نام از اطم و پس دوران وقت حضرت پیشه
 بر اقبسه در آمده بدل توجه حضرت الهی تعالی شده ناز محبوبانه آغاز نهاد و عرض داد
 که چه امر فز بر خلاف عادت عرضه این عاشق صادق و دوبار در آستانه اجابت بار
 نیافت و اگر چه بار سوم کرسی نشین اجابت گردید فاما پیش این غمیغه نداشتاد هنگیز حال نام
 شد قاوران چنان قافری که از تار و پود و حرف کن هیز ده هزار عالم را بطرقه العین خلعت
 خلقت پوشانیدی و باین طریق در عالم معاد بیک انفع صور جمع اجزای متفرق نموده عاوده
 مخوقات خواهی فرمود چرا قامت التماس را تا دیر از جامه اجابت بر بند داشتی و همچو برهنگان
 از پیش آمدن دیگران ناوم و شرمسار داشتی معذرا پیاس ادب برضای تو رفیم از دل ع
 بقضای تو سرفرو دارم و از حضرت الهی تعالی شانه ندا آمد که البته این مقام علی ناز محبوبانه
 تست و اگر بخاطر تو چیز را باید بگنجایشی دارد و چون آن هر چه میخواهی بخواه که البته

خواهش ترا بر می آید و مطلب ترا معلوم میگم حضرت غوثیه سماع این ندا غنیایات بنیایات حضرت
 اکتبیه تعالی شان بر حال خود دریافت عرصه داد که هر عنایتی که سزاوار حضرت صمدیت
 بود میدانی بان سرفراز فرماوران باب از جانب این غریب چون و چرانی نیست مگر همین قدر
 خواست است که عطای بر حال من غریب بزدول فرما که اثر آن ازین زمان تا همه زمان آئینده
 یاقی و ثبات ماندند آمد که از اسم و ز اسم اعظم ترا تاثیر عطا کرده شد که جمیع تاثیرات اسمای
 نیست پس هر که ورد نام نامی تو نخواهد کرد و رجه بلند و ثواب عظیم خواهد یافت پس با سماع
 ندای ربانی حضرت محبوب صمدانی دو گانه شکرانه او فرموده گفتند **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ**
كَالْأَسْمَاءِ الْأَعْظَمَةِ فِي الْبَرَكَةِ وَالْثَّابِتِ مراد ازین اسم همین اسم مذکور است یعنی
يَا شَيْخُ عَبْدُ الْقَادِرُ شَيْئًا يَلَسُ و آنچه در اخبار الانبیا بر مقام دیگر مرقوم است از
 سؤالات و مقویات این کلام است و آن اینکه آنچه من فقیر حقیر از اکرام و انعام حضرت
 بشیر نذیر صلی الله علیه و سلم بشارت یافته ام اشارت نتوانم کرد امیدوارم که ظهور آثار و انوار
 متکفل ابرار و متضمن اظهار آن گردد و انشاء الله تعالی اگر چه نظر بکثرت نقصان و آتی قلت
 استعداد و نظری نا امید می گونه در حصول مطلب و وصول مقصد راه یابد ولیکن دست امید
 بلند است و پای یقین ابرجمند که چون در سفینه لوح نشسته ام بسا حل نجات رسیدنی است
 و جمال مقصود و دیدنی هر که درین کشتی نشست اگر غنیان کند یقین داند که از طوفان
 آتش و فتنه و آفات است اعتماد و من بصاحب قدمی است که مالک رقاب اولیا است و درونی توان
 یافت که در خدمت او قدم از سر نسا زد و زیر پایی او سر نیندازد و این خود سبب سرفرازی
 ایشان است کیسکه قدم بر قدم مصطفی بود بلکه دم بدم بقدم او رود و سعادت آن سرست که پایمال
 او گردد و هر چه جمیع چهران از وراشت مصطفی و مرتضی اند و خند همه بان خلف صدق رسید بگر
 که این چه غنا بود اگر چه وارثان بسیار اند و نه آنچه بوی رسید به هیچکس نرسید وراثت مال محبت
 آتصیب بر ابر قسمت کنند ولیکن در وراثت حال یک را با دیگری برابری نرسد بلکه برادری نبود

اگر دیگران قطب اندا و قطب الاقطاب است و اگر ایشان سلاطین و سلاطین الاسلام
 محی الدین کہ دین اسلام زنده گردانید و ملت کفر را بمیرانید کہ اسے شیخ بی بی و بی بی مرتبہ کینچا
 دین ازستی قیوم است و ایضا از وی غوث الثقلین آنرا گویند کہ جن دافس ہمہ بوے پناہ جویند من
 بیکس نیز پناہ با وجہ تمام و بردر گاہ او قناده مرجع عنایت او کس نیست و بغیر لطف او فریاد من
 استغفار غوث اعظم دلیل راہ یقین و یقین رہبر اکابر دین و شیخ دارین آدمی ثقلین و زہد
 آل سید کونین و بادشاہ ماکب قربت و نور و مسالک قربت و اورست و در جملہ ایما
 ممتاز و چون پیہر در انبیا ممتاز و اولیا بند باش از ول و جان و قدم او بگروان ایشان و
 وصف تعریف از من نہ نکوست و خود کرامات او معرفت اوست و من کہ پروردگار نو انج
 عاجز از مدحت کمال ویم و ہمہ دم غرق بحر احسانم و ای خداے درشن لیا جانم
 و در دو عالم با دست ایستد و ہست با وی امید جاویدم و امید وارم کہ اگر از راہ پیر دین
 افتد اور ہمہ بری کند و اگر از پایے در آیم او دستگیری نماید و حکم بشارتہای کہ او بخبان خود داده است
 سعادت ہائے دنیا و آخرت آماہ است فرمودہ است کہ قاضی الحاجات مرا سچے نوشتہ داد کہ
 و ران نامہ امیر دین برین قیامت ثبت افتادہ ہمہ را بمن بخشید و مقام غفور بر جراتم ہمہ کشید
 اگر نام من در نامہ مریدان او مکتوب شد پس چراغ خورم کہ کار بر حسب مدعا و مطلوب شد
 من نام را و مرید اویم قبول و رد بدست دوست خوانان اویم خواستن او مفوع بدست
 ارادت یقینی از من مجازی گنایید و صلواتہ داکے بالین بے نمازی نشاید انقباضی ہست کردہ ایم
 و پناہی بدر گاہ او بروہ و لیکن چنان دائم کہ چون این سعادت از ازل نصیب من است تا ابد
 قریب من خواہد بود و در آن زمان کہ از خود خبر نہاشتم نامش بر لوح دل مے نگاشتم شہر
 ما بخت تو نہ امروز گرفتار شدیم کہ گرفتاری ما با تو روز از ازل است و جاوید بخت او بخود کشید
 و مراد از آن مقدور نہ و کرشمہ عنایت او بخو و میخواند و مرابان شعور نہ شہر سنو زاد مہستی اثر نو و مراد
 کہ جذب عشق توہ از خویش میرجو و مراد لطف باطنی او بود کہ لقا ہو و باطن مرا معطوط و ملحوظ

داشت و اول و آخر معصوم و محفوظ پدر نیز چون خاک و را بود و این نسبت تقویت و تربیت میفرمود
 عمر با بے توسل بجناب این بادشاه عالم پادشاه استافتیم و لیکن بے وسیله بارسنه یافتیم بارها
 از بهارات غیبی اشارت و ابْتَقُوا الذِّلَّ السَّيْلَ می شنیدیم و در طلب و سیلت که سبب تحصیل این
 فضیلت بود و موجب تصحیح نسبت و تحقیق سلسله ارادت گردید و دیدیم کسے میخواستیم که
 نسبت عطی را با ما نسبت و بی ضم کرده باشد و قرابت جسمانی را با تقرب روحانی فراهم آورد
 تا دست بوسی و هم و پامی او گیریم بلکه تا زنده ام در پامے او میرم آخر صدق نیت من کار کرد و
 شجره اخلاص من بار آور و بر مثال و یَدْرُسْ قَدْ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ هَرَبْر من عیسیٰ نفسے
 را فرستاد که هر نفس و مائده بود از آسمان معرفت نازل و باعث عید و سرور و آخرواد اعلیٰ
 متولی مقامی که جمال او ناری ست از شجره وحدت طالع و نوروی از جانب حقیقت لامع غلیل انقا
 که رخساره زیبایش گلزار بوستان غلت و گل گلستان دین و ملت ست مصطفیٰ بجائے که و بانث
 نملکان خوانان انا الخ و زبانش تبیان قرآن انا افصح است مرتبے کمائی که و لش باب مدینه علم
 و فتوح و بر ضمیرش ابواب اسرار کو کشف مفتوح حسن سیرت و وارث مرتبه و اِنَّكَ لَعَلَّ الْخَلْقِ
 عَطِيْهِمْ و نواب منصب بالمومنین رَوْفٌ سَرَّ حِلْمٌ حسین سرتی که صدوق
 و یطهرکم تطهیدا آمد و صدق اِلا الموده کافیه القرب لے شد زین العابدین و امام
 الصادقین السیدانقی البقی و العلومی العلی المهدی همی کلیم الله و محبوبه حبیب الله که با
 احمد خونی که عالمی بنده اوست و یوسف رونی که ماه شہزنده اوست و عیسیٰ
 نفسے که جان و دل زنده اوست و موسیٰ که تقاسمے دوست خواننده اوست و
 هر کلاسے که در کلام کلیم وارو شد و بروی صاوق ست و بحال او موافق او را مگر بر قلب موسیٰ
 آفریده اند یا آنکه جگر گوشه محمد صلی الله علیه و سلم رباعی اے بید و بیا نقای منظور
 به بین و آن جبهه و آن جمال و آن نور به بین و در او کی ایمن محبت بگنزد و هم موسیٰ
 و هم درخت و هم طور به بین و حمیده صفاتی که جانشین حامد و وارث مقام محمود ست

چه حامدی که بر شما گشتری که محامدا و صافش بر شمار و بے اختیار در شما می شناسند که لا اخصی
بر آمد حاصل که چون این آفتاب دین و دولت طلوع کرد چنان دانستم گویا بعض طالع من آمد
بهر و آنکه دید و بجمال و روشن شد و در دل نوری دیگر یافتیم و سرور می دیگر در لقیه اولی و اول ز دوست آمد
و در پای غمت و اقامت می و بجای دیگر به یون کتاب فرموده فهو قطب الوقت و سلطان
الوجود امام الصده یقین و حجة العارفین روح المعرفه و قلب الحقیقه خلیفه
الله فی ارضه و وارث کتابه و نائب رسول الوجود البحت و النور الصمد و سلطان
الطریق و المتصرف فی الوجود علی التحقیق علی نبینا و علیه السلام الی یوم القیام
حلیه آنحضرت خیف البدن ربع القامه عرض الصده عرض الحیة
و طولها اسماء للون مقرون الحاجبین اصوت جهور سمعت بهی قد علی
و علو فی له صیت صوت و سمعت و در کلام آنحضرت نوعی از سرعت و جهر بود که
ساعت را رنجی و بهیتی در دل می افروزد و از جمله خوارق کلام اوان بود که در شنیدن آن قوسها و
بمید کیسان بودند و بحسب قرب و بعد مکان مجلس تفاوتی ظاهر نمیشد و در وقت تکلم و بیکیس را
بزرگسوت و انصاف گنجایش نداشت الخ پس از اینجا بقول محقق و هومی عاشق نبوی ثبات و محقق
شد که اگر کسی آنغوثیه عالیه را از دور بفرماند با برپا آواز مناد می گویش شریف آنحضرت
چنانکه بمکان قرب برسد خواهد رسید و در تمام دیگر میگوید نقاست از مشایخ که هرگاه
شیخ محی الدین سید عجمه اتفاقا در کرسی بر می آید و میگوید الخ فله خاموش میگرد و هر دلی
خدی که بر روی زمین است حاضر و غایب و از نیجهت است که این کلمه را میگوید و در زبان
آن ساکت میگردد و او ایما و ملائکه از دحام میکنند و در مجلس الخ و نیز در مقام دیگر مینویسد
و وقتما بودی که از مجلس غطا آنحضرت بنمازه میایرون می آمد از جهت غلبه شوق و بهیبت و
تصرف و قهوان عظمت جلال او و آنچه از خوارق و کرامات و تجلیات و عجایب و غرائب و حدیث
اشیای غیبیه و ظهور امور غریبه در مجلس غطا آنحضرت نقل کرده اند خارج از حد و احتیاط

وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْجَبْوَيْمُ قَلَمٌ وَفَرَمُودَةُ أَمْلٌ كَمِثْقَةِ ذَرَّةٍ وَأُولَئِكَ هُمُ الْوَحِيدُونَ
 أَحْيَاءُ بِأَحْسَاءِ وَأَمْوَاتُ بِأَرْوَاحٍ وَهِنٌ وَمَلَائِكَةٌ وَحَاضِرٌ بِشَعْنِهِ وَحَضَرَتْ
 جِيبُ رَبِّ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا الْجَمْعُ مِنْ نِزَارٍ بِرَأْسِ تَرْبِيتٍ وَمَا يَسُدُّ تَحْلِي
 مِيفَرْمُودُ وَفَضْلُهُ السَّلَامُ أَكْثَرُ أَوْقَاتٍ مِنْ حَاضِرَانِ جُلُوسِ شَرِيفِ مَبُودٍ وَازْمِشَاخِ عَصْرِ
 هَرَكْرَمَلَاتٍ مِثْكَرُ وَصِيَّتِ مَبُودٍ بَلَازِمَتْ جُلُوسِ شَرِيفِ أَوْ مَعَهُ فَرَمُودُ مَنْ أَرَادَ الْفَلَاحَ
 فَطَلَبَهُ تَلَا زَمَّةً هَذَا الْمَجْلِسِ انْتَهَى وَإِنْ كَرِهُتُمْ أَنْ تَعْرِضُوا لِمَا يَكُونُ مَسْأَلَةً تَنَازَعُ فِيهِ فِي
 حَالَاتٍ مَاتَ سِتْرٌ فِي حَالَاتٍ حَيَاتٍ جَوَابُ أَوْ بِدَوِّ وَجْهِ كَوْنِ كِيَانِكُمْ بِشَيْءٍ ثَابِتٍ كَرَدِهِ أَمْ كَيْفَ
 وَمَاتَ أُولَئِكَ تَعَالَى كَيْسَانُ سِتْرٌ أَوْ لِيَاءُ اللَّهِ لَا يَمُوتُونَ حَافِظٌ لِكُلِّ شَيْءٍ شَعْرٌ بِرَكْعَةٍ نِيرُودِ
 أَنْكَ دَلِشْ زَنْدَةً شَدِيدُ بَشَقٍ فِي شَتِّ سِتْرِ بِرَجْرِيْدَةٍ عَالَمٌ دَوْمٌ مَا فِي دَوْمٍ أَنْكَ هَرَكَاهُ حَضَرَتْ نَبِي
 كَرِيمٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ تَوْلُدِ شَرِيفِ أَنْخَفَرَتْ بِشَيْءٍ وَالِدُ شَانِ مَعَهُ انْبِيَاءُ وَبِكَرْمَلِيْ نَبِيَا
 وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِرَأْسِ ابْتِشَارٍ وَتَهْنِيتِ تَشْرِيفِ أَوْرَدَهُ أَنْدَ بَعْدَ بَعِيدِ سِتْرِ عَزْوَاقِ
 بِحَقِّ شَمْنِ أَنْخَفَرَتْ بِهَمٍّ بِرَأْسِ تَعَزُّوتٍ وَبَعْدَ وَاصِلِ بِحَقِّ كُشْتَنِ آنِ نِزَارٍ بِرَأْسِ شَرِيفِ وَبِأَسْتَا
 مَنُورَةٍ أَوْ لَا بِرَأْسِ تَشْرِيفِ ارْتَدَّ انْتَهَى وَنِزَارٍ بِجَامِيٍّ وَبِكَرْمَلِيْ نَبِيَا مِيفَرْمُودُ كَتَابُ مِيفَرْمُودُ قَلَسَتْ كَيْفَ
 أَنْخَفَرَتْ بِرَبَالَاكَ كَرِيسِيْ مِيفَرْمُودُ أَيْ غَلَامٌ قَامَ عَدَمُ كُنْ وَرَحْمَةُ نَحْوِ دَوْرٍ وَتَقَعُ وَمِنْ إِنْجَا
 وَلَايَةِ إِنْجَا سِتْرِ وَرَجَاتِ إِنْجَا سِتْرِ أَيْ طَالِبُ تَوْبَةٍ بِبِاسْمِ اللَّهِ أَيْ طَالِبُ عَفْوٍ بِبِاسْمِ اللَّهِ
 أَيْ طَالِبُ اخْلَاصٍ بِبِاسْمِ اللَّهِ وَرَهْفَةٍ كَيْفَ بِرَبِيَا وَكَزْمَتَوَانِيْ وَرَمَاهِيْ بِبِاسْمِ اللَّهِ أَيْ دَرَسَانِيْ وَرَسَانِيْ
 نَتَوَانِيْ وَرَعْمُ نَحْوِ كَيْفَ بِرَبِيَا وَبِكَرْمَلِيْ نَبِيَا وَرَعْمُ نَحْوِ كَيْفَ بِرَبِيَا وَرَعْمُ نَحْوِ كَيْفَ بِرَبِيَا وَرَعْمُ نَحْوِ كَيْفَ بِرَبِيَا
 مَكْرَاهِيْ وَبِكَرْمَلِيْ نَبِيَا وَرَعْمُ نَحْوِ كَيْفَ بِرَبِيَا وَرَعْمُ نَحْوِ كَيْفَ بِرَبِيَا وَرَعْمُ نَحْوِ كَيْفَ بِرَبِيَا وَرَعْمُ نَحْوِ كَيْفَ بِرَبِيَا
 تَعْيِبَتْ سِتْرِ وَحَاضِرٌ مِثْكَرُ وَجُلُوسِ مِنْ بَطَانِ مَلِكٍ وَخَوَاصِ أُولِيَاءِ وَغَيْبِيَّانِ تَابِيَا مَنُورِ
 وَزَمْنِ تَوَاضَعُ مِنْ جَنَابِ مَقْدَسِ رَاوِجِيْ نَبِيٍّ وَدَلِيْ نَيْسَتْ كَيْفَ حَقِّ تَعَالَى أَوْ رَاخَلَقَ فَرَمُودُ وَبِجُلُوسِ
 حَاضِرٌ نَشْدِيدٌ بِبِاسْمِ اللَّهِ وَوَأَمْوَاتُ بِأَرْوَاحٍ وَمِيفَرْمُودُ كَلَامُ مَنْ بِرَمُودِ غَيْبِ سِتْرِ كَيْفَ حَاضِرٌ مَنُورِ

از پس پرده کوه قاف قدم ایستاد و در هواست و دولهای ایشان در آتش از شدت شوق
و لب اشتیاق که بهر دور و کار خود دارند راوی گوید که درین مجلس که این سخن میفرمودند و دل را
سید عبد الرزاق در پایہ اخیر در زیر قدم او نشسته بود و سر بالا کرد و سماعی حیران بود پس
بهوش افتاد و جامه دستار او سوختن گرفت و آن حضرت آنکرتسی فرود آمد و اطفا سے آن نار
کرد و فرمود و تو نیز ای عبد الرزاق از ایشان و بعد از قیام مجلس کیفیت آن حال را از مفتح
عبد الرزاق پرسید و فرمود چون نظر بالا کردم دیدم که در هوا مردان غیب ایستاده اند سبک است
و مدح و شوق تمام افق بایشان پرست و در لباس ایشان آتش در گرفته است بعضی از ایشان
در صیحه و بعضی در تواجده و بعضی بجای خود و بعضی بر زمین می افتند بعد از آن فرمود که کلامی که
ترجمه او این باشد بختم که تیغ من مشهور است و قوس من سحر و تیر من رسنده و نینہ من بجلاست
سپ من زمین است من آتش سوزان کنی من من سلب کننده احوال من دیبای می بے کر انجم من زنجاری
و قلم من سخن کننده و در غیر خودم وقتی دیگر در حالت بود و میفرمود و نم محفوظ و نم محفوظ انی روزی دان
ای شب بیداران ای کوه نشینان است با و کوههای شما ای صومعه نشینان مندم با و صومعه شما
پیش آید امر خدا یا امر ما از خدا است ای راه روان ای ابدال ای اوتاد ای پهلوانان
ای طفلان بیاید و بگیرید فیض را از دریای که کران ندارد و بوزت پروردگار که نیکبختان و بدبختان
همه غرض کرده میشوند بر من نظر مریج رلوح محفوظ است منم غواص دریای علم و مشا هد انی
من جت خدا و ندیم بر تمامه شما و نائب رسول الله و وارث اویم در زمین و نیز فرموده است آید از
مشایخ اند و بر بیان المشایخ و فرشتگان را مشایخ و من شیخ همه و اما کرامات و خوارق عادات
آنحضرت که در سائر اوقات بطور مے آمد از حد حصه و اخصا خارج است و از محال تقریر و تجریر
بیرون و بدانکه این سخن حقیقت است نه بمبالغه زیرا که آنحضرت از زمان طفولیت و اوایل
منظمه خوارق و محل کرامت بود و در مدت فوهمال که سن شریف او رضی الله عنه است
دایم الاحوال بر سبیل اتصال بے انقطاع خوارق از روی ظاہر بود و ذات از حضرت غوثیه میکنند

که صغیر بودم روز عرفه بجانب سواد شهر برآمده و بنال گاوی از گادان حرافت میدیدم گاوی
بگریه و بجانب من نگاه میکرد و گفت یا بعد اقا در ترا از برای امثال این کار باید انکس و نند
باینها از نکرده ترسان و لرزان بجانب خانه برگشتم و بسام خانه برآمدم مردم را دیدم که و خوف
بهر فرات میکنند پس پیش والده آمدم و از وی طلب اذن کردم که بنجد اوردم و تحصیل علم نمایم
و صالحان را زیارت کنم رحمتی الهی عنده و عن جمیع الصالحین و نیز فرمود که هرگاه قصد میکردم که
با خردان بازی کنم و از وی می شنیدم که میگفتند بجانب من بیا ای مبارک پس از ترس
بگریه خفتم و در کنار مادر می افتادم و الا آن کلمه ما در خلوت خود پیش خودم نقل است از شیخ
علی بن هتینی که گفت ندیدم هیچ کس از اهل زمان خود را که کرامات از شیخ عبدالقادر رضی الله
عنه هر وقت هر که از ما خواهد که از وی کرامتی مشاهده کند بیکند و خوارق ظاهر میگردد و گاهی
از وی و گاهی و روسی و گاهی بوی و نیز نقل است از شیخ ابوسعود و احمد بن ابی بکر خزیمی شیخ ابوبکر
و عثمان مرینی که گفتند کرامات شیخ عبدالقادر رضی الله عنه مثل عقد منصوبند بچوهر که در پس
یکدیگر در رشته کشیده شده اند هر که از ما خواهد که بشمارد کرامات او را هر روز بر تریه بشمارد چیزی
بسیار را از وی و شیخ بزرگ شهاب الدین عمر سرور و روسی فرموده است کَانَ الشَّيْخُ عَبْدَ الْقَادِرِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُلْطَانُ الطَّرِيقِ الْمُتَصَرِّفِ فِي الوجودِ عَلَى التَّحْقِيقِ وَكَانَتْ لَهُ
إِلَيْهِ الْمَبْسُوطَةُ مِنَ اللَّهِ فِي التَّصَرُّفِ وَالْفِعْلِ لِحَاقِ الدَّائِرَةِ وَامَامِ عَبْدِ اللَّهِ
يَا قُضَى فَرَمُودَهُ اسْتَكْرَامَاتِهِ بِلُغَتِهِ التَّوَاتُرِ وَمَعْلُومِ بِلَا تَفَاقٍ مَا بَلَغَ
مِثْلَهَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ شَيْوُخِ الْأَفَاقِ وَازْدَاخُضِرَتْ أَزْهَرُ جَنَسِ كَرَامَاتِ نُقُلِ كَرُودِهِ أَنْدَ
أَزْهَرُ تَصَرُّفٍ وَدَرْجُوهِ خَلْقٍ وَبِوَاطِنِ إِيشَانِ وَاجْتِرَايَ حُكْمِ بَرَانِشِ وَجَانِ وَاطْلَاعِ ضَمَائِرِ وَانْهَارِ
سُرَائِرِ وَتَكْلِيمِ بِرِخَاوِطِ وَاطْلَاعِ بِرِيطَانِ مَلِكِ وَمُلْكُوتِ وَكُشْفِ حَقَائِقِ جَبَرُوتِ وَاسْمَارِ لَا جَبُوتِ
وَعَطَائِرِ مَوَاطِنِ عِيبِهِ وَامَامِ عَطَايَا لَارِ بِيَمِينِهِ وَتَصَرُّفِ وَتَقْلِيلِ حَوَادِثِ وَوَاهِبِ وَتَصَرُّفِ
أَكْوَانِ بَحْرِ وَاشْبَاتِ آتَمِ وَالتَّصَادُفِ بِصِفَتِ أَمَانَتِ وَاجْتِمَاعِ وَتَحَقُّقِ بَعْدِ اِتْقَادِ أَشْوَاقِ اِبْرَارِ أَلَمْ

و ابرص و صمغ مرئی و تشفیة اَعْلَا و طی زمان و مکان و نفاذ امر در زمین و آسمان و سیر بر آب و طیر
 در هوا و تصرف ارادت مردم و تقلیب طبائع اشیا و احضار اشیا از غیب و اخبار از ماضی و
 اتی بلا شک و ریب و سایر انوار کرامات و خوارق بر سبیل اتصال و دوام بین انی مثل اعم
 بر سبیل مقصد و اراد و مطلق بلکه بر طریق اظهار دعوی بر حق و در سیر یکی از این امور حکایات
 و روایات آمده است که قلم از تحریر و زبان از تقریر آن قاصر است و کتب مشایخ خصوصاً تصانیف
 امام عبد الله یا فعی بدان فرین و ششون است و آنچه از مشایخ و اقطاب وقت ادبکند از بعضی
 مشایخ تقدیم که بر زبان وی رضی الله عنه بطریق کشف و اعلام الهی از وجود شریفش
 خبر داده اند و در تعظیم و تکریم و رافع مکان و اعراف شان آن حضرت و انقیاد و اطاعت
 احکام و امر او خصوصاً در قول او قد می هذه على رقبة كل ولي الله و صدق
 درین قول و بودن او با مورسین عند الله صابر شده است بیشتر از آن است که تصور توان
 نمود و جمله از آن در زبدة الآثار که منتخب بهجة الاسرار است آورده ایم رجاء للقبول و وسیلة
 للوصول انتھ عبادت و تعظیم و تیز حدیث صحاح سه قول مشایخ تقدیم
 در باره فضائل و تولد شدن حضرت امیر المومنین غوث الکمل و شیخ الکمل غوث الثقلین
 نجیب الطرفین صحیح النسبین غوث الاظم و الفرد الاقم باز می اثبیب و طراز المذهب
 و باب النبوال سلاب الاحوال قطب ربانی غوث صدانی محبوب سبحانی مالک رقاب
 کل ولی الله امام المشارق و المغرب و الشریعة و الطریقة حافظ و حاجی الحرمین الشریفین
 مجتهدین متین سرور کونین شفیع المذنبین قاضی حاجت مظلومین سید ابو محمد محی المومنین
 شیخ عبد القادر جیلانی حسنی الحسینی رضی الله عنه است چنانچه در سنن ابی داود آمده عن
 اَبِي اسْحَاقٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَنَظَرَ اِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ اِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَيِّدُكُمْ
 رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ جُلُوسِي بِاسْمِهِ يَكُونُ تَبِيْعَهُ
 فِي الْخَلْقِ رَوَاهُ ابُو اسْحَاقٍ فَرَمُوهُ امير المؤمنين علي رضي الله عنه در حالتیکه نظر کرد

بسوی امام حسن که فرزند من این سید است و سزا چنانچه حضرت رسول الله صلی الله علیه و سلم
تسمیه ایشان پسند نموده اند قریب است که فارغ شود از صلب و در ویکه نماید و خواهد شد بنام
بنی شمشابه خواهد شد بنی شمارا در خلق و نه مشابه خواهد شد در خلق روایت کرد ابو داود و نیز
مولانا ملک العلماء عبد العلی قدس سره در قیامت نامه تصنیف خود این حدیث آورده و گفته
که این حدیث اشعار است از اولاد موسی شیخ عبد القادر سید نجم الدین زاده الله شرفه که
پیدا نمود و گردانید قدم و بر رقبه کل ولی الله و حضرت شیخ مولوی سهروردی
نقل میکند از کتاب مکاشفات جنیدیه که روزی حضرت سید الطایف ابو القاسم جنید
بفراوی قدس و در روز جمعه بالای منبر در اثنا خواندن خطبه تجلی برایشان ظاهر شد از خود
پیشو گشته و بی اختیار بر زبان حق ترجمان گذشت قدحی دقتی و سر خود را
افکنده از دین نهینهای منبر فرو آورده بعد از آن اصحاب ایشان به تعجب آمدند که در اثنا
خواندن خطبه سکنه و لفظ قدحی دقتی خطبه تمام کرده جمعی را اشتبا داشتند
که درین وقت شیخ را حالتی خاص بودی و او چون افاقه نمود استفسار کرد و فرمودند که
ما را وقت خواندن خطبه کشف عالم غیب گریه بود پس معاینه نمودم که در وسط قرن
خاص یکی از فرزندان خاص سید المرسلین خاتم النبیین صلی الله علیه و سلم ظاهر شود
فوق الاعظم قطب عالم گردد و ملقب به محی الدین موسوم به سید عبد القادر و مولدش
بشهر گیلان شریف مامور گردد و بقول قدحی هذه علی رقبه کل ولی الله من الاولین
والاخرین سواي صحابه وایمه و ذرئته خاتم النبیین صلی الله علیه و سلم پس مرا خطره
ور یافت که این رویش درین عمر نیست پس چگونه ما را وضع رقبه گردانیده آید ناگاه
از درگاه کبریا جلوت عظمت و سلطنته خطاب بعقاب رسید که ترا درین کار گران چه آمده
که محبوب من است و خاصه من و شان او در کار اخطاب و اغیاب کبار چنانچه
شان محمد صلی الله علیه و سلم و انبیا است و چون او گوید قدحی هذه

علی ساقبة کل دلی الله جمله اولیا و امورات را به ارواح و اجارا با اجساد حاضر گردانم تا این
 وضع رقاب کنند ازین سبب گفتند قدسه علی ساقبة و مرتبه آن سید عالم بقدر
 راسعانه خود کردیم که فوقیت بر همه اولیا دارد و شد الحمد علی نعمانه آورد و اندک چون حضرت
 سلطان الاولیا و المحبوبین در میان لاصیفاء و الواصلین غوث الاعظم شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر
 جیلانی راضی الله عنه بر روز جمعه بر سر دروازه خوانان خطبه و قی شهود ذات بخت و گرفت و از ناسا
 منقلب ساخت و هیچ مرتبه و درجه نبود که در زیر قدم او نه آمده فی الحال بر زبان مبارکش جاریست
 که قدمی هذه علی رقبه کل دلی الله لا تنفی از عالم قدس بعالم ملکوت در سید که امی ملاک جمع
 اهل ولایت را خبر و سید آنچه محبوب من میگوید برای حصول سعادت خود بکنید بموجب مرا آهی
 همه اولیا و تقدیرین و متاخرین گردنهای خود را پست کردند چه اهل حیات و چه اهل ممات چون
 فرشته بر قبر سلطان العارفين حضرت خواجه بایزید بسطامی قدس سره رسید و گفت یا شیخ
 قم بآید الله سلطان بایزید سر از قبر برداشت و گفت مگر روز قیامت است و یا روز محشر است
 فرشته گفت لا محجوب آنی غوث اعظم سلطان محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه
 که ساکن بنمادوست و راننا خطبه گفت قدمی هذه علی رقبه کل دلی الله حق سبحانه تعالی
 کلامش را بدرجه قبول جا و از و جمیع اولیا را الله تعالی فرمان شده که رقاب خود را با طاعت
 اولیست کنند ترقیات ایشان که بر انقیاد او نمودن است استحصل نمایند خواجه بایزید گفت
 حق سبحانه تعالی عادل است سید عبدالقادر را بر بایزید بگذارد سبب فوقیت است و حقیقت او
 فرشته بدرگاه اقدس ب الاعلی عرض داشت که جواب آمده فوقیت او بر تو از دو سبب است
 یکی آنکه او فرزندان را چنانکه محبوب من است صلی الله علیه و سلم و من تو فارغ مشغول بودی و او
 مشغول فارغ است بایزید بتلغ این سخن کردند خود را پست کرد و گفت سغفا و المغنا بیتیست
 هر آنکو سر بر زیر پايش کردند بهر خود را با وج عرض بر دارند به چنین اکثر زیادت
 صحیحه در باره قول قدمی هذه الخ از اولیا و تقدیرین و متاخرین و در دست

به کتاب دیگر انشاء الله تعالی رقم خواهد یافت بخون طوالت کتاب که سبب انتشار طبعیت طاعت
کنندگان است ترک نمودن و شوق قیاس هر چه میخواند که بتأثیر این اسم اعظم شک و شبهه را بر او نباشد
چه حضرت محبوب سبحانی و ابرار الاوقات بود و اسمانی آسمانی تعالی اشتغال میداشتند بدرجه که
راحتت نصرت آن حضرت بر آن اسما غالب آمد و آن اسما را مغلوب و محکوم نمود و ساخت و
ذات بابرکات آن حضرت منظر آثار جلایه و مصداق انوار اسما را آیه گردید و تصنیف
باوصاف حمیده و مخلوق باخلاق پسندیده او شد فصاحت حال کمال بصیر کسنا لنار
جلا بسة النار و کمال حجازه یورث فیها ثلثات الشمس فیثا فیها الیوا قیمیت
و الجواهر و کمال صدف یزول فیہ مطر فی الموسم فتصیر در در و صهار الخلق
فی خالق فانی و فی ذاته باقی و جعل بنیادی بنیاء انا الحق و انا الرب کما لیتشبه
له و یقویه المقالة الثالثة من فتوح الغیب که قال رضی الله عنه و آرضاه
وَإِذَا السَّائِلُ الْعَبْدُ بِكَلِمَةٍ تَحْرُكُ أَوَّلًا فِي نَفْسِهِ بِنَفْسِهِ فَإِنْ كَرِهَ تَخَلَّصَ مِنْهَا اسْتَعَا
بَعِيْرُهُ مِنَ الْخَلْقِ كَالسَّلَاطِينِ وَارْيَابِ الْمَنَاصِبِ وَابْنَاءِ الدُّنْيَا وَاصْحَابِ
الْأَمْوَالِ وَاهْلِ الطَّبِّ فِي الْأَمْرَاضِ وَالْأَوْجَاعِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فِي ذَلِكَ
خَلَاصَةً رَجَعَ حِينَئِذٍ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْإِعْدَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّسَاءُلِ فَمَا دَامَ
يَجِدُ عَنْهُ نَفْسَهُ نَصْرَهُ لَا يُوَلِّعُ بِالْخَلْقِ وَمَا دَامَ يَجِدُ عِنْدَ الْخَلْقِ نَصْرَهُ لَمْ يَرْجِعْ
إِلَى الْخَلْقِ ثُمَّ إِذَا لَمْ يَجِدْ عِنْدَ الْخَلْقِ قَوْلَ قَدَمِي هَلْ بَيْنَ يَدَيْهِ يَوْمَئِذٍ السَّوَالُ وَالْإِعْدَاءُ التَّضَرُّعُ
وَالْتَّسَاءُلُ وَالتَّعَارُّفُ مَعَ الْخُدُوعِ مِنْهُ وَالرَّجَاءُ ثُمَّ يَجْزِي الْخَلْقَ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الدَّعَاءِ وَلَمْ يَجِبْ لَهُ
حَتَّى يَنْقُطَ عَنْ جَمِيعِ الْأَسْبَابِ فَيُجِئُذْ يَنْفِذُ فِيهِ الْقَدْرُ وَيَفْعَلُ فِيهِ الْفِعْلُ فَيَفْنِي الْعَبْدَ عَنْ
جَمِيعِ الْأَسْبَابِ الْحَوَاكِمِ فَيَبْقَى رُوحًا فَقَطْ فَلَا يَرَى لِأَفْعَلِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَيْسِيرٍ قَنًا مُوجِبًا
خَلْقَهُ فَيَقْطَعُ أَنَّ لَأَفْعَلِ عَلَى الْحَقِيقَةِ إِلَّا اللَّهُ وَلَا أَحْرَكَ وَلَا مَسْكَنَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَيْءَ لَا شَيْءَ لَا شَيْءَ لَا شَيْءَ
لَا عِلْمَ وَلَا مَعْلَمَ لَا فَتْمَ وَلَا غُلَقَ وَلَا مَوْتَ وَلَا حَيَاةَ وَلَا عَزَّ وَلَا ذُلَّ وَلَا غِنَى وَلَا فَقْرَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ

فیصیر حیثین فی القدر کما تظفر الرضیع فی یه الظئر والمیت الغسیل فی ید الغاسل
والکرة فی صولجان الفارس یقلب ویغیر ویدل ویكون والا حواء
به فی نفسه ولا فی غیره فهو غائب عن نفسه فی فعل مولاه فلا یرى غیر مولاه
وفعله ولا یسمع ولا یعقل من غیره ان البصر فالصنعة البصر وان سمع وعلم
فکلامه سمع وبعلمه علم وبنعمته نعم وبقربه استغاثه وبقربه تزین
وتشرف وبعده طاب وسکن وبه اطمان وجدیته انش عن غیره استوحش
ونظر والی ذکره التجاورکن وبه عز وجل وثق وعلیه توکل وبنور معرفته اهتد
وتقصد تسربل کما قال رضی الله عنه ما اكلت وما شربت حتی قیل لی بحقی
علیک یا عبده القادر کل واشرب لا لبست حتی قیل لی بحقی علیک البس بأ
ذراعاً منه به ینار ولا تکلمت حتی قیل لی بحقی علیک تکلم بسم منک وعلی
غرائب علومه اطلم وعلی اسرار قدرته اشرف ومنه عز وجل سمع ووعی
ثم علی ذلك الحمد واشتئ وشکرو ودعا انتھ وینزل مواهب بر دور وشریف تو
صحابه کرام علیهم الصلوٰة والسلام حاصل میشود و زیارت و صلوات الله علیه وسلم دست
میدهد چنانچه شیخ عبدالحق محقق دبلوی در مدارج النبوت آورده پس بلند و ارجمت
خود را ای برادر من تا به منی اورا در مظاهر علیا به عبادت حقیقت کبری قائم و هوفا
و صیت سیکتم ترا اسبر او بر بد و ام ملاحظ صورت و معنی او و اگر چه باشی متکلف و مستحضر پس
نزدیک است که الفت گیرد روح تو بوی پس حاضر آید ترا وی صلی الله علیه وسلم چنانچه بانی
اورا و حدیث کنی با وی و جواب دهد ترا وی و حدیث گوید و خطاب کند ترا پس غایب
شوی بدرجه صحابه عظام و لاحق شوی با ایشان انشاء الله تعالی بکثرت درود و
شریف پس هرگاه که عوام باعث کثرت درود و شریف بدرجه صحابه کرام نمیشود چه امید
است که آن سرور اولیا سندا لاصفیة اقره العین مصطفوی نوبیه و مرقضوی مظهر النوار الیه

مصدر اشارت لافتنافیه بمواظبت و مداومت بر ذکر اسمائے او تعالیٰ بآن پایه رسد که نام نامی
 و اسم گرامی شان ببرکت و تاثیر باسم اعظم ربانی طوق گردد بلکه نام هر یک از اولیاء و ولایت خیر
 همین تاثیر رسیده و لیکن بحق و یگانه اولیاء برای این تاثیر زمانی و مکانی معین است بخلاف این
 ترک عجم که بحق او بر اسم این تاثیر نه زمان معین است و نه مکان بهر زمانی و بهر مکانی که در
 اسم غفلش بعمل آید همان تاثیر بروی مترتب خواهد یافت چه ولایت چار طرف عالم را
 فرا گرفته و تمامه مخلوقات زیر فرمان خود و آورده و ذکر کتب سیر متقدمین مرقوم است که بهر جهت
 حاصل هر که بلاطهارت نام نامی حضرت غوث اعظم بر زبان می راند فی الفور سرش را از گردن جدا
 میشد با تاخیر با کمال اولیای آن زمان اتجاسی ایشان حضرت محبوب سبحانی ایشان ابظرف تمیز
 هدایت فرمودند ایشان در مراقبه آمده معاینه کردند که تینی بر پهنه از بسکه تیز تر زیر عرش برین
 نهاده شده است هر که بانی ادبی اسم اعظم آن حضرت بر زبان می راند فی الفور از آن تیغ بریده میشود
 ایشان ترسان و لرزان سر از مراقبه بر آورده حال مکاشفه خود با بحر عرض عرض در آورده و فرمودند
 آن من از سالها جز اسم اعظم آن تعالی که بعرف طایفه صوفیان او ماسینی می نامند و در
 میکردم و ببرکت آن تاثیر هرگز مذکور باسم من در آمد و آن اثر چون تیغ بران زیر عرش برین قائم است که
 از آن بے اوبان را سر بریده میشود و حال که شفا شفاعت کردید و التجا آورید و من هم درین
 باب ناحق تباهی بندگان خدا معاینه دید میکنم از حضرت ائمه تعالیٰ کمی اینقدر جلالت خود در حق
 لیکن این مقدار باقی ماند که اگر کسی بلاطهارت نام من بر زبان آورد و رزق و سعادتی
 گردد و از سعادت و ترفه حال محروم باشد و مراد از آن اسم همین اسم است یعنی یا شیخ عبد العزیز
 شیار الله و از اکثر اولیاء خاندان قادر پشید هم که میفرمودند که هر کراشته که داریم از
 برکت این اسم است یعنی یا شیخ عبد القادر شیار الله و نقل است که مرید بے حضرت پیغمبر
 التماس نمود که آنچه ان اسمی تلقین فرما که بعمل آن از عمل سائر اسماء استغنائی دست
 دهد و فوائد تمامه اسم انیک اسم حاصل شود و مرشد و بخواندن این اسم یعنی

یا شیخ عبد القادر شیبانی ارشاد فرمودند الغرض دی یا زده روز کوا که آن او اگر و بصدر
ارادت و اخلاص باطن و رووند کور بعمل آورد و سبحان الله تعالی شانه صرف بخت چند روزه
بمرتبه ولایت رسید الحق اسم اعظم حضرت غوثیه بهین تاثیر دارد

وَأَمَّا هَذِهِ الْمَقَالَاتُ فَنَجَازُ هَذَا الْوَسْطَ الْأَعْظَمَ مِنْ مَشَاطِعِ الدِّينِ
وَأَكَا بَرِّ الْمُسْلِمِينَ كَثِيرَةٌ إِلَّا أَنَا تَرَكْنَا مَا خَافَةَ الطُّوِيلَ وَكَثِفْنَا مَا ذَكَّرْنَا
مِنَ الْأَقَاوِيلِ لِيَكُونَ أَمْنُوْزَجَّةٍ مِنْ قَفِيزَةٍ وَقَلِيلَةٍ مِنْ كَثِيرَةٍ

این اشعار مدحیه از مفتی غلام سرور لاهوری سلمه البای

ولا کن در نام پاک آن محبوب سجنه چو داری ورویدل هم پاکش با سر خلاص بچشم سرمه کن خاک و آتسور عالی ز ادصاف حمیدش بود اعجاز بنی ظاهر اگر آید گس پیش درش بشیک بهار گردد اگر محتاج باشد تاج یا بد از در حضرت با خلاق حسن شد حسن الاخلاق در عالم	که از نامش شوی مقبول هر درگاه یزدانی یقیناً گشته باشی محرم اسماء ربانی که گرد و جلوه گر اندر دولت انوار رحمانی عیان از چهره پر نور او انوار یزدانی وگر حاضر شو و موری کند حاصل سلیمانی نشیند آنکه او باشد گدابر تخت سلطانی بحسن طلعت زیبا جمالش یوسف ثانی
--	--

لطیف سرور عالم اگر تو سروری خواهی
بکن از صدق دل اس بنده سرور ثنا خوانی

سر اگر ساقی بخاکش سروری عالم شوی بنده خاص جناب می دین شو از یقین میشوی بالا اگر سر می دیر مستدم ور و کن هر روز و شب تو اسم پاک غوث پاک	در شوی بهدم بفتش هوشن بهدم شوی کز مکرم هاسی عاشق و جهان اگر م غوی راست تر باشی بعالم گر بیزیرش خم شوی تا دینه در و آراسته شوی بنیم شوی
---	---

کامل و قلب دلی و اهل دل باشی یقین	گر به عالم عامل اسم ششم عالم شوی
سرور مجرم که هستی را بجای غنوجدا در حریم پاک او آتا بحق محرم شوی	
هر که شد نگین ز عشقش در جهان نشاود در دل هر کس که عشق محی الدین گشته مقیم از ورش هر یک مراتب و در مراتب یافتند گر در روشن هر که محی الدین پرونا غضب	گشت شیرین در محبت هر که چون فریاد شد از غنایات خدا و پیرانه اش آباد شد صد اگر بیداشت بروی صد هزار اینزاد شد آبروی او بشکل خاک رو بر باد شد
سرور بیدل که شد از دل غلام محی الدین بر زبانش اسم پاک او مدام او را دوشد	
از جلوشان تو هر اهل شان گردید خرم بروت شد کعبه و محراب انسان و ملک چون غدارت دید گل اندر گلستان شک گل آستان قبله اهل مراد آمد عیان از بهر این جواز خواندن اسم حضور چون باشات ادول لائل قرات است رسید	زفتت چون دید پشت آسمان گردید خرم ماه نو پیش رکابت چون کمان گردید خرم به تعظیمش گل هر بوستان گردید خرم زان به پیشیت گردن اهل جهان گردید خرم گردن انکار و بر د سنکران گردید خرم قد انکار سفاهت این زمان گردید خرم
گشت سرور در و صدق و محبت رهت رو برورت آمد به پیش آستان گردید خرم	
ای خسر ملک بقا و دو تو مردود و حق شد قبول و رگت مقبول در گاه خدا	وی سرش رو جزا و دو تو مردود و حق گشت هر دم با بجا و دو تو مردود و حق
اللهم بحق حیدر محمد المصطفی و بنیک اسمان المجتبی و بحق اکمل اولاد و افضل احفاده المقلید بالحبو السبحانی والغوث الصمدانی و قننا العمل هذه الاله	

الاعظم والودد الا انهم في حياتنا وعند موتنا واجعل لكل شعرة ابد اننا
قراءته لسانا وبعد موتنا ونفقا لارواحنا واجعله لنا ضمانا واعطانا في الجنة
والممات حسب قراته وارزقنا شفاعته جلا وشفاعته امين ثم امين من قل
امين ابق الله هجته فان ذلك دعاء ينفع البشر

الباب الرابع في اثبات جواز عرس حضرات الاولياء رضي الله عنهم
وفي بيان ان في دعاء الاجيار للاموات وصدقتهم عنهم نفع لهم وفي
جواز الفاتحة المرسومة وفي زيارته القبور ورفع البناء على القبر وفي فصل
فصل في العرس وفي دعاء الاجيار للاموات صدقتهم عنهم

بل ان عرس از جمله ابواب ايصال ثواب بارواح اموات است که قبض ثابت شد و گمايهی بيان
در حقیقت عرس این است که چیزی از قسم طعامی که در سبیل الله ترتیب داد و تقسیم نمایند و ثواب
آن روح کدام یکی از اموات برسانند باقی ماند فرق در میان طواف خواص عوام از هر یک
پس در حق عوام مردگان مقصود محض ایصال ثواب است که ارواح ایشان را بطرف آن بکشند
تمام است و در حق خواص مردگان هم مقصود ایصال ثواب است و هم تا ثواب با و اب
استداد و استغاضه و استعانت است و اثبات و تحقیق استحقاق آن و این از قسم تعظیم
مالی است که وقت حاضر آمدن بدرگاه مظلومان بجای آزند و نظیر آن در حق اینها نیست
که کسی که بدرگاه و شاهی یا امیری حاضر آید بجهت تعظیم بجای آرد یکی تعظیم توئی که آن شاهی
وصف و دست بزبان و دو تعظیم بدنی که آن تعظیم و لیست باعضاء جوارح مثل دست بوس
و غیره سوم تعظیم مالی و آن پیشکش و دست بدهی و مال و این ازین قسم اخیر است و
بسیاری از علما بطرف جواز عرس مشایخ روح مع حفظ تار و پودها و ایشانی رفته اند چنانچه
شیخ محمد بن فتح و بلوی هم در کتاب ما ثبت من السنة فی ایام البیت آورده است قلت
فقد هاروا به یکن عرسه یعنی عرس حضرت سید عبدالقادر شیخ محمد المدینی حیلانی رضي الله عنه

تاسع ربيع الآخر وهذا هو الذي ادر كن عليه سيدى الشيخ الامام العارف الكامل شيخ عبد الوهاب
 القادورى المتقى المكي فانه قدس سره كان يحافظنى يوم عرسه منى الله عنه هذا التاريخ اما اعتماد على
 هذا الرواية على ما راى من شيخه الشيخ الكبير على المتقى او من غيره من المشايخ جميعهم الله وقد اشتهر
 فى ديارنا هذا اليوم السابع عشر وهو المقارن عند مشايخنا من اهل الهند من اولاده منى الله عنه
 كذا ذكر شيخنا وسيدنا ابي الهيثم الرضى الوصى ابو المحاسن سيدى الشيخ موسى الحسينى الجيلانى بن الشيخ
 الكامل العارف المعظم المكرم ابنى الفتح الشيخ حامد الحسينى الجيلانى نقلا من الاوراد والقادورية
 تصنيف الحمد وم الاظم الاكرم الامجد انتم وفى الله بالاتفاق الذى يقال له الحمد الثانى الشيخ
 عبد القادر الثانى قدس سره روجه ما نقل فيما عن اباكم الاكرام رحمته الله عليهم اجمعين ذكر الشيخ
 الامام عبد الله اليافعى ذكره الله خلاصة المفاخر وفى تاريخه المشهور المسبى بمرآة الجنان ان وفاته
 رضى الله عنه فى شهر ربيع الاخر من سنة ستين او احدى وستين وخمسة ولم يعين اليوم و
 ذلك اما لعدم علمه بذلك او لاختلاف وقع هناك وقد يقال ان وفاته رضى الله عنه
 فى اليوم السابع عشر والاصل انه الله اعلم فان قلت لماذا العرف الذى شاع فى ديارنا
 فى حفظ اعواس المشايخ فى ايام وفاتهم اصل فان كان عندك علم بذلك فاذكره قلت قد سالت
 عن ذلك شيخنا الامام عبد الوهاب المتقى المكي فاجاب بان لك من طرق المشايخ وعادتهم هم
 فى ذلك نيات قلت كيف تعيين فى كل يوم دون سائر الايام فقال ايضا قد مسنونة
 على الاطلاق فاقطعوا النظر عن تعيين اليوم وله نظائر كمصافحة بعض المشايخ بعد الصلوات
 وكالاتهم يوم عاشوراء فانه سنة على الاطلاق وبعده من جهة الخصوصية ثم قال وقد ذكر بعض
 المتأخرين من مشايخ المغرب ان اليوم الذى وصلوا الى جناب العزة وخطائر القدس يرجى
 فيه من الخير والبركة والنورانية اكثر واوفر من سائر الايام ثم اطرق مليا ثم رفع راسه فقال لم يكن
 فى زمن السلف شئ من ذلك وانما هو من تحسنات المتأخرين الله اعلم انتهى بومولانا عبد الله الجليلي
 كونه عالم فقه واصل ومتقى ومهصص شيخ عبد الحق محقق دهلوى رحمه الله وروى عن ابيه فانه قد روى عن

که تقسیمات و تخصیصات و اوضاع و تراکیب ماکولات و تعینات و مقررات بقاتحه باو بیایند
بزرگان از رسوم صاحب دست و مولانا شاد و عبدالعزیز و رفعتی جواز غرس تحریر نموده
که آنکه بهیچ وجه اجتماع مردم کثیر جمع شوند و ختم کلام الله کنند و فاتحه بر شیرینی یا طعام نموده
تقسیم در حاضرین نمایند این قسم معمول در زمان پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم و خلفاء راشدین
رضی الله عنهم بود اگر کسی باین طور بکند یا یک نیست زیرا که درین قسم هیچ قبیح نیست بلکه فایده بسیار
اموات حاصل می شود و مولوی رفیع الدین معنی برادر معنی شاه عبدالعزیز رحم و رفعتی در جواب است
آنهم او تمام فرموده که در مجلس فاتحه و ختم هر چه که برای حاضرین مجلس باشد اگر این جماعت بر سر قبر باشند و
بجای تقسیم کنند ثواب آن باموات میرسد و اگر در خانه باشند و بر حاضران آنجا تقسیم شود هیچ قبیح
ندارد و از قبیل اباحت است پس ملا دادر عا و ختم و طعام بدعتی بهیچ وجه و مولانا شاد
عبدالعزیز قدس سره و عزیز در گورستان سلف خود که در مدیون متصل ترکمان در وفات
قریب فرار پرا نوار حضرت شاه عبدالعزیز شکر بار و واقع است خوش و الدبزرگوار خود شاد و ولی الله
رحیم و وجود خود شاد و عبدالرحیم رحم و با حفظ تاریخ وفات ایشان کرده می آمدند و اگر میماند تاریخ
نوس بر و سه شنبه یا جمعه قضا و غلط قضا و این روز ناخه کرده میفرمودند که اے برادران
امروز مجلس عزاء ترتیب بخورید یافت قوا بعد عرس تهید کرده خواهد شد هر که خواهد بجزار حاضر آید
شریک ختم شود و بعد تمام شدن پنج آیت حکایت مثنوی مولانا روم قرائت میکنند
بعد از آن تقسیم شیرینی یا نان و ناخورش میکنند پس بعد سه تشریف آورده و در مدیون
کتاب مصحح القادری بعد از نقل این حکایت میگوید که خاکسار هم بر فاقه مانا صاحب مغفور
بدان صحبت بابرکت میرسیم و بشیر خود این احوال را عیان دید یکدم پس این احوال بشیر
بویده را گوشه و بر شیندن گفت که کردم و عرس مولانا کریم صلی الله علیه و سلم و در میان
اہل مکہ و مدینه بدو وجه قرار یافته یا از روز پیدایش یا از روز وفات که تولد و وفات و نزول
و حیات و هجرت از مکہ و دخول به مدینه بر و روز و شب و دو روز و دوم ماه ربیع الاول بوده است و فرقی

در مینه منوره ضیافت و دعوت با مانند اهل مکة فرحان و شادان بقدر افضلت صلی الله علیه
و سلم میکنند و میگویند این روزیست که در آن گرام کرد خدا تعالی مدینه و اهل مدینه را بسبب ولایت
سرور کائنات و فریق و مظهر احزان و بگا و اجتماع میکنند مانند اجتماع اهل تعزیت و میگویند
که این روز وفات سرور عالم است صلی الله علیه و سلم و طعامها می پزند و میوزارند میکنند
و قیام را بسبب دوستی آنجناب و زنند و میدارند شب و هم و یاز و هم و دو روز و هم از
بیج الاول و اولی و زنده شمع و چراغ و زینت میدهند بازار را تا خود را ذکره فی مصعصم اتفاق
بلکه ثواب چیزیست خاص بوقت خاص بشخصه خاص در ساینده بد و وجه جائزست اول اینکه در شب
و رسول و صلی الله علیه و سلم از بخشیدن ثواب طعام خاص حلال کسی را منع نفرمود
و دوم اینکه هر طعمه که در حالت حیات مرغوب کسی بود یا مناسب وقت وی بخشیدن ثواب
آن طعام بروح و صلی الله علیه و سلم و درین باب حدیث واروشده آخر ج
النَّسَّ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ وَلَةَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا مَاتَ يَرْضَعُ
لَهُ فِي الْجَنَّةِ فَلَمَّا مَضَى عَلَيْهِ مَدَّةُ الْفَصَالِ يَرْزُقُ لَهُ مِنَ الْجَنَّةِ مَا لَمْ يَرْضَ اللَّهُ عَنْهُ
فَلَمَّا حَدَّثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْمُؤْمِنِينَ إِذَا مَاتَ فَلَاوَلَى قَبْلَ مَضَى زَمَانَ الْفَصَالِ أَنْ يَحْمِلَ لِرُوحِهِ
لَبَنٌ وَ يَأْمِلُ طَبَهُ وَ بَعْدَ الْفَصَالِ يَحْمِلُ لَهَا طَعَامًا وَ إِنْ رَأَيْتَ رَأَوْ بَرْنِخَ أَوْ رَدَّ بَاتِي مَا نَدَّ كَلَامُ اللَّهِ رِيكِهِ
خَوْرُونَ طَعَامِ عَاسِ مَرَانِيَا رَاحِلَالِ سَتِ يَانَهُ فُكْرُ كَرُو دَر كَشَفَ الْفَطَاوَا طَحَايِكِهِ بِرُوحِ مَرْدِ
پزند و رایت و در حل و حرمت و کرامتیش و در کتب فقیهیه بنظر نیامده و صواب آنست که
شیخ در جامع البرکات گفته که مدار بر نیت است آنچه به نیت تصدق بر فقرا باشد و بدیه
را غنیا را آنچه نسبت ضیافت مسلمانان تیار کنند هر که باشد غنی یا فقیر چنانچه در اعراض
شلیخ در دیار ما متعارف شده عام باشد فقرا و غنیا را و اگر در اعراض با غنای عامی بر روح
فغان نچته ایم نگویند و گویند طعام یا محضری ساخته شده است یا بخیر مبرم باشد و اگر ز عبارت
بروح فغان این مراد و از آنکه ضیافتی کرده ایم بپایه ایشان تا بعد از اکل قرآن فاتحه خوانیم و ثواب آن را

بروح ایشان برسانیم بآنکه نمی ماند انتہی و با جملة اعراض و با جملة ابواب ایصال ثواب
 بارواح اموات است و آن مشروع و مرغوب نیست و مر اموات را از دعای اعیان و تعذبات
 ایشان نفی حاصل است کما قال فی عقائد یسنی و شرحها فی دعا الایمان للاموات و صدقه هم اس
 صدقه الایمان عنهم ای عن الاموات نفع لهم ای للاموات انتہی و بکذا فی غیر واحد من
 کتبه العقائد و مستند ویرین باب کتاب و شسته و اجماع است اما الکتاب بقوله تعالی
 وَ اَنْ لِّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَآ مَا سَعَى و قوله تعالی الَّذِیْنَ جَاؤْا مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُولُوْنَ
 لَوْلَا اَعْفَرْنَا وَلَا اِخْوَانَا الَّذِیْنَ یَسْبِقُونَا ^{لَا یَاوَدُّ} مَا اَلَسْتُمْ فَمَا وَدَّی الْاِخْوَانِ الصَّالِحِینَ
 للاموات خصوصاً فی صلواته الزايدة و قد توارثه السلف فاولم یکن للاموات نفع فیہ لما کان
 له معنی و قال علیه السلام مَا مِنْ مِّمَّةٍ تُصَلِّیْ عَلَیْ رَأْسِهِ مِنْ السُّلَیْمِینَ یَنْفَعُوْنَ مِائَةَ كُلِّهِمْ
 یَشْفَعُوْنَ لَهُ اِلَّا اَشْفَعُوْا فِیْهِ و عن سعد بن عبادته قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ اَمْرٌ
 مَاتَتْ فَاَنْیَ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرْتُ بِیْرًا وَقَالَ هَذَا اَمْرٌ سَعِدَ وَقَالَ عَلَیْهِ
 اَللّٰهُ عَاءٌ یُرْدُ الْبَلَاءَ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّ الْعَالَمَ
 وَ الْمُسْلِمَ اِذَا مَرَّ عَلَیْ قَرْبَةٍ فَاَنَّ اللّٰهَ یَرْفَعُ الْعَذَابَ عَنْ مَقْبَرَةِ تِلْكَ الْقَرْبَةِ اَرْبَعِیْنَ
 یَوْمًا ^{و دانی} شرح عقائد یسنی و عن ابی هریره قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
 اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فِیَقُولُ یَا رَبِّ مَنْ اَیْنُ اِیْذَا
 فِیَقُولُ بِاسْتِغْفَارٍ وَلَدَ لَكَ رَوَاهُ ^{ابو} و عن عبد بن عباس قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی
 عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمِیْتَةُ فِی الْقَبْرِ اِلَّا كَالْعَرِیقِ الْمَشْقُوقِ یَنْتَظِرُ دَعْوَةَ نَحْوَهُ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ
 اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِیقٍ فَاِذَا الْحَقَّةُ کَانَ أَحَبَّ اِلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَیْسَ خَلٌّ
 عَلَیْ اَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالِ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِیَةَ الْاَحْیَاءِ
 اِلَى الْاَمْوَاتِ اِلَّا اسْتِغْفَارٌ لَهُمْ رَوَاهُ یسنی فی شعب الایمان کذا فی شعب الشکوة و جاء
 فِی الْاَخْبَارِ اِنْ اَحْسَى اِذَا صَدَّقَ عَنِ الْمِیْتِ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِتِلْكَ الصَّدَقَةِ عَلَیْ طَبَقٍ

مِنْ التَّوْبَةِ كَذَا فِي التَّحْفَةِ مَوْكُوفَةً فِي مَطَالِبِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَحَادِيثُ وَالْأَثَارُ فِي بَابِ
 أَكْثَرُ مَنْ أَنْ يَحْيَى أَمَّا الْجَمَاعَةُ فَقَدْ ذَكَرَ الشَّيْخُ جَلَالُ الدِّينِ السَّيُوطِيُّ فِي تَفْصِيلِ تَرْجُمَةِ
 عَلَى أَنَّ الدَّعَايَةَ نَفْعُ الْيَمِينِ وَدَلِيلُهُ تَوَلَّى تَعَالَى الَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ الْآيَةُ وَمَوْلَانَا
 عَبْدُ الْعَزِيزِ تَقْدِيرُ سِرِّهِ الْعَزِيزُ وَتَفْسِيرُ خُودِ تَحْتَ آيَةِ وَالْقَمَرُ إِذَا تَسَوَّى بَيَانُ مِغْرَابِهِ
 قَوْلُ الْقَمَرِ إِذَا تَسَوَّى فِي قِسْمِ مَخْجُورٍ بِمَا هُوَ نَوْرٌ أَتَمَّ شُودُ وَازِشْتَامُ تَامِصِ حُلُمَتِ شَبِّ رَاوُورٍ
 كُنْدُ وَجْهٍ بِكَرْمَتِ رَابِرْدِ وَوَاوِیْنِ هَرَسْتَه چِزِی یعنی شفق و شب تاریک که ذکر آن هر دو در قول
 وَیْ فَلَا أَقْسِمُ بِالنَّشَقِ وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ مُقَدِّمُ شَدِّ وَنَاهِ رُوشَنِ مَنُونَه سَهْ حَالَتِ سَتِ که
 بَرَاوِی بعد از موت که گویا مُنُونَه غروب آفتاب زندگی ست و خواهد و او اول حالتی
 که مجبور و جدا شدن روح از بدن خواهد شد که فی الجملة اثر حیات سابقه و الفت تعلق بدن و
 دیگر معروفان از آنکه جنس خود باقی ست و آن وقت گویا بر نخ ست و میان زندگانی
 و دنیا و متفرق عالم قبر که چیزی از نظیر و چیزی از آن طرف دارد و بعینه مثال وقت بقا و شفق
 است هنوز تصرفات مخلوقات و آمدن شد آنها منقطع نگردد و جانداران همه بیدار و حساس و
 متحرک و در بقایای اعمال روز مشغول و این حالت حالت انکشاف و جزای بر خیز از نیکباده
 بدیهاست و مدو زندگان بگردگان و ریخالت ز و در میرسد و مرگان منتظر لحوق مدد این
 طرف میباشد و چنان گمان میسرند که هنوز زنده ایم و لهذا در حدیث شریف در احوال قبر
 واروست که مرد مسلمان در آنجا میگویی اَعُوْنِي اُصْلِحْ لِي و نیز واروست که مرده در آن حالت
 مانند غریبی ست که انتظار فریادرسی میبرد و صدقات و ادعیه و فاتحه درین وقت بسیار بکا
 و می آید و ازین ست که طوائف نبی آدم تا یکسال و علی انصوص تا یک ماه بعد موت
 درین نوع امداد و کوشش تمام مینمایند و روح مرده نیز در قرب موت در خواب و عالم مثل
 ملاقات زندگان میکند و مافی الضمیر خود را اظهار می نماید و دوم حالتی ست که بعد از انقطاع
 تعلق زندگانی و دنیا بالکلیه و رسیدن به پناه خالق خلیل و مشاهد کینیات کسوت خود از نیکی و

بدی اور احاصل میگردد و تقوی مدد کہ و متصرفہ او ازین عالم گسسته شد و با نظرف متوجہ میگردد
 حس و حرکت معنوی او ازین جهان مطلقاً بیکارے شود و این حالت مثال تیار کی شب بہت
 کہ بعد از زوال شفق هجوم میکند و مردم با خواب و تطلل حواس و حرکات لاحق میگردد و از موقوفات
 و مکسوبات روز مطلقاً غافل میشود و آری آن موقوفات و مکسوبات انظار ہر بدن انتقال
 کردہ در باطن بدن جمع میشوند و روح آنها را اور صور تمامے رنگارنگ مطالعہ مے نماید
 و متلذذ و متماطم میگردد و این حالت عوام مردگان است و بعضے از خواص و بیا رائند ما کہ آلم
 جارحہ تکمیل و ارشاد و بنی نوع خود گردانیدہ اند و درین حالت ہم تصرف در دنیا و او و دستغراق
 آنها بجهت کمال و وسعت مدارک آنها مانع توجہ باین سمت نیگردد و او ویسیان تحصیل کمالات
 باطنی از آنها مے نمایند و از باب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از آنها مے طلبند و مے یابند
 و زبان حال آنها در آن وقت ہم شرم باین مقالات است مصرع سننیم بجان گر توانی بہ تن
 تنوم حالتی کہ بعد از خشم و نشتر و زور خواہد کرد و مانند ما تھا بایام پیش کہ جناب تیار کی را دور کرد و
 نیکت بد اینہارا با انواع اطہار جلوه گر خواہد نمود و ہر کس در نافع و مضار دوست و دشمن
 و زہر و نریاق امتیاز خواہد کرد و در ہمین حالت است دادن نامہ بے اعمال و کمور عمل بیک
 و بے بصورت ہماے گوناگون و وزن اعمال حساب بیک و بدی و دیگر وقایع بیار و نہتہای
 این حالت زندگانی دیگر است کہ اتم و اکمل از زندگانی این جہان است انتہی و تسبیح است
 کہ تصدیق کرد و شود از نیست بعد از رفتن او از عالم تا بہفت روز و تصدیق از نیست مطلق میکند
 او را بنی خلاف میان اہل علم و اروغ و ہست و ران احادیث صحیحہ خصوصاً آب و بعضے
 از علما گفتہ اند کہ میرسد بہت مگر صدقہ و دعا و در بعضے روایات آمدہ ہست کہ روح بہت
 نمی آید خانہ خود را شب جمعہ پس نظر میکند کہ تصدیق میکنند روحی باینکہ کذا و کراشیخ فی شرح مشکوٰۃ و قال المتقدّمون
 لا یكون علی اللہ حسرة و اکثر من یوم الجمعة فان روحه یاتی انی دارہ لیاقہ الجعہ و نیظر بل تصدیق
 لاجلہ و ہل یکر بخیر فری انیابہ قد بست روحہ و مالہ قد تم بین و رشتہ فیکون هناک ذیلاً

الى الصبح ثم ينصرف فاجابوا المذكر بدهش كذا في روضة الصدور في زيارة القبور وقد كثر
 طارسي آوده بدستگاه ارواح مومنين ميانيد در شب جمعه و در جمعه و يوم عيد من و در غایت
 و شب برات پیش در واز کخانه های خود و آواز می دهند هر یک از آنها با آواز غمگین که اعلی و ان
 و اقربا به من رحمت کنید بر ما بصدقه و یا و کنید را و فراموش کنید مایان را و غرت ما و
 اندک چله کردن ما و رنگی قبر و غم و آزار و احتیاج سخت مایکله نزد شماست از ان ما بود اگر می دیم
 در راه خدا سوال نکرده شدیم ما از و شما بخورید و می نوشید و ما حساب کرد و می شویم و حساب داد
 می شویم و عذاب کرده می شویم اگر رحم نمیکنند پس باز میگردان از ایشان گریه کنان غمناک و میگویند
 یا خدا ما امید گردان ایشان را از رحمت چنانکه ما امید داشتند مایان را از دعا و صدقه و در
 روضه آورده که بر در خانه خود ایستاده میگویند آیا هست کسی که یا و کند مایان را و
 رحم کند بر ما آیا هست کسی که یا و کند غرت ما را و سختی و تنگی جمهور ما را انتهی و الله انتی یصدق
 ولی المیت قبل مضی اللیلة الا ولی البشی ما یکون فان لم یجربش یا فلیصل رکعتین یقرانی کل رکعة
 فاتر الکتاب و آیه الکرسی و سوره الکافر عشره مرات فاذا فرغ قال اللهم صل علی هذه الصلوة
 و تعلم ما اردت بهذا اللهم البعث ثوابها الی قبر فلان المیت فان الله تعالی یعطيه ثوابا جزایا
 و نوراً و حسنة و درجته و شفاعة و سل الشیخ ابو حفص البکیر ان الدعاء للمیت افضل ام الصدقة
 فقال اذ کان علیه دین فالصدقة افضل من التطوع لان الصدقة الصلوة یرجع الیه فاحتمه و منفعة
 الصدقة یرجع الیه و الی غیره کذا فی روضة الصدور فی زیارة القبور و ذکر فی مطالب المومنین
 قال علیه السلام اللیلة الا ولی عسیرة علی المیتة فتسعة قولک و یغنی عن طلب
 علی الصدقة سبعة ايام و قبل اربعین فان المیت یتشوق الی بینه انقله فی شج البرنج بآیه ابن کله
 پس ازین روایات مشروعت تصدق ایضا از اسوات با حفظ تخصیص ایام ثابت و متقرر شد
 و فاتحه مردگان تا چهل روز در مره جائز گردید و تقریر تعیین تاریخ سایانه و ما مانع پایت ثبوت
 رسید بان چه اکثر و چه پیاپی چارپائی گترانیده حافظ را تمام شب ایستاد و داشته چیزی

قوات میکنند و وقت صبح روح اخراج میکنند فحالت فقه و حدیث ست ازین رسم و جهت
 پرمیز کردن باید و اصل این ساله این ست که در بعض زمان مکان را فضیلتی ثابت ست بر بعض
 دیگر اما فضیلت مکان مثل فضیلت کعبه و مدینه زاویه و جاهه و شریف بر سایر مکان و مثل فضیلت بعضی
 از ماه بعد بر بعض دیگر گما بین فی موضع اما فضیلت زمان مثل فضیلت بعضی از شهر بر بعض دیگر
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنِي عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ
 مُتَوَالِيَةٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَفَحْرَمٌ وَرَجَبٌ مُبَرَّمٌ الَّذِي بَيْنَ جَمَازٍ وَشَعْبَانَ وَقَالَ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْ رَجَبٌ شَهْرُ اللَّهِ شَعْبَانَ شَهْرِي رَمَضَانَ شَهْرُ امَّتِي وَثَلْ فَضِيلَت
 بعض ایام بر بعض دیگر قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْمَلُ الصَّائِمُ
 فِيْهَا أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ يَنْبَغِي بِهَا عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ
 أَيَّامٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يَتَعَبَّدَ لَهُ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يُعَادِلُ صِيَامَ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ
 وَقِيَامِ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةٍ الْفَائِزُ وَادَّ الرَّزْدِيُّ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامُ يَوْمِ
 عَاشُورَاءَ أَحْسَنُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْفَرَ النَّسَاءُ لَتِي قَبْلَهُ رَوَاهُ سَلَمَةُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْبَبَ لِلَّهِ
 الْأَرْبَعَةَ وَجَبَتْ لَهُ لَيْلَةُ الْبَرَاءَةِ وَلَيْلَةُ عَمْرَةَ وَلَيْلَةُ الْخَوَافِ وَلَيْلَةُ الْفَطْرِ رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ
 وَآخَرُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الدُّيَاعِ عَنْ ثَمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ أَوْ ذَا فِتْنَةٍ الْقَبْرِ وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْأَثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لَهُ كُلُّ عَمَلٍ إِلَّا شِرْكَاً
 بِاللَّهِ شَيْئاً الْحَدِيثُ رَوَاهُ سَلَمَةُ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الدُّيَاعِ وَابْنُ الدُّيَاعِ
 وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْأَثْنَيْنِ قَالَ ذَلِكِ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ وَأُنْزِلَتْ عَلَيَّ
 فِيْهِ النَّبُوءَةُ وَجَاءَ فِي الْحَدِيثِ مَا مِنْ شَيْءٍ بُدِيَ يَوْمَ الْأَرْبَعَةِ إِلَّا دَفَعَهُ وَتَقَرَّرَ فِيْهِ
 إِمَامُ الْبُخَارِيِّ وَزِيَادُ بْنُ زِيَادٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الدُّيَاعِ وَابْنُ الدُّيَاعِ وَابْنُ الدُّيَاعِ وَابْنُ الدُّيَاعِ

وخطب اعراض شامخ ورايام وفات ايشان از قبيل تصديق ست بانفقا تخصيض يوم بنظر
 فضيلت آن يوم نيز راه روزيكه واصل شدن بجناب غرت وخطاير قدس ميد داشته ميشود و
 روز از اخير برکت و توانيت زياده تر از سائر ايام كما ذكرناه من مابست مانق لست في ايام است
 پس برين عمل هرگز اطلاق حرمت و بدعت سينه نبايد کرد و بر علان آن سخت گيري نبايد و
 بلکه تسهيل پيش آمدن بايد و راه تيسير سپردن روى البخارى عن انس بن مالك عن النبي
 صلى الله عليه وسلم قال ليس واو لا قصير واو لا بشر واو لا تفر واو قال فاما كعبه
 اميسرين ولا تبتعوا معسرين ايضا ان الذين ليسوا بالاحد استى ويزام من بام صابغ لقيه
 كه كي از جمله ميمين ست ميگويد وعن عائشة واني هرة رضى الله عنها كان اذا
 اراد ان يصحى ليشترى كشيئ عظيم سمعني اقرنين املحين موجوبين نفق
 احدهما عن ائمة من شهده بالبلاغ وشربا بالتجوير ورواه الحاكم وابن ابى شيبة عن ابر
 رضى الله عنه انه عليه السلام اتي بكبشين اخ واذ رواه حقا و ابو يعلى في سند يرب
 ايضا الدار طنى فقد روي هذا عن عدة من الصحابة وانتشرت محروجة وروى
 الطبراني ان رجلا ساله عليه السلام فقال كان لي ابوان ابرهما حال حيا فكيف
 يبرهما بعد موتهما فقال عليه السلام ان من البر بعبدة الموت ان تصلي
 لهما مع صلاتك وان تقوم لهما مع صياحك ورواه ايضا عن علي رضى الله
 عنه عليه السلام قال من مر على المقابر وقروا قل هو الله احد احدى عشرة مرة
 ثم ذهب اجرها للاموات اعطى من الاجر بعدد الاموات وما عن النبي انه
 ساله عليه السلام فقال يا رسول الله انا تصدق عن موتانا ونفخ عنهم ونعوي
 لهم فهل يصل ذلك اليهم فقال نعم انه يصل اليهم وانهم ليس حون به
 كما يفرح احدكم بالطبي اذ اهدى اليه رذاه ابو حفص العسكري وعنه عليه
 اقرع على موتكم ليس رواه ابو داود وفضله انا ما قبلها ومانق لست ايضا من نحو

عن کثیر ترکنه لجال الطول یبلغ القدر المشترك بین اکل و هو ان من جعل شیئا من الصالحات
غیره نفعه الله به مبلغ التواتر و کذا ما فی کتاب الله تعالی من الامر بالعدل عا لمو الدین و باستغفار
المالکة للمؤمنین قال الله تعالی وَالْمَلَائِكَةُ یُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ لَا یَسْتَغْفِرُونَ
مَنْ فِی الْاَرْضِ وَ ذَرَفْنِ کَرُونِ چون اجزای بدن تمامه یکجا میباشد علاقه روح با بدن از راه نظر
و عنایت بحال می ماند و توجه روح بظواهرین و مستانین و مستفیدین بسهولت میشود که بسبب
تعیین مکان بدن گویا مکان روح هم تعیین است و آثار این عالم از صدقات و فاقحه ها و تملوات
قرآن مجید چون در آن بقعه که مدفن بدن است واقع شود بسهولت نافع میشود و کذا فی غیر نیز
تفسیر سوره علق و در کثر طعام عاشورا بر عیال احوال و احوال ضعیفه وارد گشته که بعد طرق جبر آن
تقصان شده و حافظان زین الدین عزائی در امانی خود از طریق بتقی آورده که پیغمبر خدا صلی الله علیه
و سلم من و سمع علی عیاله و اهل یوم عاشورا و سمع الله علیه سائر سنته
و گفته این حدیثی است که در سنن او شایسته است لیکن حسن است برای ابن جبان مرآه
طریق دیگر است که صحیح نموده حافظ ابوالفضل محمد ابن ناصر و ظاهر کلام بتقی در آن است که حدیث
توسعه حسن است بر راسه غیر ابن جبان نیز زیرا که روایت کرده است او را از طرق متعدد از جماعه
صحابه مرووعا و گفته که این آسانند اگر چه ضعیف است لیکن چون ضم کرده شود بعضی به بعضی قوی
پیدا کنند کذا فی الصلواتی محرمه و ما ثبت من ابنته فی ایام هجرت من تصنیف شیخ مجد الحق محقق
و هلموی رحمه الله علیه انتهی و از کتاب اشباع الکلام فی جواز المولد و الیقام من تصنیف مولانا
محمد رساله الله صدیقی بدایونی ثم الکافوری جعل الخیة ثوابه ثابت گردیده که رفتن بر قبور
بعد سال یک روز معین کرده بلکه صورت است اول آنکه یک روز معین نموده یک شخص
یا دو شخص بنیر حیاة اجتماعیه مردم کثیر بر قبور محض بنا بر زیارت و استغفار بوندانین قدر آن
روی روایات صححه ثابت است و در تفسیر و در مشور نقل نموده که سر سائل آنحضرت صلی الله علیه
و سلم بر مفا بر میرفتند و دعای مغفرت اهل قبور می نمودند و این قدر ثابت است و مستحب دوم آنکه

بسیار قاطعاً جماعیہ مردم کثیر جمع شوند و ختم کلام اللہ کنند و فاتحہ بر شیرینی یا طعام نموده تقسیم در میان
 حاضران نمایند این قسم معمول زمانہ پنچہ جد اصلی اقد علیہ وسلم و خلفائے راشدین نبوده اگر کسی بی طور
 بکند باک نیست زیرا کہ درین قسم قبیح نیست بلکہ فائدہ احیاء و اموات را حاصل میشود و ستوم طور جن فساد
 بر قبور این است کہ مردمان یکروز زمین نموده و لباسهای نفیس فاخرہ پوشیده و مثل روز عید
 شاه مان شدہ بر قبه مایع شوند و رقص و غیرہ سماع با طرا میرو و دیگر بدعات ممنوعہ مثل سجود بکا
 قبور و طواف گردان قبور می نمایند این قسم حرم و ممنوع بلکہ بعضی بحد کفر میرسند و نیز مولانا
 مدوح در جواب سائلی کہ سوال از چنانہ خرس بزرگان نمود و نوشته کہ زیارت و تبرک از قبور صالحین
 و اعدا و ایشان با بدای ثواب تلاوت قرآن و دعائے خیر و تقسیم طعام و شیرینی امر مستحسن خوب است
 باجماع علما و تعیین و برہای آن است کہ آن مذکر انتقال ایشان میباشد از دارالعمل بہ دارالقبول
 و الا بہر روز کہ این عمل واقع شود موجب فلاح و نجات است و خلعت را لازم است کہ سلف خود را باین
 نوع بر و احسان نماید چنانچہ در احادیث مذکور است کہ ولد صالح یدعو الہ و تلاوت قرآن و اہدای
 ثواب را عبادتی موقتی قرار داد و بنی بر کمال بلاوت و فراطہل است آری اگر کسی بحدہ و طواف
 و دعا بخویا فلان اَفْعَلَ كَذَا بعل آرد و البتہ مشابہت یا بعدت الا وثان کردہ باشد
 و چون چنین نیست پس چرا نعل طعن باشد و نیز مولانا می مدوح در جواب سائلی کہ استفسار از
 مجلس محرم و مرثیہ خوانی نموده افادہ فرمودہ کہ در تمام سال دو مجلس در خانہ فقیر منعقد میشود
 مجلسی کہ مولود شریف و مجلسی کہ شہادت حسنین اول کہ مردم روز عاشورا یا یکدو روز پیش
 ازین قریب چہار صد یا پانصد کس بلکہ قریب ہزار کس زیادہ از ان فراہم می آیند دور و دیو خوانند
 بعد از ان کہ فقیرے آید بنی نشیند و ذکر فضائل حسنین کہ در حدیث شریف وارد شدہ در بیان
 بے آید و انچہ در احادیث اخبار شہادت لہن بزرگان و تفصیل بعض حالات و بدنامی قاتل
 ایشان وارد شدہ نیز بیان کردہ میشود و درین ضمن بعض مرثیہ ہا از غیر مردم یعنی جن و پری کہ
 حضرت ام سلمہؓ و دیگر صحابہ شنیذہ اند نیز مذکور کردہ میشود و خواہاے موحش کہ حضرت سید

و دیگر صحابه دید و اند و دلاالت بر فرط اند و روح مبارک حضرت جناب رسالت مآب صلی الله علیه و سلم بیکند مذکور میشود و بعد از آن ختم قرآن پنج آیه خوانده بر ما حاضر فاتحه نموده می آید و درین بین اگر شخصی خوش زبان سلام میخواند یا مرثیه مشروع اکثر حضار مجلس این فقیر را هم رقت و بکامی حق میشود این ست قدریکه بعمل می آید پس اگر این چیز مانده فقیر بهین وضع که مذکور شد باز نمی بود اقدام بر آن اصلا نمی کرد باقیما در مجلس مولود و شریف پس حالش این ست که بتاریخ و دوازدهم شهر ربیع الاول همین که مردم موافق معمول سابق فراهم شدند و در خواندن و در مشغول گشتند و فقیر نه آید اولاً بعضی از احادیث فضائل آنحضرت صلی الله علیه و سلم مذکور میشود و بعد از آن تکرار ولادت با سعادت و بنده از حال رضاع و حلیه شریف و بعضی از آثار که درین آوان ظهور آنحضرت عرض بیان می آید پسر بر ما حاضر از طعام یا شیرینی فاتحه خوانده تقسیم آن بجا نمیرن مجلس میشود و در جماعات نوشتند که این نجاست حفظ اسرار مشایخ و مواظبت بزیارت قرآنی ایشان و ائمه فاتحه خواندن و صدقه دادن برای ایشان و اعتنائی تمام کردن بتجسیم آثار و اولاد متقیان ایشان اتمی و نیز مولانا شاه رفیع الدین در جواب سائلی رقم فرموده اند سوال بر سر قبر بزرگ و در سال حج آمدن و انظار روز وفات و عرس قرار دادن با وجودیکه زمان امر سیال غیر قارست چه حکم دارد و جواب زمان اگر چه سیال غیر قارست اما آنچه بان تقدیر کرده میشود و زمان اندوختن و شب و ماه و سال انهارا فرغ و عرفا و ذره تهرست چون یک و ذره تمام میشود باز از سر شروع میشود و بهین حساب رمضان بشهر صوم و حج بشهر ذیحجه و بهین شهر دیگر در دوره حکم اتحاد با نظیر او داد میشود و چنانچه در حدیث است که یهو و عرض کردند در حضور جناب نبوت صلی الله علیه و سلم که حق تعالی بجات حضرت موسی علیه السلام و غرق فرعون دین روز عاشورا کرده است بر آن شکرانه روزی میگردد جناب رسالت مآب صلی الله علیه و سلم فرمودند اَنَا اَحَقُّ بِمُجْمَعَتِي مِنْكُمْ فَصَاهُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَ اَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ و نیز حضرت نبی صلی الله علیه و سلم بلال را وصیت کردند بصوم روز دوشنبه فرمودند فِيهِ وَلِدْتُ وَ فِيهِ اَنْزَلَ الْوَحْيُ عَلَيَّ وَ فِيهِ هَاجَرْتُ

توفیق انوار بنابرین یاد کردن آن تاریخ و آن ماه رسم مردم افتاده و چون مردمان از این جهان
بها نطفه این رسم گذشته اند ایشانرا انتظار بسوسه و لید یا کسی و دیگر از اقارب خود میباشند پس نسخ
انتظار آن فائده ایست مقتدره ازین جوابات افادت آیات چند فائده مستنبط میشود اول آنکه رفعت
مردم بسبب اجتماع و جمع شدن بر قبور بعد سال برای زیارت بزرگان ختم قرآن کردن و فاتحه
بر شیرینی یا طعام خوانده تقسیم آن نمودن این قسم اگر چه معمول زمانه پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم و
خلفای راشدین نبوده لیکن چون نظیر و تمثیلی ندارد اگر کسی بعمل آرد پاک نیست بلکه بنا بر اشتیاق فائده
برای احیاء اموات طریقی از استجاب و استعسان خواهد داشت و نیز از اینجا تقصیر میشود که نبودن
امر از امور غیر در زمان آن حضرت صلی الله علیه و سلم و خلفای راشدین موجب عدم جواز و کراهت و
بدعت سیئه بودنش نیست و این فائده بنی بر همان قول امام شافعی علیه الرحمة است که فتح را امام نووی
و غیره علمای دین است و دوم آنکه با وجودیکه جواز از استجاب اجتماع مردم بر قبور عوام ابدائی ثواب
از خواندن قرآن و طعام و تقسیم شیرینی با قوال علماء مستند که خود مش صاحب تحفه و مولانا
شاه عبدالرحیم منجد آنها با ثبات رسید معاملة مکاشفه هم مؤید این است که در چنین روز جمیع
ارواح و دوستان در عالم برنخ هم میشود پس امداد بدعا و ختم و طعام بدعتی مباح است و وجه
تج نداد و کما هو التَّحَرُّجُ بِهَذَا التَّعْيِينِ من مولانا رفیع الدین آبر تصریح مولانا
ممدوح موقوف نیست دیگر بزرگان مثل شیخ عبداللحی محدث و هلموی و غیر آن نیز بهین راه رفته اند و
حکم تمام و نظیر در و روزه و ماه و سال در عبادتیکه سابق از رساله سیوطی منقول شد نیز مستفاد
است و هرگاه از تخریج این وجه ذکر ولادت با کرامت و در قرآن و احوال آن حضرت علیه الصلوٰة و التحیة
و دعا های خیر بر آید و اگر بعضی ثبوت میرسد باز عاده این تقریر ممدوح و مقبول است که منسل خیر است
و معدن حسنات است تشبیه بحکم کنیا و ادون بے تکلف باب جنم بر روی خود و کشادن است علماء
تشبیه و اعمال و افعال با فرق ضاله مطلقا ممنوع شرعی نیست و الا اکثری از اعمال و ینیه
که عالی از فی الجمله مشابعت نیستند جائز نباشد بلکه مراد از تشبیه ممنوع مشابعت و امر مذموم است

و نیز منظور فاعل فعل قصد شایسته بانی مرتب منوع باشد و اینکه گفته مصرح در کتب معتدیه است
چنانچه در در مختار ذیل باب ما یفسد الصلوة ویکره فیها ورجوز قرأت قرآن در نماز از مصحف
مرقوم است وَجَوَازُ الشَّافِعِيِّ بِلَا كَوَاهِلَةٍ وَهَمَّاءٍ بِهَا لِلتَّشْبِهِ بِأَهْلِ الْكِتَابِ أَيْ إِنْ
قَصِدَ فَإِنَّ التَّشْبِهُ بِمَنْ لَا يَكْرَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ بَلْ فِي الْمَذْمُومِ وَفِي مَا يَقْصُدُ بِهِ
التَّشْبِهُ كَمَا فِي الْبَزْزَانِيِّ وَدَرْطُحَاوِيِّ نَقْلُ عِبَارَتِ بَحْرُ مَوْوَدَّ أَنْ أَيْنَ سَقَالَ فِي الْجَوْزِ
أَعْلَمَ أَنَّ التَّشْبِهُ بِأَهْلِ الْكِتَابِ لَا يَكْرَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ فَإِنَّا نَأْكُلُ وَنَشْرَبُ
كَأَيِّ فَعْلَوْنَ إِنَّمَا الْحَرَامُ التَّشْبَهُ فِيمَا كَانَ مَذْمُومًا وَفِي مَا يَقْصُدُ بِهِ التَّشْبَهُ

فصل فی جواز الفاتحه المرسومة

بدانکه بعض بیان این مدعا در صدر فصل غرس رقم ثبت یافت و مولوی رفیع الدین موصوف
بمقدمه تخصیصات انفسه متذکر کرده اند که فاتحه و طعام که به تشبیه از مستحبات است و تخصیص که
فعل تخصیص است با اختیار اوست باعث منع نمی تواند شد این تخصیصات از قسم عرف و عادات
اند که به صالحه خاصه ابتدا از بطور آمده رفته رفته شیوع یافته مثل کچر در فاتحه امام حسین
علیه السلام و توشه و رفاتحه شیخ عبداللطیف کوخیزه و کک که صاحب فنیه و در مختار تصریح کرده
و در جامع الاوراد نوشته اگر بر طعام فاتحه کرده بفقرا بدهد خواه در حالت حیات و خواه
بعد مروت و اولیقه ثواب میرسد انتی و ترتیب فاتحه ختم قرآن برای ایصال ثواب بمرکبان
درین جهان الاوراد باین طور نوشته که چون ختم قرآن کند اول پنج آیت خوانده دست
برای فاتحه بردارد و ثواب ختم بار و اح هر که بخوابد بطفیل آنحضرت صلی الله علیه و سلم به بخشد
انتی و بالجمله همراه صدقه مالی مانند انشیای ماکوله و مشروب به جهت فضیلت و مزید ثواب صدقه
بدنی را مثل قرأت آیت و سوره قرآن مجید مانند آیت اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ اِلَیْهِ وَ سُوْرَةُ
الْاٰخِرَةِ و سوره فاتحه با درود ضم کردن و اشیا می صدقه را پیش درده قبل تقسیم و خوردن
آن بنیت ایصال ثواب بنام کسی از اعیان و اموات دست بمناجات بار س تعالی

بر دعای آنحضرت بر فرشته الله تعالی قبل هذه من تلك انكفرت به و دست برد و عاخر ساره بالیدین چنانچه این کیفیت
 در فاتحه رسیده و در اربع سوره خاص طریقه آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم و بنام صحابی و سایر بزرگان آنحضرت است
 چنانچه در حدیث صحیح آمده قربانی آمد که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم قبل تصرفات صدقه و رسانیدن آن باب و آن وقت
 قرآن مجید خواند و نیت اینی و تهنیت و تحمیل للذی فطر السموات الارض خلیفا و ما الایمن
 و آیت ان صلواتی و سلیمی و حیای و حمای الله رب العالمین لا شریک له و بیدار
 و انا اول المسلمین و نیز آنحضرت صلی الله علیه و سلم بطرف پیر صدقه اشارت فرمود
 میفرمود الله تعالی قبل هذه من محمد و آل محمد ذکر و فی تیسیر الاموال و شرح مشکوٰۃ
 و کتابی آنحضرت چیز صدقه و دست گرفته و عاقر سودی چنانچه در شامل تریذی آمد و عن
 ابی هریرة رضي الله عنه قال كان الناس اذا اراد اول التمر جاءوا الي النبي
 صلى الله عليه وسلم فاذا اخذته رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم بارك لنا في آمارنا
 و در میان جهت خیر و برکت و دعای آنحضرت چیز باز قسم اطعمه پیش آنسر و صلی الله علیه و سلم
 می آوردند و آن سوره بر و دعا خوانده میدید و نیز آنحضرت اطعمه را پیش خود طلبید و جمع
 نمود جهت خیر و برکت و دعا خوانده و میدی و بر صدق یعنی دهند صدقه و دعا خواستی و هر که میو
 نوجبت خیر و برکت پیش آنحضرت آوردی و دست گرفته و دعا خواندی و همچنین آنحضرت
 اشیائی خوردنی هر قسم پیش خود نموده و جمع ساخته بروی دعا میکردی و بر میدی چنانچه در
 مشکوٰۃ در باب المعجزات بر وایت ابو هریرة و در خلاصه مضبوطش اینکه عمر بنی الله علیه
 گفت یا رسول الله از هر کس چیز خوردنی طلب کنید آنحضرت طلب کرد چیز خوردنی را از هر یکی میگفت
 آورد و در کوفتی و آن مقدار شتی و دیگری آورد و یک گفت خرماد و دیگری آورد و پاکه نان تاکه فراجم آمد
 بر لطف پس دعا کرد و آنحضرت صلی الله علیه و سلم و بر داشتن دست و وقت مناجات و بعد از آن
 از مناجات بر ساره بالیدین اب و سنت است فی مشکوٰۃ فی باب الدعوات عن السائرین
 یزید عن ابیه ان النبی صلی الله علیه و سلم کان اذا دعا فوقع یدیه مسبح

وَجْهَهُ بَيْتٌ بِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَخْطُهَا حَتَّى يَمْسُحَ بِهَا وَجْهَهُ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكَوْحِي كَرِيمٌ لَيْسَتْخِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّ هُمَا مِنْهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابُيْهَقٍ فِي الْمَدْرُتِ الْكَبِيرَةِ عَنْ مَالِكِ بْنِ إِسْهَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ يُطُوبُونَ أَكْفَلَكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ يُظْهِرُهَا وَيُذَوِّبُهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَلُوا يُطُوبُونَ أَكْفَلَكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ يُظْهِرُهَا فَإِذَا أَفْرَغْتُمْ فَاسْأَلُوا بِهَا وَجْهَكُمْ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَنُزَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ بَيَانُ ثَابِتٍ شَدِيدُ الْأَشْيَاءِ صَدَقَهُ رَأْيُ بَشِيرٍ وَرَوَاهُ وَجْهٌ سَائِغٌ قَبْلَ خُورُونِ تَقْسِيمُ حَسَنٍ فَرِيدُ ثَوَابٍ وَبَرَكَتٍ بِرُوحِي وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَابِتٌ أَنْ كَبَسَ الْأَهْوَاءَ وَجَاهُ تَجْسِيدِ عَيْنِ سَنَتِ فَعَلَى أَنْ سَرُورٌ أَمَدُ وَتَارِكُ سَنَتِ بَنِي سَتِ خُورُونِ أَيْنَ قَسَمِ صَدَقَهُ أَخْيَا وَنُقَرَّاهُ رَوَاهُ دُرُوسُ كَذَانِي زَبَدَةُ الْإِنْصَاحِ أَتَقِي ۞ ۞

فصل فی زیارتہ القبور

بر آنکه در صدر باب استمداد بعض بیان زیارت قبور مع ذکر فوائد آن رتبه ثبت یافت باقی ماند بیان اواب زیارت و سلام بر اهل قبور و آنچه خوانده شود وقت زیارت انیامات و سرور قرآن و غیر آن از ادعیه پس از جمله آداب زیارت است که روی بجانب قبر و پشت بجانب قبله مقابل روی میت بایستد و سلام دهد و مسح کند قبر را بدست و بوسه دهد آنرا و منهنی نشود و روی خفاک نکند که این عادت نصاریست و واجبست احترام میت نزد زیارت وی خصوصاً صالحان و مراعات اواب بر قدر مراتب ایشان چنانچه در حالت حیات ایشان بود زیرا که صالحان را مد و بلیغست عزیمت کنندگان خود را بماند آنکه اواب ایشان و در بعض روایات فیه بوسه دادن قبر پدر و مادر را نیز آمده است کذا فی شرح مشکوٰۃ للشیخ و در مطالب المؤمنین نوشته است و لا باس بتقبیل قبر والدیه الخ و فی دستور قضاء من الملقط و ان کان

قبر عبد صالح و میکنند آن بطوف حوله ثلث مرات فعل ذلک کذا فی خزائن الروایات و ذوالالبیاب
 و وسیله القلوب و نور مطالب و محکم الطالبین نوشته اما طو ان گور صالح سه بار رویت
 انتی و مساله تقبیل و وضه الاولیا بالتفصیل در قول بجیل ثبت رتم پذیرفته مشایخ و تفصیل
 فلیرج الیه اما سلام که درین بر اهل قبور پس در لفظ آن اختلاف روایات است نفی بعضی از ایشان
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ السَّلَامُ
 عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا أَنشَاءُ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآخِرَةِ
 نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ بَرِّ بْنِ بَزْءٍ عَنْ بَعْضِ الْأَحَادِيثِ مَوْلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْشِّرُ الْمَدِينَةَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ تَوَجُّهًا فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
 يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَغَنُّ بِالْآخِرَةِ وَالْأُولَى الْمَنْزِلِ
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَدَّ هُمَا فِي الْمَشْكُوتَةِ غَيْرُ ذَلِكَ مِنَ الْأَحَادِيثِ أَنَا وَنَحْنُ جِزِي قَبْرِ
 زیارت پس بدانکه قرات قرآن نزد قبر مکروه است نزد ابو خنیفه و نزد محمد بن حمره و نیست
 و تصدیر الشیعه که یکی از مشایخ خنیفه است بقول محمد اخذ کرد و دفنوی هم برین است و شیخ امام محمد
 بن الفضل گفته که مکروه قرات قرآن بجهت است اما مخالفت لا باس بهست اگر چه ختم کند و از
 شیخ محمد بن ابراهیم آمده که بخواند سوره و تبارک الذی بلند یا بست و فرقی نیست در میان جه
 و مخالفت و در ظاهر روایت از جهت ورود و اثر بدان و نقل کرده شده است از شیخ ابی بکر بن
 سعد که مستحب است نزد زیارت قبور خواندن سوره اخلاص بهفت بار و به بخشد ثواب انرا بر
 بیت واضح آن است که میرسد بهست و در بعضی روایات آمده که بخواند ایستاده یا زده بار
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ بعد از آن بنشیند کذا فی فخر المشکوهه للشیخ و فی مطالب المؤمنین و
 مکی عن ابی بکر بن سعد انه قال المستحب عند زیارة قراة سوره اخلاص سبع قرأت فانه یبغی
 من قرأها سبع قرأت ان کان ذلک لیت غیر مغفور یغفر له وان کان مغفورا غفر لهذا القاری
 و در باب ثواب طاعت کذا فی استحسان محیط و فی الدر المنثور و فی الحدیث من قرأ الاخلاص

اَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ اجْرَها لِلْأَمْوَاتِ اَعْطِي مِنْهَا اَجْرُ بَعْدِ وَلَا اَمْوَاتِ
 اِسْمُهُ تَوْرَةً مَنْ قَرَأَ الْاِخْلَاصَ ظَاهِرَةً وَاِنْ لَمْ يَمِزْ بِالْاَمْوَاتِ كَانَ فِي بَيْتِهِ لِحَافٌ وَدِي
 وَتَقْرَأُ سُورَةَ يَسِينَ وَرَمَتْ رَايَا وَدَدَ مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ قَرَأَ سُورَةَ يَسِينَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْهُم
 عَنْهُمْ تَوْبَةً وَكَانَ لَهُ بَعْدَ دَمْنٍ فِيهَا حَسَنَاتٌ جُودُ وَدِي عَنْ النَّبِيِّ خَدِيمِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ الْمَوْتُ
 آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَجَعَلَ ثَوْبًا لاهِلِ الْقُبُورِ أَدْخَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كُلِّ قَبْرِ مِنْ مَشْرِقٍ
 وَالْمَغْرِبِ نُورًا وَسَمِعَ عَلَيْهِمْ مَضَاجِعَهُمْ وَأَعْطَى اللَّهُ لِلْقَادِي ثَوَابَ سِتِّينَ نَبِيًّا
 وَرَفَعَ لَهُ بِكُلِّ مَيِّتٍ دَرَجَةً وَكُتِبَ لَهُ بِكُلِّ مَيِّتٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ ذِكْرُهُ الْقُرْآنُ
 فِي تَزَكُّرِهِ وَنَقْلُهُ امِيرُ غَنِي فِي شَرْحِ صَلَوةِ ابْنِ ثَمِيضٍ قَالَ وَظَاهِرُهُ وَكَانَ فِي بَيْتِهِ وَفَضْلُ مَوْلَانَا
 لَا يَحْضُرُهُ لِحَافٌ وَهِيَ أَنَّ وَاحِدَةً مِنَ السَّلَفِ كَانَ إِذَا مَرَّ عَلَى الْمَقْبَرَةِ يَقُولُ اللَّهُمَّ
 ائْتِنِي حَسَنَتَهُمْ وَأَمِنْ رَوْعَتِهِمْ وَأَرْحَمُ غُرْبَتِهِمْ وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِهِمْ
 فَمَرَّ عَلَيْهَا يَوْمًا وَفَنِي هَذَا الدَّعَاءُ فَوَيْ مِنْ لَيْلَتِهِ إِنْ أَهْلَ الْقُبُورِ قَالُوا نَسِيبًا عَلَيْهِ
 وَنَحْنُ نَسْتَأْنِسُ بِهِ فَأَوْجِبَ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ كُلُّ يَوْمٍ وَيَدْعُو لَهُمْ
 كَذَا فِي مَطَالِبِ الْمَوْتِينَ وَزِيَارَتِ رُوحِهِمْ فَاضْلَمْتُ سِتَّ ارْزُوزِ مَاسٍ وَبِكَرْ خُصُوصًا وَرَأُولِ رُوزِ
 جَمْعُهُ وَهَمِينَ سِتَّ مَعَارِفَ وَبَحْرِينَ شَرِيفِينَ زَادَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى وَتَشْرِيفًا بِرُونَ مَعِ أَيْدٍ وَرَأُولِ
 رُوزِ جَمْعُهُ بِمَعْلَاوِ بَقِيعِ بَرَاةِ زِيَارَتِ وَوَرُودِ آيَاتِ تَعْدِهِ هَسْتِ كِهْ وَادُو مَعِ شُودِ بَرَامِي مَسْتِ وَرِ
 رُوزِ جَمْعُهُ عِلْمِ وَادِرَاكِ بَشِيرِ الزَّانِجِ وَادُو مَعِ شُودِ وَرُوزِ مَاسٍ وَبِكَرْ تَرَايَا نِكَمِ مِشْنَا سَدَ زَاوَرِ رَا بَشِيرِ
 ارْزُوزِ مَاسٍ وَبِكَرْ دَانِجِ مَشْهُورِ شَدِ هَسْتِ وَرُوزِ مَاسٍ وَرُوزِ مَاسٍ نَاسِ ارْزُوزِ مَاسٍ وَرُوزِ جَمْعُهُ وَرُوزِ
 كِهْ وَرَانِ نَقْلِ مِكْنَدِ اَصْلِي مِجْمِ نَدَارِ وَكَذَلِكَ فِي شَرْحِ اَلْشُّكُوَةِ لِلشَّيْخِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ اَلشَّيْخَ
 اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ الْبُؤْيَا وَاجْدَ هَمَانِي كُلَّ جَمْعَةٍ غُفِرَ لَهُ
 وَكَتَبَ بِنِ اِرْطَاهِ الْبَيْتِ فِي شُعْبِ الْاِيْمَانِ مَسْأَلَةٌ وَكُرُوهُ اسْتِ بِي سَكِرْدَنِ تَبُورِ بِي فَخْرُوتِ

کذا فی شرح مشکوٰۃ الشیخ و مکرره است ششمن بر قبور عن ابی هریره رضی الله عنه قال قال
 رسول الله صلی الله علیه و سلم ان یجلس حدکم علی جبرۃ فتحرق ثیابه فتخلص الی
 جلاله خیر لکم ان یجلس علی قبر رواه مسلم و عن عمر بن حزم قال رأی النبی صلی الله
 علیه و سلم متکماً علی قبر فقال تو ذ صاحب هذا القبر او لا تو ذک و الا احمد
 و زقنای عالمیه از تبیین نقل کرده و بیکره ان یبني علی القبر او یقعد و یناھ علیہ و یوطأ
 صلیہ و یقفنی حاجۃ الا انسان من بول او غائط الخ ہذا کما ان حضرت علی رضی اللہ عنہ و سلم
 و را بتدانی کرد و بود از زیارت قبور و در آخر زحمت کرد و فرمود بودم من کہ نمی میکردم شمار از
 زیارت قبور اکنون بکنید زیارت قبور را کہ آن باعث بی رغبتی در دنیا و یاد و بھند و است آخرت
 را و این سردان راست اما زنان را بعض گویند کہ باقی است بر منی سابق و ایشان را
 بیرون آمدن زیارت مقابر جائز نیست الا زیارت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
 و سلم و ورا حدیث لغت واقع شدہ بر زنانیکہ زیارت قبور برآیند و بعضی برآیند کہ این
 منع و لغت در اول بود بعد از زحمت زمان نیز داخل اندر و منع ایشان از جنت قلت صبر
 و کثرت جرج و فرخ ایشان ست و در حدیث مسلم آمده است کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ و سلم
 زیارت ماورنحو آمد و بگریست و دیگر آن را نیز بگریه و راورد و فرمود و طلب آمرزش کردم ماورنحو
 ماورنحو نماوند و طلب زیارت کردم و ماورنحو شد و فرمود کہ زیارت کنید قبور را کہ مذکور است
 و گفتہ اند کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ زندہ گردانید ماورنحو را آن حضرت صلی اللہ علیہ و سلم را پیلان
 آورد و بوسه پس انان بگریانید و بعض این حدیث را تصحیح نموده اند و گفتہ کہ قصہ زیارت و منع
 از تنفیر پیش ازین بود و درین باب متاخرین علما منع کرده اند از اطلاق کفر بر والدین آن حضرت
 صلی اللہ علیہ و سلم بلکہ بر جمیع آبای و می صلی اللہ علیہ وسلم تا و م علیہ السلام ذکر و اشج فی مشرح
 سفر السعادت و شد فی شرح مشکوٰۃ ہتی

بدانکه در مساله بنا بر بحث کردن بر تفرقات علماست یعنی العالمگیریه و لا یجیبون القبر و غیره و آن مبنی
 علی القبر الخ و فی الدلائل و لا یجیبون القبر و لا یجیبون القبر و لا یجیبون القبر و لا یجیبون القبر و لا یجیبون القبر
 اگر بیتیه السرجیه الخ و فی الخطای و فی تفسیر البوار علی هذا القول بما اذا کان سن بل علام الخ
 یقصد به الزینیه و التفاضل و الاغلام تیه فی الحرته کما یفعل الثمان من بناء الاجار الخ و فی
 الشعر نبلایه عن البرهان یحرم البناء علیه للزینیه و یکره الماحکام بعد الدفن لالدفن فی مکان بنی
 قبله و یعلم القبر بعلایته الواسعه و انشی و اذا خربت القبور فلا یاس تطینها تا تار غایه و هو الاصح
 و علیه الفتوی جواهر الاطلاقی ذکره فی العالمگیریه پس از عبارت و رختا شبت شد که شجیه قبر
 معنی بخت کردن آن و تطمین آن و بروی بنا بلند کردن بقول بعض لاباس بهت و بهین قول
 مختارست و آنچه شج بعد از شج محقق دهلوی در شرح سفر السعادت نوشته مویده مختار صاحب ذکر
 مختارست و آن حق است و نص عبارت شج و شرح سفر السعادت ایکنه آنچه منصف ذکر کرده
 حق است و احادیث صحیحه درین باب وارد و اصل سنت در زمان نبوت و خلفاء راشدین
 و صحابه برین بود ولیکن بعد از آن این تکلفات در مقابر پیدا شد و مفاخرت و مبالغات بدان
 راه یافت و در آخر زمان بجهت افتقار نظر عوام بر ظاهر مصلحت و تعمیر و ترویج مشاهد
 و مقابر مشایخ و عظمای دین و چیز با افزودند تا از انجا بهت و شوکت اهل اسلام و ارباب
 مصلح پیدا آید خصوصاً در دیار هندوستان که اندامی دین از هندو و کفار بسیارند و ترویج
 و اعلائی شان این مقامات باعث رعب اقیانایشان است و بسا اعمال و فعال و فحاش که در زمان
 سلف از مکررات بوده و در آخر زمان از مستحسنات گذشته و اگر جهال و عوام چیزه کنند تعمیر کبر و روح
 بزرگان از ان ارضی نخواهد بود و وسعت کمال و دیانت ایشان منزه است از ان و فن و در جوار
 قبور صلی و حضور و شهود در ساحت عزت ایشان موجب برکت و نورانیت و مناسبت است
 قد استتب تالیف الکتاب لعمون الملک الوهاب افقتاخر الشجره و اسماء الاسلاف
 الکرام رضی الله تعالی عنهم و رضوا عنه یا الله العالمین خالق الاولین و الاخرین

بحق سيده المرسلين امتنا على حب جديك الامجدان العجبتين ومحمد بن المصطفى
 صل الله عليه واله وسلم وعلى حب محبوبك الحضرة الغوث الاعظم قطب العالم
 مجتهد الشريعة امام الطريقة بقدرى الحقيقة الهادى الى المعرفة سيد الاولياء
 نائب مناب الانبياء الذي تقي عن وراء الورداء الى مقام الاخرميوان محي الدين
 سيد عبد القادر الجيلاني البغدادي الحسني الحسيني على نبينا وعليه الصلوة
 والسلام واحسننا على الملة المحمدية وحب الحضرة الغوثية بتوسل حضرات
 المشايخ القادريين العالية امين ثم امين على عبد القادر مفضل القادر عن مرسل
 القادري المتخلص بعاصي تلقن عن ابيه وشيخه سيد مولانا قطب الوقت
 الغوث في المرتبة عالم العلم العقل والنقل سيد شاه سهر علي القادر البغدادي
 اصلاً والميكافوري مولداً الذي استفاض بالفيض الروحي من الحضرة الغوثية
 وجازة ابوه ببيعة كل واحد من ادباب الطوائف الاربعة القادرية والخشعية
 والنقشبندية والسهروردية وتلقن عن ابيه وشيخه سيد شاه طيفل علي
 القادري الذي استفاض بالفيض الروحي والحجج من عمره سيد شاه ذا كرم
 القادري ومن ابن عمر سيد شاه غلام حسين القادري وتلقن عن ابيه
 وشيخه سيد شاه روشن علي القادري تلقن عن ابيه وشيخه سيد شاه مولانا
 عبد القادر عن شاه عبد الله الجيلاني القادري تلقن عن ابيه وشيخه سيد شاه
 مولانا عمر معشوق لله القادري تلقن عن ابيه وشيخه سيد مولانا هادي الله القادري
 تلقن عن ابيه وشيخه سيد شاه مولانا احمد القادري تلقن عن ابيه وشيخه سيد شاه
 عبد الجليل القادري تلقن عن ابيه وشيخه سيد شاه ابراهيم القادري تلقن عن
 ابيه وشيخه سيد شاه شرف الدين القادري تلقن عن ابيه وشيخه سيد شاه
 احمد الثاني القادري تلقن عن ابيه وشيخه سيد شاه واسم الدين القادري

تلقن عن ابيه وشيخه سيد شاه علاء الدين القادري تلقن عن ابيه وشيخه
سيد شاه بدر الدين القادري تلقن عن ابيه وشيخه سيد شاه شهاب الدين
القادري تلقن عن ابيه وشيخه سيد شاه احمد الثالث القادري تلقن عن ابيه
وشيخه قاضي القضاة مولانا سيد شاه شمس الدين شيخ ابي صالح نصر القادري
تلقن عن ابيه وشيخه الحافظ مولانا تاج الدين غوث الافاق ابيه شاه
ابي بكر عبد الرزاق القادري تلقن عن ابيه وشيخه امام الشريعة والطريقة
والحقيقة والمعرفة مالك سراقاب اولياء الله تعالى حضرت محبوب سبحان قطب ديار
سيد محي الدين شيخ عبد القادر الجيلاني الحسني الحسيني علي نبينا وعليه
الصلوة والسلام تلقن عن ابيه وشيخه سيد شاه ابي صالح موسى تلقن عن ابيه
وشيخه سيد شاه عبد الله حلي تلقن عن ابيه وشيخه سيد شاه يحيى ادهم تلقن عن
ابيه وشيخه سيد شاه محمد تلقن عن ابيه وشيخه سيد شاه داود تلقن عن ابيه
وشيخه سيد شاه موسى ثاني تلقن عن ابيه وشيخه سيد شاه عبد الله ثاني
تلقن عن ابيه وشيخه سيد شاه موسى الجون تلقن عن ابيه وشيخه سيد شاه
عبد الله محض تلقن عن ابيه وشيخه امير المؤمنين حضرت امام حسن المثنى
تلقن عن ابيه وشيخه امير المؤمنين حضرت امام حسن عليه السلام تلقن عن
وشيخه حضرت امير المؤمنين اسد الله الغالب علي بن ابي طالب كرم الله وجهه تلقن
عن ابن عمه سيد المرسلين خاتم النبيين احمد محبتي محمد مصطفی صلی الله علیه
وعلى آله واصحابه ودرياته واولياء امته الى يوم النشأة القادريّة

جذباتی که وید حق بود ویدارشان
جمله در کف فنا از هستی خود خفتند
گرچه اندانند خورشید جمال خود بگل

موجب شد در شهود و سر غیب بیدارشان
یکه بیدارند خواب آلودگان بیدارشان
مشرق و مغرب گرفت بر توانوارشان

از خدا نخواستند تفرقات خود در ذات او	این بود ساعت بساعت سرافرازشان
ریخته باران عرفان از سحاب مکرمت	شسته نقش حرف غیر از صفی پندارشان
هر یکی را بانچه از سودا و دل بازار را	ز آتش شوق محبت گرمی بازارشان
یکدم از طرف در و دیوارشان نشین گشت	سعد کشایش از دور و صد بشتی از دیوارشان
کارشان جز نفعی ذات و وصف و فعل خویش است	ای خدا چه بود که جامی را کنی در کارشان

فصل هفتم در بیان شواهد اثبات تعظیم مآثر قدم شریف حضرت سرور الالباب سلطان الاصفیاء
روح الارواح و دو عالم شیع حضرت آدم و خنوع المذنبین خاتم النبیین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله
علیه و آله و اصحاب و سلم منتقول از سینه ائمه و ائمه عالم عظمی و قلی واقف را و خنی و جلی
عاشق انبی مولوی احسان علی الحنفی القادری السالاری مرشد آبادی که بخدمت فیض درجت
مرشد ارشد خود پیر و سنگیر غوث و قوت قطب درجت خلاصه اولیامی تصدقین زبده اصفیاء
بتاخرین احوال و غوث الثقلین اکرم اخفاء سید الکونین خطه امیر خنی و جلی غوث ازلی
مولانا مولوی سید شاه مهر علی القادری البیطلانی الحسینی الحسینی رضی الله تعالی عنه و عن
جمیع الاولیاء الصالحین بحضرت تشریر آورده بودند اینک

قبله جان و جهان بادوی دوران مرشد کامل و دلهای رنگ الوده را حقیقت طلال مشکلات و
مشاف معضلات لانا لطلال اقد اکرم علی سائنا و عیننا بقدر بجا و رسمی شرائط غلامی بحسب رض
ظلمان مصلی میرساند که و ر و و شرف مورد و کرامت نامه ملازمان مصلی بنام این زور و خاکپا
ظلام ظلمان اعلی سبب عزت و افتخار گردید و تارک خرد و اعتبارم را به ختم فلک رسانید خداوند
تعالی مقربان جناب عالی را بیا و بندگان دور افتاده همواره بر چار بالمش کرامت و افاضت صحیح
و سالم دارا و علی النور علی خلاف عادت معصوده و اولوا از فقره باز دولت لثم قدم مبارک جناب
مقدس در بهارین اندانی فرمایا و غلام اچری اعظمی بنده زاده بابا بیسان ابو طاهر سائده قدس تعالی
و شفا ده از صبح غید انصافی تا این زمان که عرصه بستر در دست بمروض عارضه سوا انصافی و نفع

و هیچ شک و هزل بدن و بی رغبتی غذا بتلا بود و اندازد و دیدن حال بس که موصوف حال همه اتبر و دلباش
مانند گمان بعضی مشوش و مکتد است امیدوارم که براسه بیان موصوف آنچه که مرض نفخ و درد شکم
ایشانرا که بجز خوردن طعام حادث میشود و واقع و هزل و لانغمی بدن و بی رغبتی غذا را رفع شود
عنایت فرمودن و نیز در نیابا توجه خاص برین بنده و معتقدان را بی بند و دل و مشتتن مرغی گردد
مرشد ناو رباب جو از و وجوب تعظیم نقش قدم مشرف و مکرم جناب رسولنا صلی الله علیه و سلم آنچه
که از مشرف را نامه کتب تحقیق که جامع شریعت و طریقت اند و ز تائیدات روحانی و قوہات
انسانی آن آسمان تحقیقات و کوه تدقیقات این خاتم ابدی را حسب استعداد ناقص حاصل
شده عرض میکنم بیکه بر صراط حق و جاده راست ثابت قدم است قدم و در راه انکار این
مساله نمیتواند و نیز بر این نقش نقش قدم که هم جناب است که اگر ذره و مراعات تعظیم و محراب
آنجناب و مستببات آنجناب صلی الله علیه و سلم از کس متورمی تصور می نمود و باید بر تائید این
بنی ادبی موجب جنایات اعمال و سلب ایمان او گردد و بعیاذ الله نه خلاصه تحقیق این مساله بنی
بر چند مقدمات است اول آنکه نقشه و اثر یکدیگر بجزای منسوب است و نفس الامر این نسبت و
انتساب واقع بود یعنی آن نقش اثر یا از غرض فرو آمدن آن چیز و رشت و دیگر مثل تخت و حجر و غیر آن وجود
گیرد و چنانچه اجماعی از قدم مشرفین آن سرور بود که در احوال صابه مثل موسم فرو میرفت یا از درآمدن آن
چیز بر مطلوب الواح شطیج گردد و یا کسی آن نقش ابر طبق سلع اخبار که مفید یقین باشد مثل انبیا
صالح یا حسان بر قرطیس یا غیره ترسم ساخته باشد ثانی آنکه فضیلت و شرافت چیزیکه این نقش
و اثر با و منسوب است ثابت و متحقق باشد ثالث آنکه شرافت و شیا مستلزم شرافت آثار و نقوش
آن شیا بوده است مثل آثار نبوی صلی الله علیه و سلم چنانچه مذکور است بجزب القلوب و بآب
زیارت روضه مطهره و مشرفه علی صاحبها الصلوٰۃ و التحیة زیارت مسجد قبا و دیگر مساجد و آبار
و اماکن و سایر آثار رسیده الانبیا صلی الله علیه و سلم غنیمت شمار و پس بر نشیکه در آن سخن می رود
و بر طبق نفس الامر است بر حسب شقوق غصه مقدمه اولی معنی یا اثر قدم مشرفین است یا کسی آنرا

مطابق علیه شریف که از صحیح یا حسان بپایه ثبوت رسیده است مگر رسم ساخته است البته تعظیم و اکرام آن واجب است و ابانت و استخفاف آن حرام زیرا چه جمیع اعضای شریفه و مجاورات آن مثل لباس و حلیه و شعر مبارک آن حضرت صلی الله علیه و سلم و غیره واجب تعظیم لازم است مگر آنکه ابانت و استخفاف آن کفرست کما فی الذاریه من صغر شعر النبی علیه السلام استخفاف و اهانت فکفر لا خلاف فیہ کذا فی الشفاء لقاضی عیاض علیه الوجهه من سب النبی او عابه او الحق به نقصا فی نفسه او فی عضو من اعضائه او فی دینه او خصله من خصاله فهو کافو لا یقبل توبه هرگاه عظمت و شرافت اعضای شریفه آنجناب از کتب معتبره ثابت و استخفاف و ابانت آن موجب کفر گردد و پس بطور صحت مقدمه ثانیه ثابت است بمقتضای مقدمه ثالثه که استلزام و تلازم است چگونه شرافت و فضیلت بآثار و نقوش آن همه اعضا واجب التکریم لازم نخواهد آمد زیرا چه تعظیم آثار آن سرور و تبرک به نقوش بعضی اعضای شریفه آن حضرت صلی الله علیه و سلم که بحدیث منوره موجود و زیارتگاهها هم مردم نزدیک و دور از ثبوت حکما فی جذب القلوب المذکور للشیخ

الدهلوی رحمه در باب نهم در ذکر سبب نبی نظر سطر میگوید که در حیره که در جانب قبله این مسجد است سنگی است که بروی آثار است میگویند که آن اثر حاضر بقعه آنحضرت است و بزرگ مانند اثر مرقی واقع است گویند که آن حضرت بروی تکیه فرموده و مرقی بهارک بروی نهاده و بزرگ دیگر آثار اصابع است و مردم همه اینها تبرک بجویند و همچنین تعظیم و تکریم جمیع آثار و نسبت آنحضرت صلی الله علیه و سلم مثل زیارت ابا سبئه متبرکه که بنویس زیارت نقش حاضر بقعه نقش مرقی مبارک و اصابع مقدس که بحدیث شریفه ماثور و مشهور اند و تعظیم و تقبیل حجره کتبیای مبارک آن سرور را حین محاربت جبل احد ساس کرده و آنرا بقرب جبل مذکور اندرون قبه که مشهور بقعه الثنا یا است به یواری نشانیده اند و همچنین زیارت حجره کتبی که گاه آنحضرت و اثر مرقی مبارک در آن نیز موجود است و حجره سنگی که آنحضرت کلام کرده و این هر دو بکلیه عظمت موجود

و مشهور اند پیش از هر چه از شریفین زاد بها الله شرفا از علما و زیاد قدما و حدیثا از بهمان
 کتاب و کتب مناسک مذاهب اربعه حقه ثابت و متواتر است زیرا چه شرافت و فضیلت
 اشیا گاهی باعتبار نفس ذات آن اشیا قطع نظر از امور خارجی آن میباشد مثل شرافت حضرت
 انبیا و اعضاء شریفه آنها علیهم السلام و گاهی باعتبار امر خارج که بآن اشیا مجاور بوده میباشد
 چون فضل و شرف منتساب و آثار آنها مثل شرافت ابا ربیع بن یزید و اشعار متبرکه که مصطفی
 و آثار محمدیه چون تمثال نعلین تمثال قدس آن نبی الحرمین سید الکوین زیرا چه فضیلتیکه درین
 آثار اعنی بیه و تعلیم اشعار است ذاتی نیست از برای آنکه نفس بریت و تعلیم و شعریت
 که قدر مشترک در سایر آثار و افعال و اشعار است اگر نشاء و مثبت این همه فضیلت با وجود پس
 تخصیص این آثار و افعال و اشعار به تعظیم و تجلیل چه معنی دارد بلکه این فضیلت آنرا از تمامی
 نشاء بالیه اعنی آنحضرت که اینها بشرف شهود و مجاورت آن سرور صلی الله علیه و سلم مشرف شده است
 حاصل گشته و این همه مذکورات خلاصه و تفصیل مقدمه ثالثه است و دلیل اثبات مقدمه ثالثه
 آنچیکه در فضیلت تمثال نعلین شریف بکتاب مدارج النبوة للشیخ المحقق الدهلوی
 علیه الرحمة مذکور است بموده است و آن اینست و بعضی علما تمثال نعلین شریف
 را در تالیف مدایین کرده و فضل و نفع و برکت آن بیان ساخته و در مواهب لدنیه بحر بیان
 برای دفع و جمع بنهادن آن تمثال در موضع جمع و حصول امان از بغی بغاه و غلبه و حرز از شر شیطان
 ما رود و شش هر حاسد ذکر کرده و قصائد در مدح آن و بیان فضائل
 آن انشاء نموده اند فی الملال رح پس درین وقت لازم و واضح است که صور مطلوب
 بر لوح ثبوت بحال و ضاحت مانند قدم شریف بر احوار صلیبه نقش کا لکج گشت زیرا چه بزرگوارنیا
 فیض ترجمان صاحب مدارج که رئیس محدثین زمان و مستند علمای وقت اند و از تالیفات افاض
 علما که مراد از آن امام جلال الدین سیوطی علیه الرحمة اند فضل و شرف و نفع نقش نعلین شریف که نمیه
 برکات آنرا از مجاورت و مساس قدم مبارک آن سرور صلی الله علیه و سلم حاصل گشته بمذکورات

رسیده باشد پس فضیلت و شرافت تمثال عین قدم شریف را چهره سیدنیست و اگر نقش مذکور
 مطابق نفس الامر نباشد بلکه آنرا کسی به تخیل و تخمین خود بر کاغذی یا سنگی مرصع ساخته نام قدم مبارک
 آن قدم صدق صلی الله علیه و سلم که سر بر پای پادشاهان زیر قدم او باد بران نهاده باشد پس برین تقدیر نیز
 گویند آن قطعی تعظیم و اجلال این قسم نقش از کتب معتبره ثابت نیست نفی تعظیم و اهانت و استحقاق
 آن لازم نمی باشد از راه ادب که در اینجا فوق الامرست گو در جای دیگر امر فوق الادب باشد اگر کسی
 بر رعایت ادب مراتب تعظیم آن بجا آورد از رحمت خدا و شفاعت سرور انبیا صلی الله علیه و سلم
 اسید جهان ارم که این تعظیم و اجلال آن کس از درجه سلامت و جاده استقامت بیرون بخوابد و بلکه
 وقوع آن که از علیه سلطان محبت و سلطت حاکم ادب شده است متضمن انواع خیر و نفع و از وصیت شریف
 خوابد و هر جا که نام او را پیش قدم او بقی آن میو و از تحقیق این آن گره از کار نتوان کشود عاشقان
 چه کار با تحقیق + و مضمون این مدعا از کلمات طیبات حضرت صوفیه علیم الرحمن رضوان
 بخوبی ثابت میتوان شد چنانچه مولانا حسین واعظ کاشفی علیه الرحمة که هم مقتدی علمای
 شریعت و مستند عرفای حقیقت اند بکلمات رشحات خود که متداول در معتبر عند الفقیرین
 ارشاد فرموده که اگر صورت بزرگ بر دیواری کشیده باشند در پای آن دیوار به ادب میباید
 پس پیش صورت قدم آن سلطان الانبیا که بزرگی همه بزرگان بطغیل خاک پای او صلی الله علیه
 و سلم چگونه سر رشته ادب از دست داده شود **لَوْ كُنَّا النَّفْسَ اَيُّهَا الْاَصْحَابُ مَطَرُ الْحَشَى**
كُلُّهَا اَدَابٌ + اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْهَفْوَةِ وَالْغَفْلَةِ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَوَقِّفْنَا
لَا تَبَاعِدْ وَاَقْبِمْ بِاَدْبِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وارشاد یافته که من که از حروف جاریست
 برای چه معنی موضوعست در غایت که صدق آن عین باشد چه معنی دارد در شد تا حرف من موضوع
 است برای بعد و مجاز و این معنی بسطه طور تبصیر میتوان آمد یکی بنقل یک شی از شی دیگر چون
اَدَبُ الدِّينِ عَنْهُ اِی زایل کردم دین را که شی اولیست از وی که شی ثانیست سوم
 با لحاظ صورت اولی موصول شی را بشی ثالث اعتبار کرده شود چون **دَمِيتُ الشَّكْمَ**

عَنِ الْقَوَسِ اِی زَاكِلْ سَاخْتَم تیرا که شروع اول است از گمان که تنهایی است بوصول آن بسو
صید که شتر ثالث است سوم بوصول چیزی فقط بطرف شترانی بلا لحاظ صورت اول یعنی زوال
آن شروع اول چون أَخَذْتُ عَنْهُ الْعِلْمَ اِی علم را از وی بخود رسانیدم بی آنکه علم مذکور از معلم زوال
شود و وقتیکه حرف مذکور صله لفظ رغبت که بمعنی خواهانی کردن است واقع شود معنی ماخذ
آن لفظ را سلب و زایل کند چون رَغِبْتُ عَنْهُ اِی زَالِ رَغْبَةٍ عَنْهُ کما فی الصراح رغبت
عنه اِی لغو اُرد و زهدت فیه وَالزُّهْدُ هُوَ ضِدُّ الرِّغْبَةِ و همچنین است حال لفظ
اشتغال پس معنی حدیث شریف مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي اِی عَنْ اِزَالِ و اَسْلَبِ
رَغْبَةٍ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي باشد باقی حالات این بنده ابدی زبانی حامل عریضه بنواصر
غلامان مولی خواهد شد و هر چه از تعویذات و غیره عنایت شود بدست یمن کس عنایت فرمودن نمی گردد و از حدیث

نقل النقل استقفا سی خجابه کی مع مواهیر سیاهی

بسم الله الرحمن الرحيم

چه میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین در حق امکان و جواز ردیة الله تعالی بچشم و در حالت
بیداری و اولیاء همه را جائز است یا نه پس اگر جائز است منکر آن کدام مذنب دارد و چنانچه در بعضی
و تفسیر پیچیدگی و مدارک و از آیهی وحی و جواهر و دنیا بیع و غیره امکان و جواز آن نوشته است
و منکر آنرا معتزله نوشته پس نزد علمای اهل سنت و جماعت منکر و بطلان تعالی را در دنیا معتزله باید
یانی و هر که قائلین جواز و امکان ردیة الله بحاسته البصر فی الدنیا را کافر گوید بموجب عقیده اهل سنت
و جماعت آن کفر برود و عود کند بانی اما عبارت شرح عقائد نسفی من سعد الدین تفتازانی این است
و ردیة الله تعالی یعنی الانکشاف التام بالبصر و هو معنی اثبات لشیء کما هو بحاسته البصر الخ جائزة
فی العقل واجبة بالنقل الخ و هذا مشعر بامکان الرویة فی الدنیا الخ و الاختلاف فی الوقوع لیل الاکان
اماد تفسیر زاهدی در معنی آیه لَنْ نَمُنَّ لَكَ حَتَّى تَنْزِلَ عَلَیْكَ الْوَحْیَ و آیه رَدِّ عَلَى الْعَنْتَرَةِ
که ایشان در نفی رویت بدین آیه جمعت کنند و گویند اول الدلائل علی نفی الرویة

فی الدنیا والاخره هذه الآیة انجواب گویم ایشانرا صاعقه نه بخواستن ویدار رسید بلکه بکفر ایشان رسید
که ایمان موسی را معلق کرد بشرط ردیت بکذا فی المذاکر فی معنی هذه الآیة المذكورة ایضاً فی اسے
در زبانی در معنی آیه قوله تعالی رب ارنی النظر الیک نوشته عبارتة قال بعض العلماء ربه الله تعالی
فی الدنیا من المحالات لاسن المحاذرات هذا خطأ لان موسی سئل الرویة فی الدنیا فلو كانت الرویة
فی الدنیا من المحالات لكان موسی مع انه کلیم رب وحبیب وعبده سائلاً من الله تعالی شیئاً محالاً
ولا یطرق به ذلك ولا یبنی من الانبیاء الخ فدل انه جائز ان یرى فی الدنیا ایضاً در معنی آیه مذکور
نوشته عبد الله ابن عمر و طواف گاه البتاده بود امیر المومنین عثمان ابن عفان بر دگشت
وسلام کرد جوابش نداد عثمان شکایت او نزد امیر المومنین عمر کرد که پسر ترا سلام کردم جوابم نداد
حضرت عمر به پسر خود عتاب کرد و فرمود تو فضل عثمان را هنوز ندانستی که در سلام و سے جواب
ندادی گفت کننا یرى الله فی ذلك الزمان یعنی در نیوقت خدای تعالی را میدیدم و صای تعالی
سراسیدید در انوقت از خود و از سلام عثمان خبر نداشتم انتی و همچنین اسکان و جواز رویت
در تفسیر حسینی وینامع و مواهب و بیضاوی و غیره نوشته است پس اگر جائز است
برای خدا و رسول خدا این ستفطار افرین بمواهب و دستخط خود کنند بنیوا توجروا الجواب
موجب فرموده اهل سنت و جماعت منکر ویدار آمد تعالی در دنیا معتزلی است و هر که
قائلین با بجزا رویت الله تعالی بجا سة البصر در دنیا حکم کفر کرده او چندین علمای نجریه و مشایخ کبار را نسبت
کفر کرده او خود کافر است

مولوی نور الله دمار شریف	مولوی غلام فخر الدین مہاری	مولوی گنج بخش مہاری
مولوی عبدالعزیز العزیز	مولوی غلام رسول سکندر جنر برتھاول پور	مولوی نور بخش سجادی مولانا نور محمد

۱۰	۹	۸	۷
عبدالوہاب خیر پوری	مولوی غلام فرید علی	مولوی نصیر بخش سکنہ گھرانہ	مولوی الہ بخش سجادہ نشین شاہ سلیمان
۱۳	۱۲	۱۱	
غلام رسول طہری	عبدالوہاب	مولوی محمد مداری	عبدالشکور خیر آبادی
۱۸	۱۷	۱۶	۱۵
مولوی شرف الدین اہروی	ابوالحسن	عبدالرحمن خیر پوری	امام الدین اہروی
۲۲	۲۱	۲۰	۱۹
سلطان محمد میر عبدالرحمن کلوری	محمد ذوالفقار سکنہ قریہ محمد عظیم	غلام فخر الدین سکنہ جیلی دان	محمد اکرم سکنہ جیلی دان
۲۳ مولوی بدر الدین سکنہ کوٹہ قایم دین ۲۴ ختمہ مولوی عثمان سکنہ لولیانو احمی ببول پور ۲۵ مولوی عبدالرحمن سکنہ رہلی علاقہ بکجانیر ۲۶ شیخ محمد سکنہ رحمنی ۲۷ صالح محمد ملتانی ۲۸ مولوی محمد عمر تونسوی ۲۹ محمد حسین پشوری			
۳۰ مولوی عبدالرحمن بن دلو عبدالملک ملتانی ۳۱ مولوی خدابخش پور عبدالملک ملتانی ۳۲ خافظ جان محمد ملتانی ۳۳ گل محمد دینی ۳۴ شمس الدین سکنہ دارکھون پناب ۳۵ قاضی محمد حسین سکنہ دارکھون پناب			
۳۶ مولوی احمد تونسوی ۳۷ عبدالرحمن تونسوی ۳۸ محمد یار ۳۹ علی محمد لاری			
۴۰ در شرح عقاید حضرت شیخ جلال الدین ودانی الحنفی نوشتہ ۴۱ شہ عالم			

در معنی دہو تعالیٰ مرئی الخ ای بعین ہما سم الخ من غیر موازاة و مقابلة و جہت بل عند الاسحری
 واتباعہ تملک شرائط اسباب عادیۃ فیجوز الالبصار بد و نہافی ہذہ الفشارۃ کما ان اعلمی الصبین
 یرئی بغضۃ اندلس وکل موجود ممکن الرویۃ عندہ کالاصواب و الطعوم و الالوان و اسدہ لواعلیٰ جوار الویۃ
 بالنقل و النقل اما النقل فقول تعالیٰ حکایۃ عن موسی رب ارنی القدر الیک الخ ان سوال موسی الرویۃ
 تدل علی اسکانہا الخ و در شغای قاضی ابو الفضل عیاض نوشتہ عبارتہ و الحق الذی امکان تو مشاہدہ
 من الغیب الذی لا یعلم الا من علمہ عند تعالیٰ الخ فاذا قوی عند تعالیٰ من شام من عبادہ و اقدرہ
 علی حل اعیاد الرویۃ لم یمنع فی حقہ فقیر محمد کرم کوہی فقیر یار محمد کوہندی

۵۰	۳۹	۳۸
مولوی سر از سکند و پیر علی خان	زادہ علی سکند و پیر اسماعیل خان	مولوی محمد امین تونسوسے

۵۱	۵۲	۵۳
مولوی زین الدین کندھی	غلام مرتضیٰ کھرے	محمد مراد سکند گھا وطنے

۵۴	۵۵
اسید علی سکند راجن پور	مرد غوث تونسوسے

رویتہ عند تعالیٰ فی الدنیا بحالہ البصر فی النقطہ جائزۃ

عندہ فی حقیقتہ رحمہ و شکرہ و عزتی و من قال لمقریۃ عند تعالیٰ فی الدنیا بحالہ البصر انہ کا فریضہ الکفر الیہ

۵۶	۵۷	۵۸	۵۹
مولوی صالح الدین سکند	مولوی محمد شاہ عالم	حاجی شرف الدین سکند ناگ	غلام نبی تونسوسے

۶۰	۶۱	۶۲	۶۳
جانی محمد سکند ناگ	مولوی محمد شرف سکند ناگ	غلام محمد رسول پورے	غریب اللہ سکند لتا

۶۴	۶۵	۶۶	۶۷
خالق داد تونسوسے	احمد کل سکند کر علاقہ کوٹ	صالح محمد کلا حوی	مولوی ضیاء بخش سکند کوٹ پٹن

۶۸	۶۹	۷۰
فتح محمد سکند ذرا بن	حافظ احمد یار یکٹی	غلام فرید مصارے

انتساب جب یہ فتویٰ جی پور پونچا مولوی سلیم الدین نازنوی سید اللہ تعالیٰ نے
 دیجارت لکھ کر گواہی کی بحجاب اصواب و المنکر منکر خطی علیہ العذاب تری من لیری امکان
 مولوی احمد تونسوسے

رویه الله تعالی بجماسه البصر فی دار الدنیا فاقه البصر العجیزه وبلغ الاشرق السمریه ولا یحکروا رویه الامس لارویه
 فی الروایه والدرایه ومن سید من لم یکن من اصحاب المایه وامن الله تعالی علی من اتبع الهدی العبد بجزایر ورویه وکن شریک فی
 معنی الیقین علیه الدلائل العقلیه والنقلیه علی اثبات الرویه اکثر من ان یحصى اذ فرس ان علی الله تعالی یرى من شایسته
 بالایری والسلام علی من اتبع الهدی العبد الامام سلیم الدین سلیم علیه الله تعالی بطرفه حافظ نور محمد صاحب ینفقه فی حق
 اور گواهی لکھی صاحب من اجاب واما فی الفصل الخطاب فانه الامر اولاً واولاً فرغ من ان رویه صافیه عن الکدر
 ووضوح طریقه حافیه عن صدر العبد فی ان رویه خالق الارضی المرحی وجامع العینین المحابین لا حاجب البین ممکنه
 جائزه الوقوع شاکه الشیوع فی الدنیا وواقعہ واجبہ الظهور واثباته الحضور فی العقبی لایری الخار بالامس لایری
 والخار بالامس المنکرات واهیات هیات لمن نکر المعروفات العبد المصمم بحمل حقه الله الصمد حافظ نور محمد
 عفر الله خاکسایه اسطرخ لکھک انانام لکھا الجواب بالصواب مقرون بالحق والحقیب اصحاب کرویہ خدای
 راقه استغنی بایه فیکفر من عامی بناحق خود مستحق کفر سگود وچه جائیکه نسبت کفر بصالحان بزرگان ناید سکودیه
 چنانکه خود ازین عطیہ عظمی محروم ست همچو خویشتن بکر از این می شمار و حکم آیه کریمه من کان فی ذرہ اعمی فهو
 فی الاخره اعمی وروایه عقبی ازین نعمت بی بدل بی بهره ست وخواهد بود اما اسکان رویه ازین حدیث
 قدسی خود مبرهن ست مجموع شریانی یعنی گرسنه باش خواهی نمیدارد ودر دنیا ظاهر رویه حق سبحانه و تعالی بجماسه
 البصر ازین حدیث شریف ثابت ست قال النبی صلعم جعوا بطونکم واطعموا اکبادکم وادعوا اجسادکم تردن الله
 عیاناً عیاناً عیاناً ناپس نکر جواز رویه خدای تعالی مخالفت قرآن وحدیث میکند بالیقین معترزی ست و مقهور جواز
 رویه را هر که کافر سیکه یدلاریب خود بر خود کفر لازم سیکر و الله اعلم بحقیقه وانا لا کفر اصل من الی القبله
 العبد المذنب محمود الحسنی الحسنی محل غیبت هر که هماره منکر صمد هماره ایک حاجی نجم الدین پیراد کو کافر مکر
 سیر و نیکار علما و فضلا کی مروت اعتراف کفر کفر مستحق هر یک اور با که حاجی نجم الدین ان به ترو سیون کو
 کفر من الدیا حالانکه بعضی ان مین فقیر صاحب ارشاد مالک خانقاه بھی بین مانند اولاد حضرت حافظ نور محمد
 مبارک می خاص سره کی جفا ضل اهل فقیر کسر شد وقت هادی خلقت اور میان که بخش صاحب چھ عالم خوب
 فقیر ستمی صاحب خانقاه خادم عباد الله سجادہ نشین شاه سلیمان علیه الرحمه والغفران که پوتہ بھی ہیں اور سولہ

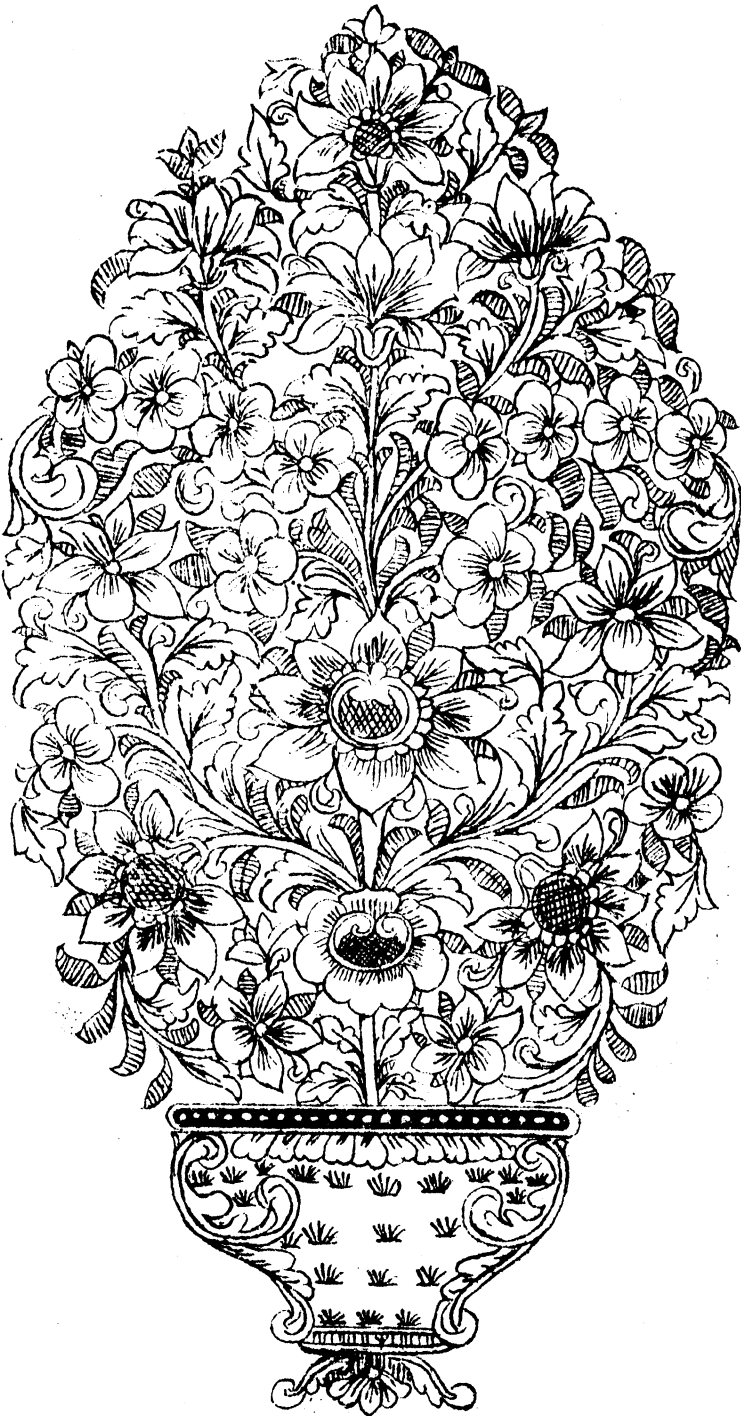
دادا بخش صاحب گرد و رشید مولوی فضل حق خیر آبادی کی ماہر فنون مولوی شرف الدین صاحب ہم فقیر
 تارک ہم عالم تہجد مولوی غفر الدین صاحب جو ملک پنجاب میں بنائیت متعدد دستندین مفتی کی مصدق ہوئے حکم خبر صادق
 صلوات اللہ علیہ لایحیی امتی علی الضلالتہ بہتر عالموں بزرگوں کا غلطی پر جمع ہونا بیشک غلط ہے ان ہی الّا
 خسران بین فائدہ مشفق ظریف و سلیم مولوی سلیم الدین سلیم صاحب نے اس جگہ ایک حاشیہ لکھا اور ہند گیا
 حسن اتفاق ہے مطابق اعداد و ثبوتین دیتہ کا جنگی کفر ہوئی مولوی منکر صاحب تھہ اعداد و شمار کی کر بلا کی کہ بہتر
 ہی تھی اور تعداد جگر پارہ ہا ہی حضرت امام حسن کی کہ بقول اصح بہتر ہی تھی گویا کذب ان علما ہی سابق اعداد
 کا مدلل و مثل ہی قاتلان شہیدان کر بلا اور متبعان یزید علیہ استحقاق اور ہمسری زہر و ہنگام نام ہام
 حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثناء کا علاوہ برین فرق ضالہ بھی بہتر ہی ہیں گویا کذب ان بہتر علما کا مورد ہوا
 اول عقوبات کا جو بہتر فرق ضالہ پر وارد ہوتی ہیں اور ہونگی ۵ در ہر سختی نکتہ سراسر نہا نیست +
 گو گوشت کہ شہود و کدول کہ باندہ سلیم الدین سلیم + رقعہ بنام بعضی یاران + برادران عزیز میر رشید علی
 وقار شاہ وقار بخش شیخ سنوار الدین عرف ملا سنوید کہ امدانی سوار السبیل اس فتویٰ کے انیکا باعث جو تم
 صاحبون کی بار بار سرار پوچھا تھا شغل تحریہ وغیرہ سے استے ان نکتہ لکھ سکاتے تھے لکھتا ہوں حضرت
 سلطان اکتا کر قیدیں سرور کی اولاد میں ایک پیرزادہ حاجی نجم الدین نام ذاکر شاغل شاہ سلیمان علیہ الرحمۃ
 کہ خلیفہ ہیں ان کو پاس کوئی مرید مولوی عبدالغنی مہتمی لد مولوی اسمعیل ملازم ٹونک کا گلیا اور عرض کیا کہ خدا کا نام
 بتاؤ نہایت کہ اوں ہونے لکھا اگر تجدید بیعت کرو تو بتایا جاو اور سے تجدید کی یہ خبر سنکر منکر جو کو حاجی جو عداوت
 پیدا ہوئی اور نصیحتیں برا لکھنا شروع کیا رفتہ رفتہ کہیں فرج جواز رویت الہی مجتہ امت رسالت پناہی صلعم گیا
 حاجی صاحب مقرر جواز ہوئے اور مولوی صاحب منکر ہو کر مجوز کو کا فر کہنے لگے آخر عرض خواجگان قدس میں
 باہم مقابلہ ہوا جبہ مولوی صاحب اور حاجی صاحب بیضادی شریف کا مطلب اور عبارت پڑھنی میں کہیں
 مقصر ہے خواہ بحث مجمع کثیر خواہ بمقابلہ باہم خواہ بعلت موجودی بعض اہل علم چار و ناچار صاحب جو ان
 مولوی سلیم الدین صاحب سے عبارت پڑھو اگر مطلب معلوم کیا تو جواز و اسکان میں اس سے واضح ہوا حاجی جو
 غالب آئے مولوی صاحب اس انبہ کثیر میں جفیف و ملازم ہوئے تاہم حاجی جو کو کا فر کہنا نہ چھو اور چکر مولوی سلیم الدین صاحب

سادو بچہ کہنے لگے بالا جبار ایک سوال لکھ کر حاجی صاحب مذکور نے اپنے پیر شاہ سلیمان کے عرس میں
جمعہ فضلائین پیش کیا سب روایات صحیحہ سے لکھ دیا کہ رویت خدا ممکن اور منکر اسکا معتزلی اور کا فر کہنے
والا مقررویت کا خود کا فر ہو گیا جب یہ فتویٰ یہاں پہنچا منکر جیو نے امام الدین سے فرمایا کہ حضرت عائشہؓ کی
روایت سے ثابت ہو کہ آنحضرت کو بھی دیا خدا کا نہیں ہوا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ جیسے نبی محروم رہے اور زاد
حکم ہوا انس ترانی کا کسی اور ذی وغیرہ اسے کو پہر کو نہ کر جائز ہو سکے جن لوگوں نے اس فتویٰ پر جہر میں کہیں حاجی
نجم الدین نے ان سب کو کفر میں ڈال دیا امام الدین یعلیٰ کے سبب نام کتاب بھولا مگر حضرت عائشہؓ کا نام لکھ کر
بیان کیا عائشہؓ نے حضرت ام المومنینؓ کی روایت دیکھی تو معلوم ہوا کہ ام المومنینؓ نے اس حدیث کو مرفوع
نہیں کیا یعنی آنحضرتؐ کا فرمانا نہیں بیان کیا پس فقط انھیں کا قول ٹھہرا اور یاد رہی کہ یہ معاملہ رویت کا
شب معراج کو مکہ معظمہ میں گذر حضرت عائشہ صدیقہ اوس زمانہ میں خورد سال ہو گئی اور آنحضرتؐ کا کناخ
ان سے مدینہ منورہ میں ہوا پس باوجود عدم موجودی خورد سالگی کے اسکا قول بخلاف عبد اللہ بن عباسؓ اور
اجماع صحابہؓ و تابعینؓ و تبع تابعینؓ کی کیونکر تسلیم کیا جاوے گا ہر اندھ بھابھا جماعی ہے اور اجماع رویت آئنی آنحضرتؐ
کو ثابت ہے اور احادیث ہی مراحۃ اسپردال میں چنانچہ مشکوٰۃ شریف کے باب المساجد و مواضع صلوة
میں ہے حدیث عن عند الرحمن بن عابش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایست ربی عز وجل فی احسن
صورة فقال فیم تخصیم الملائکۃ علی قلت انت اعلم قال فوضع کفہ میں کف فی فوجدت بردہا میں ثیدی فعلمت
ما فی السموات والارض النخ رواہ الدارمی یعنی فرمایا رسول خدا صلعم نے دیکھا میں نے پروردگار اپنے عزیز اور
بزرگ کو بیچ اچھی صورت کے پس اچھا کس چیز میں جھگڑتے ہیں فرشتہ مقرب کہا میں تو ہی خوب جانتا ہوں
فرمایا ہر کہنا تھا اپنا اللہ نے میان دونوں شانوں میں کئی پس پائی میں سرودی اوسکی درمیان سینہ اپنے کے
پس جان لے میں وہ چیز کرتی بیچ آسمانوں اور زمین کے آخر حدیث تک اسی کتاب کی اسی باب میں عبادۃ جنیل
کی حدیث میں مذکور ہے فاذا اناب ربی تبارک وتعالیٰ فی احسن صورة فقال یا محمد قلت لیک قال فیم
تخصیم الملائکۃ الاعلیٰ قلت لا ادری قال لانا قال فرایۃ النخ رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح
یعنی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ناگاہ دیکھا میں نے پروردگار اپنے بابرکت اور بلند قدر کو بیچ اچھی صورت کے یعنی

اچھی صفت کی پس کہا اے محمدؐ کہ میں نے حاضر ہوں اور بیکر فرمایا کس چیز میں جھگڑتے ہیں فرستے
 نزدیک والے کہ میں نے نہیں جانتا میں ہی کلمہ تین بار خدا نے پوچھا اور میں نے بھی جواب دیا پھر دیکھا میں نے
 اللہ کو آخر حدیث تک ان دونوں حدیثوں سے رویت اور غیبی انی آنحضرتؐ کی آشکارا ہی ایک اور حدیث
 میں بھی فرمایا نورانی راے دوسرے میں عباسؓ سے حدیث نقل کی ہے امام محمدؒ نے اس طرح پر کہ کسی نے حضرت امام
 سے پوچھا کہ آیا دیکھا ہے میرے شب معراج میں اپنے پروردگار کو امام نے فرمایا یا ان دیکھا یا سائل نے
 پوچھا ام المؤمنین جو فرماتے ہیں خلاف اسکے اوسکا کیا جواب امام نے فرمایا کہ اجماع رویت پر ہوا میں
 عباسؓ سے جو پوچھا تو انہوں نے جواب میں فرمایا راۃ راۃ یعنی دیکھا دیکھا آنحضرتؐ نے پروردگار کو یہاں
 تک لفظ راۃ کہتے رہے کہ کہتے کہتے دم اونکو کاٹ لیا تیسرے ابو الحسن علی بن اسماعیل اشعری اور حجت
 انکے یاروں نے کہا ہر انرا ہی اللہ بصرہ دینی اسے یعنی تحقیق دیکھا آنحضرتؐ نے حد کو ساتھ
 بنیائی اپنی کے اور دو آنکھوں سے کی امی یہاں یہ توفیق ہے تمہیں اب سب مسلمانوں کو اللہ جل شانہ راہ راست
 کی جانو اور یقین مانو کہ رویت اسی جناب رسالتؐ کا خاصہ ہے جس طرح کلیم ہونا حضرت موسیٰؑ کا
 خاصہ تھا یہی حکمت تھی جو حضرت کلیم اللہ دیار کی تاب نہ لائے باوجودیکہ حضرت عزت جل علی نے
 فرمایا تھا **فَانِ اسْتَقْرَءْ مَكَانَهُ فَسَوْفَ نُرَاکَ** یعنی اگر ٹھہر جائیگا تو اپنی جگہ پر دیکھ گا تو مجھ کو
 از بسکہ یہ دولت عظمیٰ خاصہ میرے پیغمبر کو نصیب ہوئی تھی لہذا حضرت موسیٰؑ تجلی کی تاب نہ لاسکے
 چہ جا رویت کاملہ پس اب یہی آیت دلالت کرتی ہے دیدار پر اور لن ترانی فرمان حق تعالیٰ کا نہیں انکار مطلق
 بلکہ اخبار فرمایا اور دلیل اسکی ان استقرء مکانہ موجود ہے معترضی اسی لفظ لن ترانی سے بہک کر منکر جواز
 دیدار کے ہوے جو کوئی اب بھی منکر ہو پیر پیر لیون کا بھی جس طرح بعض مخصوصان حضرت کلیمؑ اللہ اونکے
 معیت و توسط سے مشرف بہ سماعت کلام حق ہوئے اگر مخصوصان امت خیر الوریہ اصحاب علیؑ اولیاء اللہ
 مثل ابو حمزہ اجدادی اور حضرت بائزید قدس سرہ بھی مشرف بہ دیدار ہوئے تو کیا عجب جو خدائی اللہ جل
 کیا عجب کہ دیدار سے شرفیاب خاطر خواہ ہوں اللہ تعالیٰ اتباع شرع شریف کا اور عشق اشرف الانبیاء
 کا سب مسلمانوں کو نصیب کرے اللہم سئل کل صعب بحرمت سید الابرار والہدایہ اسئل سئل سئل ایک شایع

مولوی سلیم الدین صاحب نے لفظ خاصہ پر اس سال کے دیکھتے وقت خوب لکھا ہے، قولہ رویت الہی جناب سالت
 پناہی کا خاصہ ہوا اور مصداق و مود اس مقال صدق بال کا وہ لکھتا تھا تھنات موسوی میں جو جبر شیر لہن میں
 بوقت پیش ہو معرکہ کے حاجی نجم الدین صاحب نے میرے پاس بھی بھیجی تھی خلاصہ اسکا یہ ہے کہ عطا کی
 خداوند کریم نے دولت دیدار اپنے حضرت کو محض اس واسطے کہ یہ دولت عظیم اور یہ نعمت فہیم خاص
 امانت مخزون و عطا مکنون تھے واسطے رسول امین محبوب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی
 سلیم الدین تسلیم قطعہ تاریخ ضمیمہ کا یہ پر تشبیہ و قدم کو جو منکر نے بت سے ۱۰۰ سن اہل دین
 پکارے الہی تیری پناہ بعضوں نے اناس بھی عشاق سے کیا لکھو وہ روایتیں کہ نہ جنم اشتباہ +
 بہون مال بھی وہ کثرت اقدام پر ضرور ہوتا کہ منکرون کا ہر سو + پھر بعد از ان مذکورہ بھی لوسی ہو +
 تا عام و خاص کے عقیدے کے تباہ + ہر خندان قصص سے میں رہتا تھا و درود غفلت سے اپنی آپ ہی
 شرمندہ عذر خواہ + مارا ہے جوش حب پیر نے دل پر آپس دیکھنے کتاب لکاشت ام اور گاہ + لکھیں
 روایتیں کتنی بھی دیکھ بھال + اکثر ہیں جنمیں کثرت اقدام پر گواہ + مشتاق تھے لطیف و رشید و سلیم طبع +
 اور فضل حق نے نور محمد نے کی گاہ + ان کے علیہ اور بھی جس جس نے یحییٰ کی آفرین ہر ایک کے سب واہ +
 اور دی ندا بھی ہاتھ غیبی نے بھی پکار + ہن منکر قدم کیلئے تیرے پناہ + طبع چون یافت زین مقالہ شرف +
 فیض فرما شدہ طرف بطرف ہاتھ از خند خوش ندا در داد + اسے مولف بیا کشود و غوف +

الحمد للہ کہ درین زمان برکت افزان کتابا جواب مسمی اثبات الاستمداد والسماع بایستلزام السماع تصنیف
 نیر سہرزد کاوت قمر اوج فصاحت مولوی عبید اللہ بن مولانا محمد بخش غفر اللہ لہ والوالدہ یسبہ ارشاد و جابا
 محلہ القاب قطب الوقت والزمان غوث الدہر والکائنات جناب حضرت سید شاہ علی عبدالقادر شمس القادری
 الحسنی الحسینی المشہر بشاہ مرشد علی القادری الحنفی المہذب نے پوری دلمان و البغدادی مولانا دام فیضہ
 بحسن سعی غریزی خواجہ احمد حسن صاحب سلمہ و طبع نامی واقع لکھنؤ بجاہ عطر النظم سنہ ۱۲۸۰ ہجری
 قدسی مطابق ماہ دسمبر ۱۲۸۰ عیسوی مطبوع شد فقط



قطعات تاریخ طبع از نتائج طبع نقاد و قادیان شاعر نامور مبنی پر

حضرت مولوی مفتی غلام سرور القریشی الہ پوری عم فیوضہ ام برکاتہ

نسخہ اثبات استمداد وہ صل علی
در سماع و نیز در امداد شد مطبوع عصر
از سر و شش دل پئے تاریخ طبع این کتاب
زودنا سرور کہ استمداد شد مطبوع عصر

۱۳۰۱ھ

ایضا

نسخہ مطبوع کیا اثبات استمداد ہے
خانہ دین مین گھلا ہر جتے باب امداد کا
نئے سر اندیشہ سرور ہر سال انطباع
بولالائف چھپ گیا یہ نسخہ استمداد کا

۱۳۰۱ھ

قطعة تاریخ از طبع عالی خوش اوقات و خوش اسلوب مولوی حاجی
محمد یعقوب صاحب منصرم مطبع نظامی زاد اللہ حسناء

عالم با عمل عبید اللہ
یہ کتاب نوشت صل علی
واقف راہ حق ادیب لبیب
کر و ثبات سماع و استمداد
یہ چکس راچنین نگشت مضیّب
تنفک شد م پئے تاریخ
دور از جہل با علوم قریب
سر بدعت بریدہ اسے یعقوب
این رسالہ دئے گئے شد تریب
زبان آمدہ عجیب و غریب

قطعة تاریخ طبع زاد جناب مولوی محمد صمد اللہ صاحب تخلص انسخہ

دین سال مبارک ساعت خوش
برائے سال طبعش کلک انسخہ
چو شد مطبوع این انور کتاب
فرسزد نادرو بہتر کتاب

۱۳۰۱ھ

ایضا

ہون نہ را باب طریقت شاد ہون نشان ہون
جگو سال طبع کا انسخہ ہوا جدم خیال
مطبع نامی مین ہر یک نسخہ نامی چھپا
نسخہ روشن چھپا ہر آج لائف زکھا

۱۳۰۱ھ

قطعة تايخ طبغراد مولوی تحریر منشی خوش تحریر و تقریر از علوم

معقول و منقول امیر مولوی محمد عبد الرحمن ابوطاہر سلمہ الفت اور

بفضل خدا از برایین قاطع	شدہ آشکارا کہ شان غنا
چو کردیم فکر سن طبع مطرب	بگو شمع نداد و بان غنا
بگواز سر حرف بزنکولہ طاہر	پسندیدہ آمد بیان غنا

۱۳۰۱ھ

استہار

جن حضرات برتر صفات کو کوئی دیوان یا مثنوی یا کسی قسم کی کتاب مگر خلاف مذہب
شرعیّت اور قانون کے نہ تو راقم بہت کفایت سے نحو شخط عمدہ چھپوا دے گا
او سکی گفتگو اصالتاً خواہ بذریعہ خط و کتابت احقر سے فرما دیں اور جو کتاب مطبوعہ
مطبع کانپور لکھنؤ دہلی کلکتہ کے خرید کر نا منظور ہوں وہ بھی راقم سے بکفایت
دستیاب ہوں گی اگر کسی کتاب کی قیمت دریافت کرنے منظور ہو تو جوابی پوسٹ کارڈ
کے ذریعے سے دریافت فرمائیں۔

العمد
احمد حسن عفی عنہ کلکتہ کلنگا بازار نمبر ۶۳

اعلان

اہل وجد و سماع و مویدین حال و قال کی خدمت میں مرثوہ پوچھتا ہوں و صاحب مطابع و تاجہ ان نخبہ خصال کی جناب میں نئی خبر سناتا ہوں کہ اندرون کتاب لاجواب افادت انتساب منتخب الالاتخاب مقبول اولی الالباب مطبوع اہل سماع جسکا نام نامی اثبات الاستمداد و اسماع بایستلذہ الاسماع ہے حسب اجازت حضرت مؤلف عم فیوضہ مطبع نامی کلکتہ ماہ ربیع الاول ۱۲۸۷ھ مطابق جنوری ۱۸۷۲ء میں طبع کرائی ہے کوئی صاحب بلا اجازت نیازمند قصد طبع کا فرمائیں جسقدر نسخے مطلوب ہوں بار سال ارشمن اقم سے طلب فرمائیں

العبد

احمد حسن عفی عنہ ساکن کلکتہ کلکتہ بازار

(منب ۶۳)

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

